

مومنات کی حبت بُری نماز

انہ مسلمان ہیں تو نمازیں خشوع و موبہت کیلئے تیار کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
سُبْحَانَ اللَّهِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ



تألیف: رقیہ پنت نجفی بیوی حاصلت ترجمہ: ابو الحبیب احمد سالم

اعلاو و اضافہ: روپیہ نقاش





معزز قارئین توجہ فرمائیں

کتابِ مہنت کی روشنی میں لمحیٰ جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا منتظر

- **کتاب و سنت ذات کام** پرستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
 - **بیانات التحقیق الislamی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصریق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
 - **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

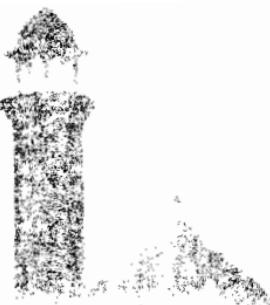
تنبیه

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر متمم کتب متعلقہ ناشرپن سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاؤشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com
🌐 www.KitaboSunnat.com



مومنات کی
حکیمت پڑھیں مار

www.KitaboSunnat.com

قَدْ أَفْلَحَ الْهُوَمُنُونَ ﴿١﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ حَشِعُونَ

مومنات کی حکمت

اے مسلمان بُن تو نمازیں خوشیں وہ بچت کر سکتی ہے؟



تألیف: رقیہ بنت سعید بن حارث
ترجمہ: ابو حبیب احمد سلیم

اعداد و اضافه: ر. ولیخان نقاشی

نظر ثانی

دارالبلاغ
DARULIBLAGH

مولانا ابوالنور غمفر روق سعیدی

0300-4453358

Digitized by srujanika@gmail.com

لکھی میں رسوی سنت کی کتاب اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز



ڪتاب و سُنٽ کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

موناتلک
قَبْتَ بِهِ مَا زَ
 تأليف: رقيه بنت محمد بن حارب
 ترجمة: ابو خبيب احمد سليم
 اعداد و اخراج: روبينه نقاش
 اشاعت اول: تمي 2007ء
 قيمت: 15 روپياں

پاکستان میں ہمیکہ کتب مندرجہ ذیل اواروں سے مل سکتی ہیں

دَارَالْأَبْلَاغِ بِبَلْشَرْزِيَّنْدَرِ طِسْتَرِيَّ بِيُوْكَرْزِ رَاهِنْ 0300
4453358

اللہ
کے نام سے شروع کرتا ہوں
جو بڑا ہی مہربان
نہایت حجم کرنیوالا ہے



فہرست مضمایں

8	بدنصیب نمازی	✿
9	پیاسے کو میٹھے پانی کی طلب کی طرح	✿
11	اپنی نمازوں کو حسین و جمیل بنائیں	✿
12	لوگوں سے میل ملاقات کے لیے ہمارا معمول	✿
17	دوسرے کی اصلاح نہ کرنا	✿
19	خشوع و خضوع کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟	✿
22	نماز میں خشوع و خضوع اس طرح بھی حاصل کریں	✿
24	رسول اللہ ﷺ کی نماز کا دلفریب منظر	✿
33	جانشیاران نبی ﷺ کی نماز کا منظر	✿
39	اپنی نمازوں کو یوں حسین و جمیل بنائیں	✿
40	عادی اور رواجی خواتین	✿
41	متقی و مخلص خواتین	✿
44	نماز سے پہلے	✿
44	خشوع کی فضیلت	✿
48	نماز سے پہلے محبت اللہی کے لیے دلاؤیز کیفیات	✿
48	اذان کا جواب اور رسول اللہ کی شفاعت کا حصول	✿
49	رب کائنات کے دربار میں ”وسیله“ کی درخواست	✿
49	دواوقات جن میں دُعاء دنیوں کی جاتی	✿


مودت کی فتحت بھری نماز

6

مسنون وضو کی برکات.....	51
رحمت باری سے گناہوں کا جسمانی اعضا سے جھٹر جانا.....	51
عمل وضو گناہوں کو دھونے کا سبب.....	53
اعضا وضو قیامت کے دن پہچان کی علامت.....	55
جب اعضا وضو زیورات سے آراستہ کیے جائیں گے!.....	57
وضو کے بعد کی مسنون دعائیں.....	57
نماز کے لیے تیاری.....	59
مسواک کا اہتمام.....	59
اپنے لباس اور خوشبو کا اہتمام اور بدبو دار اشیاء سے دور رہنا.....	59
نگ لباس سے اجتناب.....	60
عورت کے چھپائے جانے والے اعضا.....	62
نماز سے غافل کرنے والی چیزوں سے پرہیز اور دوری	62
معتدل جگہ کو نماز کے لیے منتخب کرنا اور گرم جگہ سے اجتناب کرنا.....	66
ایسی جگہ نماز پڑھنے کا اہتمام جو شور و غوغاء سے دور ہو	67
اپنے دل کو ہر ایک شغل سے فارغ کر کے نماز کی تیاری کرنا.....	69
نماز کے انتظار میں تیار و بے قرار رہنا.....	70
جسمانی ضرورت کا خیال رکھنا اور اس کو نماز سے پہلے پورا کرنا.....	73
نماز کے دوران	76
خالق کائنات کی کبریائی کا اعلان	77
قیام میں محبت الہی کے ضابطے	77
محبت وحدت کے دلنواز ترانے	79
رحمتوں اور مغفرتوں کی التبا.....	80

89	سورة فاتحہ میں رب کریم سے سرگوشیاں	✿
92	دوران نماز قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کے آداب	✿
96	غفلت کے تالے توڑنے اور دلوں کا زنگ اتنا نے کا طریقہ	✿
99	رکوع میں خشوع	✿
101	رکوع کی دعائیں	✿
102	رکوع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت	✿
102	قومہ	✿
103	قومہ کی دعائیں	✿
105	بجدہ ریزیوں میں خشوع کے نظارے	✿
106	بجدہ، قیامت کے دن پہچان کی علامت	✿
107	سبحہ کے نشان کو جہنم کی آگ بھی نہ منا سکے گی	✿
107	بجدہ میں دعا کی قبولیت	✿
111	جلسہ	✿
112	جلسہ کی دعا	✿
114	تشہد میں خشوع	✿
115	تشہد میں ہی دعا کرنی چاہیے	✿
117	آخری تشہد میں التجاہیں دعائیں	✿
121	سلام پھیرنے کے بعد اذکار مسنونہ	✿
122	فضیلیت آیہ الکرسی	✿
124	سلف صالحین کا خشوع	✿



بدنصیب نمازی

امام کائنات جناب محمد رسول ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن لوگوں کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اللہ عزوجل سب کچھ جانے کے باوجود اپنے فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرمائے گا: میرے بندے کی نماز دیکھو۔ آیا اس نے اسے کما حقہ، مکمل طور پر ادا کیا ہے یا اس میں کسی قسم کی کمی ہے؟ اگر نماز واقعی مکمل ہوئی تو اس کے لیے مکمل لکھی جائے گی اور اگر اس میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دیکھو کیا میرے بندے نے کوئی نفلی نماز بھی ادا کی ہے۔ اگر اس کے نامہ اعمال میں کوئی نفلی نماز لکھی ہوئی ہوگی تو اللہ عزوجل فرمائے گا: اس (نماز) سے میرے بندے کی فرض نماز (کی کمی کو) مکمل کر دو!

اس کے بعد پھر اسی طرح باقی اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ ①

اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

(بعض اوقات) بندہ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے حصے میں اس کی نماز کا صرف دسوال حصہ ہی لکھا جاتا ہے۔ (یا کسی کے حصے میں) نواں، آٹھواں یا چھٹا اور کسی کو پانچواں، چوتھا، تیسرا اور کسی کو آدمی نماز کا اجر و ثواب ملتا ہے (جبکہ باقی وہ اپنی کوتا ہیوں اور غلطیوں سے ضائع کر لیتا ہے) ②

① سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب قول النبي ﷺ كل صلاة لا يتمها، حدیث: ۸۶۴.

② سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب ما جاء في نقصان الصلاة، حدیث: ۷۹۶.

كلمة المؤلف

پیاسے کو میٹھے پانی کی طلب کی طرح.....

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرُورِ أَنفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلَا مُضِلٌّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِي لَهُ وَأَشْهُدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهُدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

أَمَّا بَعْدُ ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرَ الْهَدِيَّ هَذِي
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ
مُحْدَثَةٍ بِدُعَةٍ وَكُلَّ بِدُعَةٍ ضَلَالٌ وَالضَّلَالُ إِلَّا فِي النَّارِ.

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقْبِلَهُ وَلَا تَمْوِيْنَ إِلَّا وَأَنْتُمْ

مُسْلِمُونَ ﴾ (آل عمران : ۱۰۲ / ۳)

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبِّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نُفُسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ

وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾ (النساء : ۱ / ۴)

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا إِنَّ اللَّهَ يُصْلِحُ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ

وَيَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴾ (۱)

(الاحزاب : ۷۰ - ۷۱)

اما بعد! یہ مقالہ پیش کرنے میں مجھے بہت زیادہ تر دوڑ رہا ہے۔ صرف اس خوف سے کہ جس حساس موضوع کی میں اپنی مخاطبات کو تلقین کرنا چاہتی ہوں یعنی ”نماز میں خشوع“ تو وہ کما حقہ میرے اندر بھی موجود نہیں ہے۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ بہت سی خواتین نماز بھی

اچھی طرح ادا نہیں کرتی ہیں تو میں نے خواتین کے ایک بڑے اجتماع میں اسے بطور خطاب اور یک پھر پیش کرنا مناسب سمجھا اور انپنے اس خطاب میں خشوع کی اہمیت اور پوری کیفیت کو بیان کیا۔ صرف اس غرض سے کہ ایک مسلمان عورت اس صفت سے کیے متصف ہو سکتی ہے؟ جو صرف کامیاب و کامران مونموں کی صفت ہے، جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ لِأَنَّ زَيْنَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَشِعُونَ﴾

(المؤمنون: ۲۱ / ۲۳)

”یقیناً فلاح و کامیابی پائی ہے ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں۔“

الحمد للہ! یہ یک پھر انتہائی کامیاب رہا اور مقبول ہوا اور فی الواقع عورتوں کی کثیر تعداد کو اس کی اس قدر ضرورت تھی جیسے کہ موسم گرما میں ایک گرامیے کو ٹھنڈے شیرین پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس یک پھر اور تقریر میں حاضر نہ ہونے والی عورتوں کو جب یہ پتہ چلا کہ تقریر سننے والی عورتوں کو خاطر خواہ فائدہ ہوا ہے اور انہیں خشوع و خضوع کی دولت نصیب ہو گئی ہے تو انہوں نے دوبارہ اس موضوع پر خطاب کا پر زور مطالبہ کیا..... لیکن میں نے شہرت اور نمودو نمائش کے ذریعے اس سے مغذرت کر لی، تاہم ان سے اس مسئلہ کو بہتر طریقہ سے حل کرنے کا وعدہ کر لیا۔

اس کے بعد کافی غور و فکر کے بعد مجھے خیال آیا کہ میں اپنے پیش کردہ اس خطاب کو ایک کتابی شکل دے دوں، تاکہ عوام الناس کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔ کہا جاتا ہے کہ کتاب کا فائدہ وہاں تک پہنچتا ہے جہاں خطاب کا فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

اور میں اس سارے کار خیر میں اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتی ہوں، اسی پر بھروسہ کرتی ہوں اور اس کا رخیر میں رب تعالیٰ سے ہی رہنمائی اور توفیق کی طلب گار ہوں۔

اللہ کریم کی عاجز بندی
رقیہ بنت محمد بن مخارب

اپنی نمازوں کو حسین و جمیل بنائیں

خشوی کیا ہے؟ مخلوق سے رابطہ کاٹ کر خالق سے رابطہ قائم کرنا۔ یعنی جب انسان نماز پڑھ رہا ہو تو اس کا دل و دماغ صرف اور صرف اپنے پیدا کرنے والے رب کی طرف متوجہ اور راغب ہو اس کے افکار، اس کے افعال، اس کی حرکات و سکنات اس کی سوچیں تمام کی تمام نماز میں رہتے ہوئے اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہوتی ہوں۔

کان ہیں کہ وہ باہر اور ارد گرد کی آوازوں سے بے تعلق و بے توجہ، آنکھیں سجدہ کی جگہ پر گلی ہوں اور ادھر ادھر دائیں بائیں یا اوپر نیچے نہ دیکھ رہی ہوں۔ ہاتھ ساکن ہوں اور بے مقصد حرکت نہ کریں، اسی طرح پاؤں ہیں۔ پھر دل و دماغ ہیں کہ وہ نماز میں پکارے جانے والے بندگی رب کے محبت بھرے جملوں پر غور و فکر کر رہے ہوں، ان تمام لوازمات کے جمع ہونے سے خشوی بھری نماز اور محبت بھری نماز کی صورت بنتی ہے۔ لیکن ہمارے ہاں کیا ہوتا ہے؟ عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ جب بہنیں مار پڑھتی ہیں تو کبھی سر کو کھجرا رہی ہیں، کبھی کان میں انگلی پھیر رہی ہیں کبھی آٹھوں کوٹل رہی ہیں یا کبھی ہاتھوں کے ساتھ کپڑے درست کرتی جا رہی ہیں، اپنے بالوں کی لٹ کو درست کرنے میں مصروف ہیں، نماز کے دوران میں نماز کی حدود اور سجدہ کے مقام سے باہر جھانکنے جا رہی ہیں۔ کبھی کھنکارتی ہیں تو کبھی جمائی لیتی ہیں۔ الغرض اس طرح کی لا یعنی اور فضول حرکات سے اپنی نماز کو ضائع کرتی رہتی ہیں۔ اگر کچھ بہنیں نماز کسی حد تک درست پڑھتی ہیں یعنی وہ نماز کے دوران میں بے جا حرکات نہیں کرتیں تو وہ ایک اور بری عادت کا شکار نظر آتی ہیں۔ یعنی وہ نماز تیزی سے پڑھتی ہیں۔ حالانکہ تیزی اور جلدی جلدی سے خشوی کے بغیر پڑھی گئی نماز اللہ کریم کے ہاں قابل

مدونات کی فہمت بھری نماز

12

قبول نہیں ہے۔ اسی بات کی نشاندہی کرتے ہوئے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیار کرتے ہیں: (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے، اسی اثنامیں ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی۔ اور پھر رسول اللہ کے پاس آ کر آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: **إِرْجَعْ فَصَلَّى فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ**۔

جاوہ لوٹ جا اور دوبارہ نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی وہ شخص گیا، دوبارہ نماز پڑھی اور آپ کی خدمت میں پہنچ کر سلام کیا۔ آپ نے پھر پہلے والا جواب دیا۔ اس طرح تین دفعہ ہوا۔ یعنی اب نے تین دفعہ نماز پڑھی لیکن رسول اللہ ﷺ نے ہر بار یہی فرمایا کہ جاؤ دوبارہ نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی (یعنی تمہاری نمازوں ہوئی) تیری دفعہ اس نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، مجھے اس کے سوا اچھی نماز نہیں آتی، لہذا مجھے سکھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا:

”جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو پہلے خوب اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ، پھر تکبیر کہو، پھر قرآن کا جو حصہ تمہیں آسان محسوس ہو وہ پڑھو، پھر رکوع کرو اور تمہارا رکوع اطمینان کے ساتھ ہو، پھر رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدے میں جاؤ تو تمہارا سجدہ (بھی) پورے اطمینان کے ساتھ ہو، پھر سجدے سے اٹھ کر بیٹھو اور اس بیٹھنے میں بھی اطمینان ہو۔ اس کے بعد دوسرا سجدہ کرو اور یہ بھی اسی طرح اطمینان کے ساتھ ہو۔ (یعنی نماز کے ہر کن کو اطمینان کے ساتھ بیٹھہر بیٹھہر کر ادا کرو) ①

یہ ہے نماز پڑھنے کا درست اور مسنون طریقہ۔

لوگوں سے میل ملاقات کے لیے ہمارا معمول:

ہم نے دیکھا ہے کہ جب خواتین یا مرد حضرات کسی بڑی شخصیت سے ملنے جاتے ہیں

① صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب وجوب القراءة من الإمام (حدیث: ۷۵۷)۔ صحیح

م، کتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة (حدیث: ۳۹۷)۔

تو غسل کرتے ہیں، بال وغیرہ درست کرتے ہیں، بہترین لباس پہننے ہیں، خوشبوگاتے ہیں اور پھر بہترین حالت میں اس کے سامنے پہنچ جاتے ہیں۔ اس سے نہایت ادب و احترام سے پیش آتے ہیں، ہمہ تن گوش ہو کر پوری توجہ سے اس کی گفتگو سننے ہیں، گفتگو سننے اور سمجھنے کے ساتھ ساتھ سر بھی ہلاتے ہیں، اس کی باتوں کی تصدیق بھی کرتے ہیں۔ دوران ملاقات میں وہ اپنی تمام توجہات سامنے پیٹھی شخصیت پر مرکوز کیے ہوتے ہیں۔ بعض افراد تو اس شخصیت کو اتنی اہمیت دیتے ہیں کہ اس کی خوشی چاہنے کے لئے اس کے سامنے اپنا موبائل فون بھی بند کر دیتے ہیں۔ وہ اپنے اس فعل سے یہ پیغام دے رہے ہوتے ہیں آپ میرے نزدیک بہت اہم ہیں، میں آپ سے ملاقات کے دوران میں کسی کی مداخلت پسند نہیں کرتا اور نہ کسی کو آپ کے مقابلہ میں ترجیح دیتا ہوں۔

لکھنی ہی ہماری بہنوں اور بھائیوں کے موبائل نماز کے دوران میں بھی بحثت رہتے ہیں اور طرح طرح کی ٹونیں سنائی دیتی ہیں۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہم نے نماز کو وہ اہمیت نہیں دی ہے جس کی وہ مستحق تھی اور نہ ہی ہمیں خشوع فی الصلوٰۃ کا ذرہ برابر علم ہے۔ ہم نے لاشعوری طور پر مخلوق کو خالق پر ترجیح دے رکھی ہے۔ نعوذ باللہ من ذلك ایسے بھی ہوتا ہے کہ لوگ ظاہری طور پر خشوع اختیار کر لیتے ہیں لیکن باطنی طور پر معاملہ چوپٹ ہی رہتا ہے۔ یاد رہے کہ ظاہری خشوع کے ساتھ باطنی خشوع کی بھی اشد ضرورت ہے۔

ایسا نہ ہو کہ جسم اور اس کے اعضاء تو اللہ کریم کے حضور حاضری کے وقت ساکن رہیں اپنی جگہ پر اپنی ڈیوٹی دیتے رہیں، ادھر ادھر فضول حرکات سے باز رہیں، مصروف عبادت رہیں لیکن دماغ ہے کہ کسی اور ہی جہاں کی سیر کر رہا ہے۔ کسی کی کبھی ہوئی باتوں پر غور کر رہا ہے، اپنے کاروبار کا حساب کر رہا ہے یا کسی کھوئی ہوئی گم شدہ چیز کا سراغ لگا رہا ہے وغیرہ وغیرہ اور اسی حالت میں زبان سے تشیع بھی جاری ہے، اسے علم نہیں ہوتا کہ وہ کیا پڑھ رہی ہے اور اللہ سے مخاطب ہو کر کیا کہہ رہی ہے، ایسی نماز کی حقیقتاً اللہ کریم کو ضرورت نہیں، وہ

ایسی نماز سے ناراض ہوتا ہے بلکہ وہ تو اپنے عاجز بندے اور بندی سے ایسی نماز اور ایسے

خشوع کا مطالبہ کرتا ہے جس کی شاندی رسول اللہ ﷺ نے یوں کر دی ہے، فرمایا:

((أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَانَكَ تَرَاهُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَكَ)) ①

”تو اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو اسے اپنے سامنے دیکھ رہا ہے، اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا ہے تو (تخیال کر لے کہ) وہ تجھے دیکھ رہا ہے“

جب انسان کے ذہن میں یہ تصور رائج و پختہ ہو کہ وہ اپنے سامنے اپنے رب کا مشاہدہ کر رہا ہے یا اس کا خالق و مالک اسے اپنے سامنے نماز ادا کرتے دیکھ رہا ہے، تو کبھی بھی اس کی نماز خشوع سے خالی نہ ہوگی اور وہ کبھی بھی نماز کے دوران میں اللہ کریم کے علاوہ اپنے مالک و خالق کے علاوہ مخلوق کی طرف توجہ کرے گا، نہ کسی اور طرف دھیان کرے گا، نہ کوئی فضول حرکت کرے گا۔۔۔ بلکہ اپنے سامنے موجود اپنے رب کو مخاطب کر کے دعائیں التجاہیں اور سرگوشیاں نہایت عاجزی انکاری سے گزگڑا کر کرے گا، روئے گا، آنسو بھی بھائے گا کہ شاید یوں اس کے رب کو اس پر ترس آجائے اور وہ اس کے گناہوں کی مغفرت فرمائے کہ اس کے بیڑے کو پار لگا دے۔ اے میری بہنو.....! اپنی نمازوں پر غور کرو، فکر کرو اور پھر اس کی روشنی میں عمل کرو کہ یہ عمل ہی اللہ کریم کو اور اس کے رسول کو پسند ہے۔

اور ایسے ہی عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی، اگر آپ کی زندگی میں غور و فکر نہیں، نماز میں خشوع خصوص نہیں۔ اور اس مختصر و عارضی زندگی میں آگاہی کے بعد بھی تبدیلی نہیں آرہی تو پھر آپ جان لیں کہ آپ خشوع والی نہیں بلکہ رسی نماز پڑھ رہی ہیں۔ یہ رسی نماز ہم مسلمانوں میں پیدا ہو جانے کی وجہ، ہماری عادت کی بنا پر بھی ہوتی ہے۔ لوگوں کو دکھانے اور اچھاونیک عبادت گزار کھلانے کے لئے بھی ہوتی ہے۔ ایسی نماز کی آپ کے خالق کو ہرگز ضرورت نہیں۔ بہنیں رسی نمازیں پڑھ کر خوش ہوتی رہی ہیں، ان کو جان لینا

① صحيح بخاری، كتاب الایمان، باب سوال جبريل النبی ﷺ عن الایمان (حدیث: ۵۰)

صحيح مسلم كتاب الایمان، باب الاسلام وما هو؟ (حدیث: ۱۰۰۹)

چاہئے کہ اگر نماز میں خشوع و خضوع اور توبہ کا عنصر نہ ہو تو نماز ایک جسم ہے روح ہے اللہ تعالیٰ نے جس نماز کو مسلمانوں کے لئے فلاح و سعادت اور کامیابی کا ذریعہ قرار دیا ہے وہ نماز خشوع والی ہے، اس کے متعلق اللہ کریم فرماتے ہیں:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ لِلَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاةِهِمْ حَشِيعُونَ﴾

(المومنون: ۲۳/۲۰)

”بلاشبہ وہ مسلمان فلاج یا ب (و کامیاب) ہیں جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں۔“

دوران نماز میں خشوع کیا ہے؟ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم نے ”خاشعون“ کی تفسیر ساکنوں خائفون فرمائی ہے۔ تفسیر ابن کثیر (۳۲۰/۳) یعنی پیکر سکون بن کر اور ہبیت و جلال اللہ سے معمور ہو کر نماز پڑھنے والے۔

آسان پیرائے میں یوں سمجھتے کہ ہم کسی ہبیت و جلال کے مقام پر کھڑے ہو جائیں تو ہمارے جسم و دماغ پر کیسی حالت طاری ہو جائے گی؟ ایسی ہی حالت کو خشوع کہتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ رضی اللہ عنہ نے اسی خشوع کو روح نماز سے تعبیر فرمایا ہے اور اس کی حقیقت ان لفظوں میں بیان کی ہے:

((مَعَ اللَّهِ وَالْإِسْتِشْرَافِ لِلْجَبْرُوتِ وَتَذْكِرَةً جَلَالِ اللَّهِ مَعَ تَعْظِيمِ الْخَ))

”نماز کی روح اللہ کریم کے سامنے حضوری اور اس کے جبروت و جلال کا ایسا تصور اور وصیان ہے جس میں تعظیم کے ساتھ محبت و طمانتیت بھی شامل ہو۔“

دل کی یہی کیفیت خشوع کی اصل حقیقت ہے اور اس کی ظاہری علامت سکون و ادب کے ساتھ کھڑا ہونا اور سرو بازو و نگاہ کا بھکا ہوا ہونا اور آواز کو پست رکھنا ہے یعنی نماز کی ہر ادا سے اللہ کریم کے حضور بندے کے عجز و تزلیل کا اظہار ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے سخت تاکید فرمائی ہے کہ نماز ادب و سکون کے ساتھ پڑھی جائے

اور ہر کن اطمینان کے ساتھ اچھی طرح ادا کیا جائے، بے دلی اور عجلت کے ساتھ نماز پڑھنے پر ایسی نماز کو نامقبول ہی نہیں موجب و بال بھی بتایا گیا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ لِوقْتِهَا وَأَسْبَغَ لَهَا وُضُوءَهَاوَأَتَمَ لَهَا قِيَامَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ بِيَضَاءٍ مُسِفِرَةٌ تَقُولُ حَفْظَكَ اللَّهُ كَمَا حَفَظْتَنِي وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِ وَقْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ لَهَا وَضُوءَهَا وَلَمْ يَتَمْ لَهَا خُشُوعَهَا وَلَا رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ سَوْدَاءً مُظْلَمَةً تَقُولُ ضَيَعَكَ اللَّهُ كَمَا ضَيَعَتْنِي حَتَّى إِذَا كَانَتْ حَبْثُ شَاءَ اللَّهُ لَفَتْ كَلْفِيفِ الْثَّوْبِ الْخَلْقِ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهَهُ)) ^①

”جس نے وقت پر نماز پڑھی اور اس کے لیے اچھی طرح وضو کیا، اس میں قیام رکوع اور سجدہ کامل کیا تو وہ نماز روشن اور چمکدار ہو کر نکلتی ہے اور نمازی کو دعا دیتی ہے کہ جس طرح تو نے میری حفاظت کی ہے اسی طرح اللہ تیری حفاظت کرے اور جس شخص نے وقت ٹال کر (بے وقت لیٹ کر کے) نماز پڑھی اور نہ اس کے لیے اچھی طرح وضو کیا نہ خشوع و خضوع کا خیال رکھا اور نہ رکوع اور سجدہ درست کیا تو وہ نماز کامی کلوٹی ہو کر نکلتی ہے اور نمازی کو بدوعادیتی ہے کہ جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا اللہ تعالیٰ مجھے بھی ضائع کرے۔ پھر وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ دے پر ماری جاتی ہے“

مشہور بزرگ ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوتے تو دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا لیتے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو فرمایا: ڈرتا ہوں کہ کہیں

^① معجم او سط طبرانی (۳۰۹۳) و استنادہ ضعیف فیہ عباد بن کثیر وہ ضعیف۔ ولبعض الحدیث شواهد۔

میری نماز میرے منہ پر نہ مار دی جائے۔

ایک اور حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بعض آدمی ساٹھ ساٹھ سال تک نماز پڑھتے ہیں اور فی الحقيقة ان کی ایک نماز بھی نہیں ہوتی۔ عرض کیا گیا: یہ کیسے ہوا؟ ارشاد فرمایا کہ وہ رکوع ٹھیک کرتے ہیں تو سجدہ پورا نہیں کرتے اور سجدہ پورا کرتے ہیں تو رکوع پورا نہیں کرتے۔“

دوسرے کی اصلاح نہ کرنا:

اس طرح نماز پڑھنے والے ہی کی خرابی نہیں ہے بلکہ جو شخص کسی کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھے اور منع نہ کرے تو وہ بھی گنہگار ہوگا، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی کو دیکھے کہ وہ اپنی نماز خراب کر رہا ہے اور اسے منع نہ کرے تو اس کے گناہ اور اس کے وباں میں وہ بھی شریک ہوگا۔

سیدنا بالاں بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص تنہا ایسی نماز پڑھتا ہے اور اس کو کوئی دیکھتا نہیں تو اس کا گناہ اسی پر ہوگا اور جو لوگ اسے دیکھتے ہیں اور وہ نماز کو خراب کرتا ہے اور رکوع و تکوڈا اچھی طرح ادا نہیں کرتا تو اس کا گناہ سب پر ہوگا۔ (جو اس کی اصلاح نہیں کرتے۔)

ایک حدیث میں اچھی طرح رکوع اور سجدہ نہ کرنے والے کو ”نماز کا چوڑ“ کہا گیا ہے^① اور ایسے شخص کو نصیحت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ البتہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ایسے شخص کو حکمت اور اخلاق سے سمجھانا چاہئے تاکہ کوئی قتنہ پیدا نہ ہو۔

خشوع ایمان و اسلام کی جان ہے احادیث مبارکہ میں قیامت کے نزدیک جن چیزوں کے اٹھائیے جانے کی خبر ہے ان میں سب سے پہلے خشوع ہے۔ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

^① مسند احمد (۳۱۰ / ۵) مستدرک الحاکم (۲۲۹ / ۱)

ہے کہ سب سے پہلے خشوع اٹھالیا جائے گا کہ بھری مسجد میں ایک شخص بھی خشوع سے نماز پڑھنے والا نہ ہو گا۔ ①

یہی بات سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی گئی ہے ② افسوس کہ آج ہم سب کا یہی حال ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)



①، ② مجمع الزوائد (۲/۲۷۰)، جدید، معجم کبیر طبرانی (۸۱۷۳، ۸۹۸۱)، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ و شداد بن اوس رضی اللہ عنہ۔

خشوع و خضوع کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟

ہر درد مند مومن اور آخرت میں نجات کے طلب کا رسم مسلمان کی یہ خواہش ہونی چاہیے کہ اسے نماز میں خشوع کی دولت مل جائے۔ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کیا طریقہ کا اختیار کرنا پڑے گا؟ اس بات کی وضاحت ابو محمد امام دین کرتے ہیں:

خشوع و خضوع حاصل کیسے ہو سکتا ہے؟ چونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اسی پر موقوف ہے اور یہ ایک مومن کی لازمی احتیاج ہے، اس لیے اولاً اللہ سے اس کی دعا اور طلب کرنی چاہئے، پھر ایک مسلمان کے خود کرنے کے کام یہ ہیں:-

① آخرت اور اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کے عقیدہ و تصور کو برابر تازہ کرتا رہے، اس کی طرف سے دل و دماغ پر غفلت نہ طاری ہونے پائے۔

② جن ترقی آیات اور احادیث رسول میں قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری، اس روز کے حساب و کتاب اور جزا و سزا کا بیان ہے اور جن میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کا شوق اور اس کے قہر و عتاب کا خوف دلایا گیا ہے، ان کو اپنے مطالعہ میں رکھے۔

③ رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام ﷺ اور اللہ کے پیاروں کی نمازوں کے احوال و کوائف کا مطالعہ کرتا رہے۔

④ جس وقت نماز کے لیے وضو کرے اسی وقت سے یہ تصور قائم کر لے کہ ہم اپنے خالق کائنات کے حضور میں حاضری دینے جا رہے ہیں اور جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا دل میں حاضری کا تصور موجود ہو اور اگر خیالات ادھر ادھر بہکنے لگیں تو پھر حضوری کی طرف متوجہ ہو اور اس کی فکر رکھی جائے کہ دل غافل نہ ہونے پائے۔

مونات کی فُجْتَبَهُری نماز

20

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ نماز کا وقت ہوتا تو ان کے چہرے کا رنگ بدل جاتا، سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو بدن پر لزہ طاری ہو جاتا، اس کا سبب کیا تھا؟ یہی مالک کائنات کے سامنے حاضری کا تصور تھا یہ تصور جتنا قوی اور مضبوط ہو گا اتنا ہی خشوع زیادہ ہو گا۔

⑤ نماز میں جو چیزیں پڑھی جاتی ہیں، ان کے معنی سمجھے جائیں اور نماز میں ان کو دھیان میں رکھا جائے۔

نماز کیا ہے؟ رب کائنات کے ساتھ سرگوشی اور اس کے حضور میں عرض اور التماس۔ پھر یہ کتنی عجیب بات ہے کہ مسلمان اس سے جو عرض والتجاء کرتے ہیں اسے سمجھنا ضروری خیال نہیں کرتے حالانکہ اس کے بغیر نماز ناقص رہ جاتی ہے۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”الصلوٰۃ واحکام تار کھا“ میں روایت کے الفاظ اس طرح آئے ہیں:

((لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلَوٰتِكَ إِلَّا مَا عَقَلْتَ مِنْهَا))

”تیری نماز میں تیر اتنا ہی حصہ ہے جتنا تو نے اسے سمجھ کر اور غور و فکر سے پڑھا ہو۔“

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تعریف اس طرح فرمائی ہے:

”اگر نمازی نے نماز کے کسی ایک جز کو سمجھا تو اس کو اسی جزو کے مطابق ثواب ملے گا اگرچہ وہ نماز کی فرضیت کی ذمہ داری سے بری ہو جائے گا۔“

(حقیقت نماز)

معلوم ہوا کہ سمجھ کر نماز پڑھنے کی کتنی اہمیت ہے اور نماز میں خشوع حاصل کرنے کے لیے تو یہ ازبس ضروری ہے۔ لوگ اسی ناجھی کی حالت میں زندگیاں گزار دیتے ہیں حالانکہ اگر آدمی نماز کے مرتبے کو سمجھے تو چند دنوں میں نماز میں پڑھی جانے والی دعاؤں اور اذکار کے معانی سمجھ سکتا ہے۔

⑥ نماز کے مناسب حال حضوری کا تصور قائم کیا جائے، یعنی قیام کی حالت میں یہ تصور کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک کمتر بندہ فرمان کی طرح ہاتھ باندھ کھڑے ہیں، رکوع کی حالت میں یہ تصور کہ ہم اللہ کے سامنے جھکے ہوئے ہیں۔ سجدے کی حالت میں یہ تصور کہ ہم اللہ کے عاجز اور ذلیل بندے ہیں اور اپنی پیشانی اور ناک اس کے سامنے زمین پر گڑھ رہے ہیں۔ قعدہ کی حالت میں یہ تصور ہو کہ ہم اس کی سرکار میں ایک بے حقیقت غلام کی طرح حاضر ہیں۔

۷) امام احمد بن حنبل رض نے خشوع و خضوع کے حصول کا ایک طریقہ یہ بتایا ہے کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ تعالیٰ کے بے شمار حسانوں اور اس کی نعمتوں کو یاد کرو اور سوچو کہ اس نے اپنی نعمتوں سے تم کو کس کس طرح نوازا اور تم نے اس کی نافرمانی کر کے اپنے آپ کو کس کس طرح ذلیل کیا۔ لہذا اس کے سامنے گڑھڑا اور اپنی کوتاہی اور ذلت کا اعتراف کرو۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جب تو میرے سامنے کھڑا ہو تو ایک حقیر و ذلیل شخص کی طرح اپنے نفس کی ندمت کرتا ہو اکھڑا ہو کہ نفس اسی کا مستحق ہے اور جب مجھ سے دعا مانگے تو اس طرح کہ تیرے جسم پر لرزہ طاری ہو۔

یہی وحی موسیٰ علیہ السلام کی طرف پہنچی گئی تھی (کتاب الصلوٰۃ امام احمد) یہی دو نماز ہے جو انسان کو خش و اور ناز یا افعال سے پاک کر دیتی ہے اور اللہ کے پیارے بندے ایسی ہی نماز پڑھا کرتے تھے، غفلت اور بے توجہی سے پڑھی ہوئی نماز نہ تورب کریم کی بارگاہ میں درجہ قبولیت حاصل کر سکتی ہے اور نہ اس سے وہ نتائج و برکات حاصل ہو سکتے ہیں جو نماز کا خاصہ ہیں۔

۸) خشوع کے حصول کا سب سے کامیاب طریقہ رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمایا ہے اور سب سے جامع و مانع طریقہ وہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((أَنْ تَعْبُدَ اللَّهُ كَمَا لَكَ تَرَاهُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)) ①

① صحیح بخاری 'كتاب الایمان' باب سؤال جبریل النبی ﷺ عن الایمان (حدیث: ۵۰)۔

صحیح مسلم 'كتاب الایمان' باب الاسلام وما هو (حدیث: ۹۱۸)

”تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے اپنے سامنے دیکھ رہا ہے اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا ہے تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔“

بس یہی وہ تصور ہے جس کو نماز کے تمام اركان (اعمال) میں قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ کی اس پیغمبرانہ تعلیم پر عمل کر کے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیا کی ایک بڑی جماعت خشوع کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو گئی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کے ایک اور ارشاد سے حصولِ خشوع کا طریقہ معلوم ہوتا ہے، ایک صحابیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کچھ ہدایت فرمائیے۔ ارشاد ہوا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تمہاری نماز ایسی ہونی چاہئے کہ معلوم ہو کہ یہ تمہاری آخری اور الوداعی نماز ہے اور دنیا چھوڑے جا رہے ہو۔ ①

نماز میں خشوع و خضوع اس طرح بھی حاصل کریں

نماز میں خشوع و خضوع حاصل کرنے کے لیے بہنیں ہماری ان معروضات کو بھی مد نظر رکھیں ان میں آپ کو مزید نئی رہنمائی ملے گی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ پر نماز کی ادائیگی بوجھ اور مصیبت نہ ہو اور یہ آپ کی آنکھوں کی شہذک اور دل کی تسلیم کا سبب بنے۔ تو اس کے لیے آپ کو درج ذیل اصولوں پر عمل پیرا ہونا ہو گا:

۱: نماز کے وقت اگر آپ کو بھوک بے چین کیے ہوئے ہو اور کھانا تیار ہو تو پہلے آپ کھانا کھالیں پھر نماز ادا کریں اور کھانا پیٹ کا ایک تہائی حصہ کھائیں ایک تہائی پانی کے لیے رکھیں اور ایک تہائی سانس کے لیے چھوڑیں۔

۲: نماز کے وقت اگر آپ کو خلا جانے کی حاجت ہو تو پہلے اس سے فراغت پالیں اس لیے کہ اگر آپ بھوک کی مٹھائی اور بول و براز کے دباو کی حالت میں نماز پڑھیں گے تو آپ کو نماز میں چین اور اطمینان حاصل نہ ہو گا۔

۳: کوشش کریں کہ جس جگہ آپ نماز ادا کر رہے ہوں وہاں شور و غل نہ ہو۔

① سنن ابن ماجہ، کتاب الزهد، باب الحکمة (حدیث: ۴۱۸)

محدث کی فہمت بھری نماز

- ۲: نماز ادا کرتے وقت آپ کے سامنے کوئی ایسی چیز نہ ہو جو آپ کو اپنی طرف مشغول کرے۔ آپ کے پاس اور جائے نماز میں بھی نقش و نگار نہ ہوں۔ لہذا نماز کے لیے بالکل سادے کپڑے کا انتخاب کریں۔
- ۵: نماز میں ادب سے نگاہیں پنجی رکھ کر کھڑے ہوں اور آپ کے اندر یہ سوچ پیدا ہو کہ ہم اس شہنشاہ دو عالم کے سامنے کھڑے ہیں جو مختار کل ہے اور جس کے پاس سب کو لوٹ کر جانا ہے۔
- ۶: نماز میں ہنسنا، بار بار کپڑوں کو سمینا، جسم کے کسی حصے میں فضول خارش کیے جانا اور کسی چیز سے کھیننا بھی منع ہے کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے۔
- ۷: نماز میں اگر جمائی آئے تو حتی الامکان اسے روکیں اگر نہ رکے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیں۔
- ۸: نماز کو جلد از جلد ختم کرنے کے لیے کتر کتر کرنہ پڑھیں بلکہ الفاظ کو خوبصورتی (تجوید) کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر اس کے ترجیح اور مفہوم پر غور کرتے ہوئے ادا کریں۔ جب تک پہلے الفاظ کا مفہوم ذہن میں نہ آئے تو دوسرا لفظ کو ادا نہ کریں۔
- ۹: نماز میں جب اللہ کے غصب، وزخ یا قبر کا ذکر آئے تو انکا تصور کر کے آنسو بھائیں اور جب آپ مغفرت مانگیں تو بھی آپ کے آنسو جاری ہوں۔
- ۱۰: نماز میں رکوع، سجود، قوئے اور جلے کو اطمینان اور آرام سے ادا کریں اس لیے کہ حضور ﷺ نے ان اركان کی عدم طہانتی کو نماز کے باطل ہونے کا سبب قرار دیا ہے۔ یہ دس اصول ہیں آپ دیکھیں کہ ان دس اصولوں پر عمل کرنے کے باوجود بھی دسوے آئیں تو آپ حالت نماز میں ہی تعوز پڑھ کر بائیں طرف تین دفعہ تحکوک دیں (مسلم) ان شاء اللہ شیطان آپ سے دور ہو جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی نماز کا دلفریب منظر

اسلام کے پانچ ارکان ہیں: کلمہ شہادت، نماز، زکوٰۃ، روزہ رمضان اور حج یعنی کلمہ شہادت کے فوراً بعد جو چیز فرض ہو جاتی ہے وہ نماز ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے منصب رسالت پر فائز ہوتے ہی نماز فرض ہو گئی تھی، لیکن مخالفین اسلام کا اتنا غلبہ تھا کہ تمیں برس تک اسلام کی دعوت عام نہ ہوئی، پوشیدہ طور پر خاص خاص ملنے جلنے والوں کو جن سے گھرے تعلقات تھے دی جاتی رہی۔ اس لیے ابتداء میں دن میں کوئی نماز فرض نہ ہوئی صرف رات میں دیر تک نماز پڑھنے کا حکم ہوا۔

سورہ مزمل کی ابتدائی آیات میں یہ حکم اس طرح ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ قُمِّ الظَّلَّ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نُصْفَةَ أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝ إِنَّا سَمِعْنَا فِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ إِنَّ نَاسِ شَعَّةَ أَيْيُّلِ هِيَ أَشَدُّ وَطًا وَأَقْوَمُ قَبِيلًا ۝ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبَحًا طَوِيلًا ۝ وَإِذْ كُرِّ اسمَ رَبِّكَ وَتَبَثَّلَ إِلَيْهِ تَبَثِّيلًا ۝﴾ (المزمول: ۸/۷۳)

”اے کملی اوڑھ کر سونے والے! رات کو اٹھ کر نماز پڑھا کیجیے مگر (یہ پوری رات ضروری نہیں) تھوڑا آرام بھی کر لیجیے یعنی آدھی رات (قیام کیا کریں) یا اس سے بھی کچھ کم کر لیا کریں، اور قرآن خوب سہر سہر کر پڑھا کریں، ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری بات کا بوجھ ڈالنے والے ہیں، یقیناً رات کا اٹھنا نفس کو خوب زیر کرتا ہے اور یہ وقت دعا کے لئے بھی بہت زیادہ مناسب ہے، دن میں آپ کو بڑی مشغولیت رہتی ہے اور اپنے پرو رڈگار کے نام کا ذکر کیا کیجیے اور سب سے بے تعلق ہو کر اسی کے ہور ہیے۔“

وہ ”بھاری بات“ جس کے بوجھ کا اوپر کی آیات میں ذکر ہے اسلام کی دعوت عام کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے جس کا بار عظیم رسول رحمت پر ڈالا گیا تھا۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ اسلام کی دعوت واقامت دین کی تیاری میں نماز کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اس بڑے کام کی استعداد پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ داعی نماز کا خاص اہتمام رکھئے، نماز تعلق باللہ اور اس کی حضوری کے تصور میں سب سے زیادہ مدد و معاون ہوتی ہے اور دین کے لیے جدوجہد کی راہ کا سب سے بڑا سامان یہی ہے، شب کی نماز کے بعد صبح و شام دو دور کعیس فرض ہوئیں۔

(وَإِذْ كُرِّسَ أَسْحَدَ رَيْكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا۝ وَمَنَ الَّذِي فَاسْجُدَ لَهُ وَسَيِّحَهُ لَيْلًا۝

طَلِيلًا۝) (الدھر: ۲۵/۷۶)

”صبح و شام اپنے پرو رڈگار کے نام کا ذکر کیا کیجیے اور رات کے وقت اس کے حضور سجدے کیجیے اور لمبی رات تک اور اس کی تسبیح بیان کیجیے۔“

رات کو اٹھ کر دیر تک نماز پڑھنے کا حکم ایک سال تک باقی رہا پھر اس کے بعد رات کی نماز فرض کے بجائے نفل ہو گئی۔ سورہ مزمل کے آخر میں ہے:

”(اے رسول) تمہارا پرو رڈگار جانتا ہے کہ آپ دو تہائی رات سے کم اور آدھی رات اور تہائی رات تک نماز پڑھا کرتے ہیں، اور لوگوں کی ایک جماعت بھی نماز میں آپ کے ساتھ ہوتی ہے، اللہ ہی رات دن کا اندازہ کرتا ہے، اسے خبر ہے کہ آپ اس کو شارنیمیں سکتے، اس لیے اس نے آپ پر مہربانی فرمائی اب آپ سے جتنا ہو سکے نماز میں اتنا ہی قرآن پڑھا کیجیے۔“

بعد میں اسی نماز کا نام ”تجبد“ پڑا۔ اور پر کے حکم کے آنے کے بعد یہ نماز نفل ہو گئی اور فجر، مغرب اور عشاء تین وقت کی نماز فرض ہوئی۔ (خلاصہ سیرۃ النبی جلد ۲ صفحہ ۱۰۸)

تجبد کے نفل ہو جانے کے بعد بھی رسول اللہ ﷺ شب میں کثرت سے نماز پڑھا کرتے تھے اور لمبی قرأت کیا کرتے تھے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (شب میں) اس قدر نماز پڑھا کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں میں سوزش آ جاتی تھی، کسی نے

عرض کیا: آپ اس قدر مشقت کیوں برداشت فرماتے ہیں حالانکہ آپ کے گزشتہ اور آئندہ گناہ تو اللہ تعالیٰ بخش چکا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟ ① ایک بار ایک شخص نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے درخواست کی کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی عجیب بات جو آپ نے دیکھی ہو بیان کیجیے۔ سیدہ صدیقہؓ نے فرمایا رسول اللہ کی کون سی بات عجیب نہ تھی؟ سب ہی باتیں عجیب تھیں، چنانچہ ایک شب کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ میرے پاس تشریف لائے اور لیٹ گئے پھر فرمایا: مجھے چھوڑ دو میں اپنے رب کی عبادت کروں۔ یہ فرمائ کر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور رونا شروع کیا، یہاں تک کہ آنسو بہ کر سینہ مبارک تک آگئے، پھر رکوع کیا اور رکوع میں بھی اسی طرح روتے رہے، پھر سجدہ میں بھی گری جاری رہا۔ اس کے بعد سجدے سے سراہیا تو اس وقت بھی روتے ہی رہے، یہاں تک کہ بالال ﷺ نے آ کر فخر کی نماز کے لیے آواز دی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اس قدر روتے ہیں حالانکہ آپ معصوم ہیں، آپ کے گزشتہ اور آئندہ سارے گناہوں کی (اگر وہ ہوں بھی تو) اللہ تعالیٰ مغفرت کا وعدہ فرماتے چکا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا: تو کیا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

رسول رحمت ﷺ کی بھی ادائے بندگی تھی جو اللہ کریم کو اس قدر پسند تھی کہ اس نے آپ ﷺ کو اپنے پاک کلام میں جا بجا ”عبد“ کے پیارے لقب سے یاد فرمایا ہے۔ سیدنا عوف ؓ کہتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ رسول رحمت ﷺ نے مسوک کی، وضو فرمایا اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں بھی رسول رحمت ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک ہوا۔ آپ نے ایک رکعت میں پوری سورہ بقرہ پڑھی۔ جہاں رحمت کی آیت آتی ٹھہر جاتے اور دیر تک رحمت کی دعا مانگتے رہتے، سورہ کے آخر پر رکوع کیا

❶ شماہل ترمذی (۲۴۹، ۲۵۰) عن ابی هریرۃ - صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة الفتح (حدیث: ۴۸۳۶، ۴۸۳۷)۔ صحیح مسلم، کتاب صفات المناقیف، باب اثار الاعمال، (حدیث: ۲۸۱۹، ۲۸۲۰) من حدیث مغیرة و عائشہؓ.

اور اتنی دیر تک رکوع میں رہے جتنی دیر سورہ بقرہ کی قراءت میں لگی تھی اور رکوع میں سبحان ذی الجبروت والملکوت والعظمة پڑھتے تھے۔ رکوع کے بعد اتنا ہی طویل سجدہ کیا، دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران پڑھی، اسی طرح ہر رکعت میں پوری ایک سورہ پڑھتے رہے۔ ①

سیدنا حذیفہ بن عائذ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا، رسول اللہ نے سورہ بقرہ شروع کی، میں نے سمجھا آپ سو آیتوں تک پڑھیں گے لیکن جب آپ اس کو پڑھ کر آگے بڑھتے تو میں نے دن میں کہا شاید آپ پوری سورہ ایک ہی رکعت میں ختم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ جب آپ نے اس سورہ کو ختم کیا تو میں نے خیال کیا اب آپ رکوع کریں گے، لیکن آپ نے فوراً سورہ النساء شروع کر دی اور وہ بھی ختم ہو گئی تو سورہ آل عمران شروع کر دی۔ رسول اللہ بہت ٹھہر ٹھہر کر نہایت سکون و اطمینان سے قرأت فرمائے تھے اور ہر آیت کے مضمون کے مطابق درمیان درمیان میں تسبیح اور دعا کرتے جاتے تھے، اس کے بعد آپ نے رکوع کیا، رکوع میں بھی قیام کے برابر توقف فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اتنی ہی دیر کھڑے رہے جتنا کہ رکوع کیا تھا۔ پھر سجدہ کیا اور سجدے میں بھی اسی قدر وقت صرف کیا جتنا کہ قومہ میں کیا تھا۔ ②

اس نماز میں سیدنا علیؑ بھی شریک تھے کیونکہ اسی سے ملتا جلتا واقعہ سیدنا علیؑ نے بھی بیان کیا ہے۔

سیدنا ابو حذیفہ بن یمانؓ نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز تجد پڑھی،

❶ سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل في ركوعه و سجوده (حدیث: ۸۷۳) شمامیل ترمذی (۳۱۳)

❷ صحیح مسلم' کتاب صلاة المسافرين' باب استحباب تطویل القراءة في صلاة الليل۔ (حدیث: ۷۷۲)۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی سورتوں میں قراءت کرتے ہوئے ترتیب بدل جائے تو جائز ہے۔

رسول اللہ جب نماز میں داخل ہوئے تو آپ نے کہا: اللہ اکبر ذوالملکوت والجبروت والکبیراء والعظمۃ۔ اس کے بعد آپ نے سورہ بقرہ پڑھ کر رکوع کیا۔ آپ کا رکوع تقریباً قائم کے برابر طویل تھا۔ آپ نے رکوع میں سبحان ربی العظیم، سبحان ربی العظیم پڑھا، پھر رکوع سے سراٹھایا، یہ قیام بھی تقریباً رکوع کے برابر تھا۔ اس میں آپ پڑھتے تھے لربی الحمد لربی الحمد پھر آپ نے سجدہ کیا، آپ کا سجدہ تقریباً قائم کے برابر ہی طویل تھا۔ آپ سجدے میں پڑھتے تھے: سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ آپ نے سجدے سے سراٹھایا اور دونوں سجدوں کے درمیان تقریباً سجدے کے برابر بیٹھے اور یہ پڑھتے رہے رب اغفرلی رب اغفرلی۔ رسول رحمت ﷺ نے اس نماز میں سورہ بقرہ، آل عمران، نساء اور مائدہ پڑھی۔ یا مائدہ کی جگہ سورہ انعام تھی۔ ①

مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بیانوں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ عموماً اسی ذوق و شوق اور طول قراءۃ کے ساتھ تجدید پڑھا کرتے تھے۔ اس نماز کی لذت کو رسول اللہ ﷺ کے سوا کون جان سکتا ہے؟!!

سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ اس میں بہت دیر تک سجدہ میں رہے یہاں تک کہ میرے دل میں آیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور رسول اللہ ﷺ کو تہبا چھوڑ دوں۔ ②

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ اس میں بہت دیر تک سجدہ میں رہے یہاں تک کہ اس طویل سجدہ کی وجہ سے مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ کا وصال ہو گیا ہے، میں نے جب دیکھا تو میں انھی اور آپ کے انگوٹھے کو

❶ شمائل ترمذی، (۲۶۰)۔ سنن ترمذی (۲۶۲)

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحب ... طویل القراءة في صلاة الليل، حدیث: ۷۷۳

ہلایا تو اس میں حرکت ہوئی تب میں لیٹ گئی۔ میں نے سنا آپ سجدے میں کہہ رہے تھے:

(أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ إِلَيْكَ لَا أَحْصِنْ
ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَنْتَ عَلَى نَفْسِكَ) ①

”اے اللہ! میں تیری عقوبت سے بچتے ہوئے تیرے عفو کی پناہ پکڑتا ہوں اور
تیرے غصے سے بچتے ہوئے تیری رضا کی پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے بچتے ہوئے
تیری ہی جانب پناہ پکڑتا ہوں مجھ سے تیری حمد و شنا کا حق ادا نہیں ہو سکتا تو ایسا
ہی ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی ثنا بیان فرمائی ہے۔

جب آپ نے سجدہ سے سراٹھایا تو فرمایا کیوں عائشہ تم نے یہ گمان کیا کہ اللہ کے نبی
نے تمہارے ساتھ خدر کیا؟

میں نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! میں نے آپ کے طویل سجدہ کی وجہ سے یہ گمان
کیا کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

تجھد میں رسول اکرم ﷺ کی قرات اتنی بلند ہوتی تھی کہ آواز دور تک جاتی اور لوگ
اپنے بستروں میں پڑے رسول اللہ کی قرات سنتے، کبھی کبھی ایسی آیت آ جاتی کہ آپ اس
کے واثر میں محو ہو جاتے۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے نماز
میں یہ آیت پڑھی:

﴿إِنْ تَعْزِيزُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ حَ وَ إِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ﴾ (المائدہ: ٥/ ١١٨) ②

”اے اللہ کریم) اگر تو ان کو سزا دے گا تو وہ تیرے ہی تو بندے ہیں اگر تو ان
کو معاف کر دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے“ ③

① سنن نسائی، کتاب الاستعاذه، باب الاستعاذه برضاء الله من سخط الله تعالى (حدیث: ۵۵۳۶)، مختصرًا الترغیب والترہیب (۱۱۹/۲).

② سنن نسائی، کتاب الافتتاح، باب تردید الآية (حدیث: ۱۱۰۱)

رسول اللہ ﷺ پر اس آیت کا ایسا اثر ہوا کہ صحیح تک یہی آیت پڑھتے رہے۔

رسول اللہ ﷺ ارکان نماز کو خوب سکون و اطمینان سے ادا کیا کرتے تھے۔ نماز کے ارکان میں سب سے کم وقفہ رکوع کے بعد قیام میں ہوتا ہے لیکن سیدنا انس بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع کے بعد اتنی دیر قیام کرتے کہ ہم لوگ سمجھتے کہ رسول اللہ سجدے میں جانا بھول گئے۔ ①

”خشوع“ نماز کی روح ہے اور رسول اللہ سے زیادہ خاشع کون ہو سکتا ہے؟ سیدنا عبداللہ اپنے والد سیدنا شخیر بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اس وقت رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور فرط گریہ سے آپ کے اندر سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے ہندیا جوش مار رہی ہو! ②

سیدنا مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ نماز میں ہیں اور آپ پر گریہ طاری ہے اور سیدنا میں جوش کی وجہ سے ایسی آواز آتی تھی جیسے ہندیا جوش مارتی ہو۔ ③

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک شب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہما کے گھر تھے، جوان کی خالہ تھیں۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں بستر کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ ﷺ اس کے طول میں لیٹئے اور سو گئے۔ آدمی رات یا اس سے کچھ پہلے یا اس سے کچھ دیر بعد آپ بیدار ہوئے اور چہرہ مبارک پر ہاتھ مل کر نیند کے اثر کو زائل کیا۔ اس کے بعد آپ نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں، اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس گئے جو نکل رہی تھی اس سے خوب اچھی طرح وضو کر کے آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔

① صحیح بخاری کتاب الاذان، باب الاطمینانیة حين يرفع رأسه في الركوع (حدیث: ۸۰۰)

② سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة.

③ شماہل ترمذی (۳۰۵)۔ معلوم ہوا دوران نماز میں عمل قلیل حتیٰ کہ دوسرے کی اصلاح کر دینا بھی جائز ہے۔

یہ دکھ کر میں بھی انھے بیٹھا اور وضو کر کے آپ کے باہمیں پہلو کی جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور باہمیں ہاتھ سے میرا دایاں کان پکڑ کر مجھے (باہمیں جانب سے دائیں جانب) پھیر لیا۔ پھر آپ نے دور رکعت نماز پڑھی۔ پھر دور رکعت، پھر دور رکعت، پھر دور رکعت اور پھر دور رکعت (کل بارہ رکعتیں) پھر نماز و تر پڑھی۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے۔ اس کے بعد موذن نماز فجر کی اطلاع دینے آیا تو آپ نے ہلکی دور رکعتیں پڑھیں اور نماز فجر کے لیے باہر تشریف لے گئے۔ ①

سیدہ ام سلمہ رض بیان کرتی ہیں کہ ایک رات ہر شخص سوتا رہا مگر رسول اللہ ایک درخت کے نیچے رات بھر نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ آپ نے صحیح کر دی۔ سیدہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی بھی بیٹھ کر بھی نفل نماز پڑھتے تھے اور اسی حالت میں قراءت بھی فرماتے تھے جب تیس چالیس آیتوں کے بقدر پڑھنا باقی رہتا تو کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر قراءت فرماتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے پھر اسی طرح دوسری رکعت بھی پڑھتے۔ ②

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے اور پوری سورہ ترتیل سے پڑھتے۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ ترتیل کی وجہ سے یہ سورہ لمبی سورتوں سے بھی لمبی ہو جاتی۔ ③ (اور بیٹھ کر نماز پڑھنا بڑھاپے کی عمر میں تھا)

نماز کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ذوق و شوق کا یہ حال تھا کہ اگر کہیں سفر پر تشریف لے جاتے تو سواری پر ہی نفل نماز شروع کر دیتے۔ جابر بن عبد اللہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (دوران سفر میں) اکثر نفل نماز سواری پر پڑھتے تھے چاہے سواری قبلہ کی جانب

① صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ آل عمران، باب (الذین يذکرون الله قیاما) حدیث: ۴۵۷۰، ۴۵۷۲، ۴۵۷۴، صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبی ﷺ (حدیث: ۷۶۳)۔

② صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب اذا صلی قاعداً ثم صبح (حدیث: ۱۱۱۸، ۱۱۱۹)۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائماً و قاعداً (حدیث: ۷۳۱، ۷۳۳)۔

③ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائماً و قاعداً (حدیث: ۷۳۳)۔

ہوتی یا غیر قبلہ کی جانب۔ ہاں جب فرض پڑھنا ہوتے تو سواری سے اتر کر پڑھتے اور قبلہ کی طرف رخ فرمائیتے۔ ①

جو چیز نماز کی حضوری میں خلل ڈالنے والی ہوتی اسے رسول اللہ ﷺ اپنے سے دور کر دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک ایسی چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جس میں کچھ نقش تھے۔ نماز پڑھ کر ایک شخص سے فرمایا کہ اسے لیجا کر فلاں شخص (ابو جنم) کو دے آؤ اور اس سے انجانی (چادر) لے آؤ، ان نقش نے نماز کی حضوری میں خلل ڈال دیا تھا۔ ② ایک بار دروازے پر نقش و نگار بنا ہوا پردہ پڑا ہوا تھا، نماز میں اس پر نگاہ پڑ گئی تو سیدہ عائشہؓ کو حکم دیا کہ اسے ہٹا دو، اس کے نقش و نگار میری نماز میں حارج بنتے رہے ہیں۔ ③

سیدنا عقبہ بن حارث نو فلی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے مدینے میں عصر کی نماز پڑھی، آپ سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑے ہو گئے اور لوگوں کی گرد میں پھلانگتے ہوئے اپنی بیویوں کے مجرموں میں سے کسی مجرمے میں تشریف لے گئے۔ لوگ خلاف معمول آپ کی اس عجلت کی دیکھ کر تشویش میں پڑ گئے۔ آپ وابس تشریف لائے محسوس ہوا کہ لوگ آپ کی عجلت پر متوجب ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ واقعہ یہ ہے کہ نماز میں مجھے یاد آیا کہ گھر میں کچھ سونا رکھا ہے مجھے یہ ناگوار معلوم ہوا کہ وہ مجھ کو اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے روک دے، اس لیے میں نے اس کی تقسیم کا حکم دیا ہے۔ ④

گویا رسول اللہ ﷺ کو نماز اور اس کا خشوع اتنا محبوب تھا کہ اس میں خلل انداز ہونے والی کوئی شے گوارا نہ تھی۔

① صحیح بخاری، 'كتاب الصلاة، باب التوجه نحو القبلة' (حدیث: ۴۰۰)

② صحیح بخاری، 'كتاب الصلاة، باب اذا صلى في ثوب له اعلام' (حدیث: ۳۷۳)۔

صحیح مسلم، 'كتاب المساجد، باب كراهة الصلاة في ثوب له اعلام' (حدیث: ۵۵۶)

صحیح بخاری، 'كتاب الصلاة، باب ان صلی فی ثوب مصلب' (حدیث: ۳۷۴)

صحیح بخاری، 'كتاب الاذان، باب من صلی بالناس فذكر حاجة' (حدیث: ۸۵۱)

جانشراں نبی ﷺ کی نماز کا منظر

صحابہ کرام ﷺ فیضانِ رسالت سے براہ راست فیضیاب تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دین کے احکام و امر کی تعلیم و تربیت پائی تھی اور رسول اللہ کے اسوہ حنفی اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ نماز کی حقیقت و اہمیت کیا ہے اور نماز کے لیے خشوع و خضوع اور حضور قلب کس قدر ضروری ہے؟ ان چیزوں کا مشاہدہ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کے عمل میں کیا تھا، اس لیے صحابہ کرام کی نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز کا کامل پرو اور عکس تھی۔ کس کیفیت کو خشوع و خضوع کہتے ہیں اور اس کی عملی صورت کیا ہوتی ہے؟ اس کو صحابہ کرام اور خاصان رب العالمین کی نماز اور عبادت میں دیکھا جاسکتا ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رات بھر جاگ کر بڑے خشوع و خصوع کے ساتھ نماز پڑھتے جب صح
ہوتی تو اپنے گھر والوں کو جگاتے اور یہ آیت پڑھتے:
 ﴿وَأَمْرَ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَأَصْطَبَرُ عَلَيْهَا ط﴾ (طہ ۲۰: ۱۳۲)

”اپنے گھر والوں کو نماز و زکوٰۃ کا حکم دو اور خود بھی اس پر جمع رہو۔“

آپ نماز میں ایسی سورتیں پڑھتے جن میں قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر کر یا رب العالمین کی عظمت و جلالت کا بیان ہوتا اور ان چیزوں سے آپ اس قدر متاثر ہوتے کہ روتے روتے بچکی بندھ جاتی۔ سیدنا عبد اللہ بن شداد بیان کرتے ہیں کہ میں پچھلی صفحہ میں ہوتا تھا پھر بھی سیدنا عمر بن الخطاب آیت:

﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ﴾ (يوسف: ١٢ / ٨٦)

”میں اپنی مصیبت اور اپنے رنج کا دکھڑا اللہ ہی کے آگے روتا ہوں۔“

پڑھتے اور اس زور سے روتے کہ میں ان کے رونے کی آواز سنتا۔

نماز میں سیدنا عمر بن الخطابؓ کی گریہ وزاری کا واقعہ کچھ شاذ نہ تھا بلکہ اکثر ان پر یہ حالت طاری ہو جایا کرتی تھی۔ چنانچہ سیدنا امام حسن بن علیؑ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر ایک بار نماز

پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے:

”بَاشَكَ وَشَبَهَ تِيرَےِ رَبِّ الْعَذَابِ وَاقِعٌ هُوَ كَرِرَ ہے گا اس کو کوئی دفع کرنے والا نہیں۔“ (الطور: ۵۲-۷۸)

تو اس قدر روئے کہ روتے روتے آنکھیں درم کر آئیں۔

﴿وَإِذَا الْقُوَامُونَهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقْرَبِينَ دَعَوْهُنَا إِلَكَ ثُبُورًا طَ﴾

(الفرقان: ۱۳/۲۵)

”جس روز گنہگار لوگ زنجیروں میں جکڑے ہوئے دوزخ کی ایک تنگ جگہ میں ڈال دیئے جائیں گے تو موت موت پکاریں گے۔“

یہ آیت پڑھ کر آپ پر ایسا خوف و خشوع طاری ہوا اور آپ کی حالت اتنی غیر ہوئی لگتا تھا کہ آپ ابھی دنیا سے ہی چلتے بنیں گے۔

ایک بار فجر کی نماز میں سورہ یوسف شروع کی، جب اس آیت پر پہنچے:

﴿وَابْيَضَّتْ عَيْنُهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ﴾ (یوسف: ۱۲/۸۴)

”یوسف کی جدائی میں یعقوب کی آنکھیں روتے روتے سفید پڑ گئیں اور وہ جی ہی میں گھٹنے لگے۔“

توزار زار رونے لگے یہاں تک کہ قراءت جاری رکھنا دشوار ہو گیا، مجبور ہو کر رکوع میں چلے گئے۔ سیدنا عبد اللہ بن سائب کہتے ہیں کہ ایک بار سیدنا عمر بن الخطبؓ کو عشاء کی نماز میں کسی وجہ سے دیر ہو گئی، اس لیے میں نے نماز شروع کر دی۔ آپ بعد میں آئے اور نماز میں شریک ہو گئے۔ میں سورہ ذاریات پڑھ رہا تھا۔ جب میں نے یہ آیت پڑھی:

﴿وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ﴾ (الذاریات: ۵۱/۲۲)

”تمہارا رزق آسمان میں ہے اور وہ بھی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔“

آپ کی زبان سے بے اختیار آنا آشہدُ (میں اس پر گواہی دیتا ہوں) نکل گیا اور آواز اتنی اوپنچی تھی کہ مسجد گونج گئی۔ (کنز اعمال)

سامنے بن یزید اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ قحط کا زمانہ تھا۔ میں نے رات کو دیکھا کہ سیدنا عمر رض مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے تھے اور دعا میں بار بار کہہ رہے تھے: اے اللہ! ہم لوگوں کو قحط سے ہلاک نہ کرو، اس بلا کو ہم سے دور کر دے۔

(کنز العمال: ۳۵۹۰۰)

بہترین حکیم کی روایت ہے کہ زرارہ بن اوی بصرہ کے قاضی تھے اور بنی قیشر کی مسجد میں امامت کی خدمت انجام دیتے تھے۔ ایک دن صبح کی نماز میں آیت: ﴿فَإِذَا نُقْرِفَ
النَّاقُورُ لَا فَدَلِكَ يَوْمَ مِيْضَنٍ يَوْمَ عَسِيرٍ﴾ "جس دن صور پھونکا جائے گا وہ دن بہت سخت ہوگا" پڑھی تو دہشت کی وجہ سے روح پرواز کر گئی اور وہ بے جان ہو کر گر پڑے۔ ①

سیدنا انس رض جب رکوع سے کھڑے ہوتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ لوگ سمجھتے کہ وہ بھول گئے اور دو مسجدوں کے درمیان بھی اتنی ہی دیر لگاتے کہ لوگوں کو یہی خیال گزرتا۔ ②

سیدنا علی رض کے ایک شاگرد کا بیان ہے کہ ایک بار سیدنا علی رض فجر کی نماز پڑھا کر دامیں جانب رخ کر کے بیٹھ گئے۔ آپ کے چہرے سے رنج غم کا اثر ظاہر ہو رہا تھا۔ طلوع آفتاب تک آپ اسی طرح بیٹھے رہے۔ اس کے بعد بڑے تاثر کے ساتھ اپنا ہاتھ پلٹ کر فرمایا: رب ذوالجلال کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دیکھا ہے، آج ان جیسا کوئی نظر نہیں آتا، ان کی صبح اس حال میں ہوتی کہ ان کے بال بکھرے ہوئے ہوتے، چہرے کھڑے قرآن آلوہ اور زرد ہوتے، وہ ساری ساری رات سجدے میں پڑے رہتے، کھڑے کھڑے قرآن مجید پڑھتے ہوتے، کھڑے کھڑے تھک جاتے تو کبھی ایک پاؤں پر سہارا لیتے اور کبھی دوسرے پاؤں پر وہ اللہ کریم کا ذکر کرتے تو (کیف واثر سے) اس طرح جھوٹتے جیسے ہوا میں درخت حرکت کرتے ہیں اور اللہ کریم کے خوف سے ان کی آنکھوں سے اتنے آنسو بتتے کہ ان کے کپڑے تر ہو جاتے تھے۔ ایک اب کے لوگ ہیں کہ غفلت میں رات گزار دیتے

❶ سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ باب (۲۱۰) (۲۱۰) (حدیث: ۴۴۵ ب)

❷ صحيح بخاری، کتاب الاذان، باب الاطمأنينة حين يرفع راسه من الركوع (حدیث: ۸۰۰)

(احیاء العلوم)

نماز کا وقت آتا تو سیدنا علی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ ایک بار ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کا یہ کیا حال ہے؟ فرمایا کہ یہ اس بار کے اٹھانے کا وقت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو ان سب نے اس بار کے اٹھانے سے ڈر کر انکار کر دیا۔ (حیاء العلوم)

سیدنا امام حسن رحمۃ اللہ علیہ وضو کرتے تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا، کسی نے پوچھا: ایسا کیوں ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک بڑے جبار بادشاہ کی پیشی میں کھڑے ہونے کا وقت آگیا ہے پھر وضو کر کے مسجد میں تشریف لے جاتے تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہتے کہ:

((اللَّهُمَّ عَبْدُكَ يَبَايكَ يَا مُحْسِنُ قَدْ أَنَاكَ الْمَسِيِّ وَقَدْ أَمْرَتَ
الْمُحْسِنَ إِنَّا أَنْ يَتَجَاهَوْزَ عَنِ الْمُسِيِّ فَأَنْتَ الْمُحْسِنُ وَأَنَا الْمُسِيِّ
فَتَجَاهَوْزَ عَنْ قَبِيْحٍ مَا عِنْدِيْ (بِجَمِيلٍ مَا عِنْدَكَ) يَا كَرِيمُ))

”اے اللہ! تیرا بندہ تیری چوکھت پر حاضر ہے، اے احسان کرنے والے رب کریم! تیرا بداعمال بندہ تیرے حضور آیا ہے تو نے حکم دیا ہے کہ ہم میں جو اچھا ہے بروں سے درگز کرے۔ پس تو اچھا اللہ ہے اور میں تیرا بداعمال بندہ ہوں“
اس دعاء کے بعد مسجد میں داخل ہوتے۔

سیدنا امام رحمۃ اللہ علیہ کے اوقات کا اکثر حصہ عبادت میں بسر ہوتا تھا، ایک دفعہ امیر معاویہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص سے سیدنا امام کی عبادت کی کیفیت دریافت کی۔ اس نے بتایا کہ فجر کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک مصلیٰ پر بیٹھے رہتے ہیں، پھر نیک لگا کر بیٹھ جاتے ہیں اور آنے جانے والوں سے ملتے ہیں، دن چڑھے چاشت پڑھ کر امہات المؤمنین کے پاس سلام کرنے کو جاتے ہیں پھر گھر سے ہو کر مسجد چلے جاتے ہیں۔

سیدنا امام حسین رحمۃ اللہ علیہ کو نماز کے ساتھ خاص شغف تھا، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

آغوش مبارک میں پلے تھے اور سیدہ فاطمہ بنت ابی طالب کا دودھ پیا تھا۔ وہ عبادت اللہ کا مجسم تھیں اُن لوگوں میں ان مقدس ہستیوں کا جتنا بھی اثر ہوتا کم تھا۔

سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بڑے مرتبہ کے صحابی تھے۔ آپ کے والد ماجد سیدنا زبیر بن العوام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ سیدہ ام المؤمنین خدیجہ بنت خوبی آپ کی پھوپھی تھیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ بنت ابی طالب خالہ تھیں اور آپ کی والدہ محترمہ سیدہ اسماء جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات النطاقین کا لقب عطا فرمایا تھا، سیدنا ابو بکر سعدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ آنحضرت ایک معیاری اسلامی حکومت کے قیام کی جدوجہد میں جانبازانہ لڑکر شہید ہوئے۔

اللہ کریم کی عبادت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا محبوب ترین مشغله تھی اور اس میں وہ بڑی بڑی مشقتیں برداشت کیا کرتے تھے۔ اس خشوع و خضوع اور استغراق و محیت کے ساتھ نماز پڑھتے کہ قیام کی حالت میں بے جان ستون معلوم ہوتے۔ آپ کارکوع اتنا طویل ہوتا کہ دوسرے لوگ پوری سورہ بقرہ ختم کر دیتے مگر ان کا رکوع ختم نہ ہوتا۔ یہی عالم سجدے کا تھا کہ طویل سجدہ کی وجہ سے ایسے بے حس و حرکت ہو جاتے کہ چڑیاں از از کر آپ کی پشت پر آ پڑتیں۔

نازک سے نازک حالت میں بھی آپ کی نماز ترک نہ ہوئی، حاجج کے محاصرے کے زمانے میں جب چاروں طرف سے پھرلوں کی بارش ہو رہی تھی، آپ حطیم میں نماز ادا کرتے پھر آ آ کر پاس گرتے مگر آپ پران کا کوئی اثر نہ ہوتا۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جو خود بڑے پایہ کے بزرگ اور عبادت گزار صحابی تھے فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنا چاہتے ہو تو ابن زبیر کی نماز کی نقل کرو۔ عمر بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے ابن زبیر سے زیادہ اچھی نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ وہ سیدنا

اپن زبیر بن علیؓ کی لاش کے پاس سے گزرے تو نہایت حضرت سے مخاطب ہو کر کہا:
ابوحنیب! اللہ کریم تمہاری مغفرت فرمائے۔ تم بڑے روزہ دار، بڑے نمازی اور بڑے
صلدر جی کرنے والے تھے۔ (سیر الصحابة)

سیدنا ابو طلحہ علیہ السلام ایک دفعہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک چڑیا ایک شاخ
سے اڑی اور باہر نکلنے لگی لیکن باغ گھنا تھا، چڑیا کو باہر جانے کا راستہ نہیں ملتا تھا، وہ راستے کی
تلائش میں ادھر سے ادھر اڑتی رہی، سیدنا ابو طلحہؓ کی نظر چڑیا پر جا پڑی اور دیر تک خیال اسی کے
ساتھ الجھا رہا اور یوں ہوا کہ یاد ہی نہیں رہا کہ کون سی رکعت ہے۔ بعد میں آپ کو بڑا
صد مدد ہوا کہ نماز کی حالت میں اور ایسی شدید غفلت!! چونکہ باغ کی وجہ سے یہ صورت پیش
آئی تھی اس لیے نماز پوری کر کے بنی کریم میں قیام کی خدمت القدس میں حاضر ہوئے اور واقعہ
بیان کر کے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس باغ کو اللہ کی راہ میں نذر کرتا ہوں۔
آپ اس میں جس طرح چاہیں تصرف فرمائیں۔

اسی طرح کا ایک واقعہ اور ہے، سیدنا عثمان بن علیؓ کا عہد خلافت تھا۔ ایک انصاری اپنے
باغ میں نماز پڑھ رہے تھے، کھجوروں کے پکنے کا زمانہ تھا۔ چھلوں کی کثرت سے شگونے بھکے
پڑے تھے۔ باغ کے مالک کی نظر شگونوں پر جا پڑی، دیکھنے میں بہت اچھے معلوم ہو رہے تھے
وہ دیر تک شگونوں کو دیکھتے رہے، ان کو یاد ہی نہ رہا کہ نماز میں ہیں۔ نماز کا خیال آیا، تو یہ یاد
نہ تھا کہ کون سی رکعت ہے۔ اس غفلت کا ایسا صدمہ ہوا کہ آپ نے یہ طے کر لیا کہ اب اس
باغ کو اپنے پاس نہ رکھوں گا۔ اسی کی خوشنمائی نے مجھے نماز سے غافل کیا ہے۔ چنانچہ انہوں
نے سیدنا عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اپنا باغ فی سبیل اللہ پیش کرتا ہوں،
آپ اسے جس طرح چاہیں کام میں لائیں۔

سیدنا عثمان بن علیؓ نے اس باغ کو پچاس ہزار درہم میں فروخت کر کے اس کی قیمت
دینی کاموں پر خرچ کی۔

ایک ہم ہیں کہ ہماری تمام ہی نمازیں غفلت اور بے حضوری کی حالت میں ادا ہوتی

ہیں اور ہمیں اپنی غفلت اور بے حضوری پر تنبیہ بھی نہیں ہوتی اور ایک یہ نماز کے قدر شناس تھے کہ نماز میں اتنے سے خلل واقع ہو جانے کی بنا پر پچاس ہزار کے باغ کو اس طرح علیحدہ کر دیا جیسے اس کی کوئی حقیقت ہی نہ تھی، سیدنا ابو طلحہ کے باغ کی قیمت بھی کیا کچھ کم رہی ہوگی؟

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رات تجد کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو صرف ایک آیت کی تلاوت میں صحح کر دی، اور اسی کو بار بار دہراتے رہے۔

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ رات رات بھر نماز اور وظائف میں مشغول رہتے تھے، سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت سیدنا عمار ہی کی نسبت نازل ہوئی:
 ﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ أَنَاءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَائِمًا يَحْذِرُ الْآخِرَةَ وَ يَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ ط﴾ (الزمر: ۹/۳۹)

”کیا وہ شخص جورات کو بندگی کرتا ہے سجدے کر کے اور کھڑے ہو کر، آخرت سے خوف کھاتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہوتا ہے (کہیں نافرمان بندوں کے برابر ہو سکتا ہے)“

اپنی نمازوں کو یوں حسین و جمیل بنائیں

حسن و خوبصورتی صنف نازک کی فطرت میں شامل ہے۔ وہ حسن و جمال کو پسند کرتی ہے۔ اپنے ارد گرو کے نظاروں کو بھی حسین دیکھنا چاہتی ہے جبکہ خود بھی حسین بننا چاہتی ہے۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ وہ اپنے جسم و روح کے ہر ہر حصے کو خوبصورت و حسین دیکھنا چاہتی ہے یا یوں کہہ لیں کہ خود سراپا حسن بن جانا چاہتی ہے تو یہ بات خلاف حقیقت نہ ہوگی۔

یہی صنف نازک کہ جس کو کائنات کا حسن کہا جاتا ہے وہ کائنات اور اس رنگ و بو کے عالم کو حسن بخشی کے ساتھ اس کی اپنی ذات کو حسن کی فراوانیاں عطا کرنے والی ذات کو یکسر بھلا بیٹھی ہے، اس نے اس ہستی اور ذات برحق کے لئے بھی شکر کے بھی دو بول نہیں

کہے۔ ان نعمتوں کے ملنے پر تحدیث نعمت کے طور پر اس کے سامنے سجدہ شکر کرنا بھی بھول چکی ہے۔ وہ تو فرض قرار دی جانے والی نماز کی ادائیگی سے بھی غافل ہے۔ یاد رکھیں نماز خالق کائنات کی رضا کے حصول، اس کی عطا شدہ نعمتوں کا شکر یہ ادا کرنے کا بہترین وسیلہ و ذریعہ ہے۔ لیکن مسلمان ہونے کے باوجود نجاح نے بھی اس سے کیوں غافل ہیں۔ جو بھی نیں نماز ادا کرتی ہیں وہ ظاہری طور پر نماز تو پڑھتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ خود نہیں جانتی ہوتیں کہ وہ کیا کر رہی ہیں۔ بس وہ چند حرکات و مکنات کو ایک خاص ترکیب سے انجام دے رہی ہوتی ہیں۔

اس حوالے سے خواتین کی دو قسمیں ہیں:

① عادی اور رواجی خواتین

② متقدی اور مخلص خواتین

عادی اور رواجی خواتین

یہ وہ بھیں ہیں کہ جنہوں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے ارد گردنگ کا مشاہدہ کیا۔ انہیں معلوم ہوا کہ وہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئی ہیں، ان کا رہنمائیں اپنے احنا بیٹھنا، ملنا برتنا، کھانا پینا اور عبادت کرنا دوسرے لوگوں سے مختلف ہے۔ لہذا وہ بغیر اس حقیقت کی گہرا آئی میں پہنچے، بغیر جستجو و تجسس اور تحقیق کے اس طور طریقے کو اپنایتی ہیں، جس کا وہ روزانہ مشاہدہ کرتی ہیں۔

اس رواج کی رو میں بتتے ہوئے وہ نماز بھی پڑھتی ہیں۔ بغیر یہ جانے کہ نماز کیا ہوتی ہے، کیا کہتی ہے؟ وہ دوسرے مسلمانوں کی طرح دن میں پانچ وقت مصلیٰ پر آ کر انھک بیٹھک اور جھکاؤ و اٹھاؤ کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ اب یہ ان کا روزانہ کا معمول بن کر ان کی عادت بن جاتی ہے۔ یاد رہے انسان کی کوئی بات جب عادت بن جاتی ہے تو وہ جب تک اس کو دہرانہ لے یعنی عادت کو پورا نہ کر لے، وہ اپنے معمولات میں تشویشی اور عدم تکمیل کا عنصر پا کر بے چین ہو جاتا ہے، بے قراری محسوس کرتا ہے کہ جیسے کوئی آدمی اپنی عادت سے

مجبوर ہو جاتا ہے، کہ وہ اس کو ایک آدھ بار کرتا ضرور ہے، ایسے ہی یہ خواتین جو مسلمانوں کے گھر پیدا ہو کر جوان ہوتی ہیں، وہ عادی اور رواجی مسلمان بن کر معاشرے کے سامنے آتی ہیں۔ وہ اپنی عادت اور رواج کے تحت نماز پڑھتی ہیں اور اپنے رواج کو بھاتی ہیں اور عادت کو پورا کرتی ہیں۔ انہیں نہیں معلوم ہوتا کہ وہ کیوں نماز پڑھ رہی ہیں، کیسے پڑھ رہی ہیں بلکہ وہ تو محض اپنی عادت کو پورا کر رہی ہوتی ہیں۔

ان میں ایک اور قسم بھی ہوتی ہے جو عادی نہیں بلکہ صرف رواجی ہوتی ہے۔ ان کے اوپر کسی ذات یا شخصیت کا دباؤ ہوتا ہے کہ اگر ایسا نہ کیا تو فلاں مسئلہ کھڑا ہو جائے گا، ڈر ہوتا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھی تو فلاں ناراض ہو گا وغیرہ وغیرہ۔ یوں وہ کسی کے دباؤ اور نگرانی کی مجبوری کے تحت نماز پڑھتی ہیں۔ لیکن جو نبی یہ دباؤ ختم ہوتا ہے تو انکی یہ عادت یا رواج بھی اسی وقت ختم ہو جاتا ہے۔ ایسی خواتین کی مثالیں شادی ہو جانے کے بعد اکثر دیکھنے میں آتی ہیں، کہ وہ والدین کے گھر تو صبح کے وقت روزانہ نماز بھی اور پھر تلاوت بھی کرتی ہیں لیکن جو نبی اپنے گھر کی مالکہ بنی، اوپر سے دباؤ ختم ہوا سرزنش ڈانت اور ناراضی کے عوارض ختم ہوئے، تو ان کی نماز کی عادت بھی ختم۔ ایسی خواتین اپنی اولاد خاندان اور اردو گرد کے ماحول کے لئے دباؤ اور پریشر کا باعث بھی نہیں بنتیں۔ نہ وہ کسی کو کہتی ہیں اور نہ کوئی ان کے زیر اثر ان کی ناراضی کے خوف سے نماز ہی پڑھتا ہے اور نہ ہی کسی کو ان کی رضا اور ناراضی کی پرواہ ہوتی ہے یہ دنیا کی بد نصیب عورتیں ہیں۔

متنی و مخلص خواتین

یہ وہ خواتین ہوتی ہیں کہ جو نماز کا ترجمہ اور اس کے تقاضے جانتی ہیں۔ یہ بھی جانتی ہیں کہ نماز ہم سے کیا تقاضے کرتی ہے۔ جب نماز کا قافت ہوتا ہے تو یہ بے قرار ہو جاتی ہیں۔ بلکہ نماز کے وقت سے پہلے ہی نماز کی منتظر و مضطرب ہوتی ہیں۔ یہ اللہ کی نیک بندیاں نماز کے مطالب و مغایب کو سمجھ کر پڑھتی ہیں۔ نماز کے دوران میں مالک کائنات سے ڈر اور

خوف کی بنا پر رو بھی پڑتی ہیں۔ وقت پر نماز پڑھنا ان کے ایمان کا حصہ بن چکا ہوتا ہے۔ وہ خود بھی رغبت سے نماز پڑھتی ہیں اور اپنے ماتحت افراد کو بھی پیار و محبت سے قائل کر کے اور سختی سے نماز کا پابند بناتی ہیں۔ ان کے حلقہ اثر میں رہنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ لوگوں پر اور ان کے عزیز و اقارب اور بچوں پر بھی ان کا سارنگ چڑھ جاتا ہے۔ ایسی ہی خواتین اسلام دین اسلام کو مطلوب ہیں اور ایسی ہی خواتین ہوں گی کہ جن کو قیامت کے دن جنت میں باب الصلوٰۃ کا دربان جنت کے گیٹ پر آوازیں لگا لگا کر پکار پکار کر جنت میں داخل ہو جانے کی دعوت و خوشخبری دے رہا ہوگا۔ اور یہ خوش نصیب ایک عاجزانہ چال سے اللہ کریم کی حمد کے نغمے الاتقی ہوئی جنت میں داخل ہو جائیں گی اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس حور و غلام و الی جنت کی مالکہ اور ملکہ بن جائیں گی۔ اے میری بہن! ذرا سوچ اور غور و فکر کر، تو ہر بات میں حسن کی متلاشی ہے۔ ہر چیز کو خوبصورت و حسین دیکھنا چاہتی ہے، کیا تو نے سوچا ہے کہ

”إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ۔“

”بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔“

جب اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے تو وہ تم سے تمہاری ادا کردہ نماز کو بھی خوبصورت شکل میں دیکھنا چاہتا ہے یعنی تو اس کے سامنے نماز کو حسین و جمیل اور خوبصورت شکل میں پیش کرے..... کیا تو نے کبھی باقی چیزوں کے علاوہ اپنی نماز کو بھی خوبصورت و حسین بنانے کے متعلق سوچا ہے..... اگر نہیں سوچا تو آج ہی سوچ، نہیں بلکہ عمل کر..... اور اللہ کریم اور اس کے رسول کریم کے فرائیں کے سامنے میں ڈھال کر اپنی نماز کو خوبصورت بنا کر رب ذوالجلال والا کرام کے دربار میں پیش کر..... اپنی نماز کو خشوع و خضوع کے انوار و تجلیات سے مزین کر، اللہ کریم تیرے دل کو انوار و تجلیات سے بھر کر تجھے حور و غلام کے دلیں ”جنت“ کی زینت بنادے گا۔ ان شاء اللہ

مونات کی خوبیت بھری نماز

43

انجی ہاتوں کی تعلیم ہم اپنی بیٹیوں، بہنوں ماوں خالاؤں کو دیں اور خاص طور پر سکول و کالج کی سٹوڈنٹس کو کہ ان کو ہر کام میں بہت تیزی اور جلدی ہوتی ہے حتیٰ کہ نماز میں بھی۔ وہ اس کتاب کی روشنی میں اپنی نمازوں کو خشوع کے زیور سے آراستہ و پیراستہ کریں اور عبادات کا لطف اٹھائیں اللہ تعالیٰ ہماری نمازوں کو ریا کاری سے بچائے اور اس کتاب کو میری والدہ، والد اور سر کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین یا رب العالمین

نیک تمناؤں اور دعاوں کی طالبہ

روہینیہ نقاش

۲۲ فروری ۲۰۰۷ء لاہور



نماز سے پہلے

خشوع کی فضیلت

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مبارک کتاب کے اکثر مقامات پر خشوع اختیار کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ لَّمَّا دَعَاهُمُ اللَّهُ فِي صَلَاتِهِمْ خَشِعُونَ﴾

(المؤمنون: ۲۳ / ۲۰۱)

”بیقیناً فلاخ پائی ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔“

اور فرمایا:

﴿وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَشِعِينَ﴾ (البقرة: ۴۵ / ۲)

”بے شک نماز ایک سخت مشکل کام ہے مگر ان کے لیے نہیں جو خشوع اختیار کرنے والے ہیں۔“

فرمایا:

﴿خَشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَسْتَرُونَ بِأَيْتِ اللَّهِ شَمَنًا قَلِيلًا﴾

(آل عمران: ۳ / ۱۹۹)

”(اہل ایمان) اللہ کے سامنے خشوع اختیار کرتے ہوئے بھکے ہوئے ہیں اور اللہ کی آیات کو تھوڑی قیمت پر بچ نہیں دیتے۔“

فرمایا:

﴿وَيَذْعُونَنَا رَغْبَاءً وَرَهْبَاءً وَكَانُوا لَنَا خَشِعِينَ﴾ (الاذیاء: ۲۱ / ۹۰)

”اور وہ ہمیں رغبت اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے اور ہمارے سامنے بھکے

رہتے تھے۔“

فرمایا:

﴿وَيَخْرُجُونَ لِلأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَرِيدُهُمْ خُشُوعًا ﴾ ①

(الاسراء: ١٧ / ١٠٩)

”اور وہ منہ کے بلگر جاتے ہیں روتے ہیں اور ان کا خشوع اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے بھی خشوع کی اہمیت اور اللہ کے ڈر سے نماز میں رونے کی فضیلت

بیان کرتے ہوئے فرمایا:

((لَا يَلْجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكُى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الْبَرْعَ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ)) ①

”اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے والا آدمی آگ میں داخل نہ ہوگا حتیٰ کہ دودھ والپس تھنوں میں نہ چلا جائے اور نہ ہی اللہ کے رستے کا غبار اور جہنم کا دھواں (ایک جگہ) ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں۔“

نیز فرمایا:

((سَبْعَةُ يُظْلِهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ وَذَكَرَ مِنْهُمْ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًّا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)) ②

”سات آدمی ایسے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس دن اپنا سایہ نصیب فرمائے

① سنن ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ما جاء فی فضل الخبراء فی سبیل الله، (حدیث ۱۶۳۳)۔ سنن نسائی، کتاب الجہاد، باب فضل من عمل فی سبیل الله علی قدمہ، (حدیث ۳۱۱۰)۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب الخروج فی التفیر، (حدیث ۲۷۷۴)۔

② صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد یتظر الصلاة، (حدیث ۶۶۰)۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل اخفاء الصدقة، (حدیث ۱۰۳۱)۔

کا جس دن اس کے سامنے کے علاوہ کہیں کوئی سایہ ہی نہ ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے ان آدمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک وہ آدمی جو علیحدگی میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا اور اس کی آنکھیں اللہ کے ذرے آنسو بھانے لگیں۔“

((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّخِيرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلَجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمُرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ)) ①

”سیدنا عبد اللہ بن السخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا تو آپ نماز ادا فرمارہ تھے، آپ کے سینے سے رونے کی وجہ سے اس طرح آواز آرہی تھی جیسا کہ (آگ پر) ہندیا کے ابلنے کی آتی ہے۔“

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث اس سلسلہ میں وارد ہیں۔

ابن رجب کے قول کے مطابق خشوع کی بنیاد اور اصل ② دل کا نرم ہونا، اس پر بہت الہی سے رقت طاری ہونا، رضا بالقصنا سے سکون حاصل ہونا، احکام الہی پر سرتسلیم خم کیے رہنا، نخوت و غرور کو ترک کر کے عاجزی و انکساری اپناۓ رکھنا اور اللہ کی معصیت کو دیکھ کر کڑھتے رہنا ہے۔ کیونکہ جب دل میں خشوع پیدا ہوتا ہے تو تمام اعضاء و جوارح میں اس کی پیروی کرتے ہوئے خشوع پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ دل کے تابع اور فرمانبردار ہوتے ہیں۔

خشوع حقیقتاً اللہ سبحانہ کے اسماء و صفات کی معرفت سے پیدا ہوتا ہے۔ جب کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور قوت و طاقت کا کما حقہ ادراک کر لیتا ہے اور یہ معرفت و ادراک اس کے دل میں پوری طرح جاگزیں ہو جاتا ہے تو خشوع اس کے کردار و اقوال سے

❶ سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب البکاء فی الصلاة (حدیث ۹۰۴)۔ سنن نسائی کتاب السہو بباب البکاء فی الصلاة (حدیث ۱۲۱۵) شمائل ترمذی (۳۲۲)

❷ لِيُنَقْلِبَ وَرْقَتُهُ وَسَكُونُهُ وَخُضُوعُهُ وَإِنْكِسَارُهُ وَحُرْقَتُهُ۔ فَإِذَا خَشَعَ الْقَلْبُ تَبِعَهُ خُشُوعُ جَمِيعِ الْجَوَارِحِ وَالْأَعْصَاءِ لَأَنَّهَا تَابِعَةُ لَهُ (الخشوع فی الصلاة..... ابن رجب ص ۱۷ مکتبۃ الحرمین)

ظاہر ہونے لگتا ہے۔

جب بندہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت پر غور فکر کرتا ہے اور اس کی نہ ختم ہوئیوالی نشانیوں کو دیکھتا ہے تو اسے افسوس ہوتا ہے اور اپنے عمل و کردار میں کمی محسوس ہونے لگتی ہے تب اسے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ کوئی ہوجا سے ہمدرد وقت منتبہ کرتا رہے۔ اور نماز سب سے بہترین منتبہ کرنے والا عمل ہے کیونکہ یہ انسان کو دن رات میں پانچ مرتبہ آگاہ کرتی ہے اور خشوع دل کو اکثر نرم کرتا رہتا ہے بشرطیکہ بندہ اس کے اسباب پیدا کرتا رہے۔ اس کے بر عکس جب خشوع کے اسباب ترک کر دیئے جائیں۔ دل سخت اور غافل ہو جاتا ہے خشوع کے اسباب میں سب سے زیادہ قوی اور موثر سبب بندوں کا رب کے سامنے نہایت ججز و نیاز سے کھڑا ہونا ہے لیکن ہر ایک وقوف خشوع میں اضافہ نہیں کر سکتا بلکہ صرف وہی وقوف اضافہ کرے گا جو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے عمل کے مطابق ہوگا۔

خشوع چند موثر اسباب سے بڑھتا ہے اور ان کو ترک کرنے سے کم ہو جاتا ہے۔ موثر اور کار آمد اسباب کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔



نماز سے پہلے محبت الہی کے لیے دلاؤیز کیفیات

اے میری بہن!..... ہمیں نماز کی تیاری کرنی چاہیے کیونکہ ہم نے بخیر و عافیت صحیح کی، ہم نے اذان سنی، جلدی جلدی بیدار ہوئے، وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے لیکن اپنے ذہنوں کو شتر بے مہار کی طرح آزاد چھوڑ دیا اور وہ ہماری زندگی کے روزہ مرہ مسائل اور مشکلات کے بارے میں سوچتے رہے اور جو خیر و برکات ہم نے نماز کی کما حقہ ادا یگی سے حاصل کرنی تھیں ان سے ہمیں محروم کر دیا۔

میری بہن! اگر تو اپنے اندر خشوع پیدا کرنا چاہتی ہے تو درج ذیل امور باقاعدگی کے ساتھ اپنی زندگی کا حصہ بنائے:

اذان کا جواب اور رسول اللہ کی شفاعت کا حصول

جب موڈن کی آواز سنائی دے تو جو کلمات وہ کہے تم بھی وہ ہی کلمات اس کے جواب میں کہو۔ صرف حسینی علی الصلاۃ اور حسینی علی الفلاح کے جواب میں لا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كہنا چاہیے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤْذِنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُوْا عَلَىٰ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَىٰ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اللَّهُ لِيَ الْوَسِيلَةَ، وَإِنَّهَا دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَتَبَغَّى إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ .)) ①

”جب تم موڈن کو اذان دیتے ہوئے سن تو اس کے کہنے کی طرح تم بھی کہتے

① صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن (حدیث ۳۸۴)

صحیح ابن خذیمہ (۴۱۸)

جاوے اذان کے ختم ہونے پر مجھ پر درود بھیجو، کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت فرماتا ہے۔ پھر میرے لیے اللہ سے ”وسیلہ“ کی درخواست کرو جو کہ جنت میں ایک عالیشان مقام ہے اور یہ اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو نصیب ہوگا۔ لہذا جس نے میرے لیے اللہ کریم کے حضور ”وسیلہ“ کی درخواست کی اس کے لیے میری شفاعت لازم ہو جائے گا۔“

رب کائنات کے دربار میں ”وسیلہ“ کی درخواست

حدیث مبارکہ کے مطابق وسیلہ کی درخواست کے الفاظ یوں ہیں:

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے اذان سن کر یوں کہا:

((اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، اتِّمْ مُحَمَّدَنِ
الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ)) ①

”اے اس مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو مقام وسیلہ اور ہر قسم کی فضیلت و برتری عنایت فرم اور آپ کو ”مقام محمود“ میں کھڑا کر، جس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔“

اس کے لیے (میری) شفاعت تیامت کے روز لازم ہو جائے گی۔

پھر اللہ سے اس کا فضل مانگ اور دعا کرنے میں پوری کوشش کر کیونکہ اس وقت دعا

قبول کی جاتی ہے۔

دواوقات جن میں دُعا رد نہیں کی جاتی:

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّتَانَ لَا تُرْدَانَ أَوْ قَلَّ مَا تُرْدَانَ، الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ
الْبَأْسِ حِينَ يَلْتَحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا)) ②

① صحیح بخاری، کتاب الاذان۔ باب الدعاء عند النداء (حدیث: ۶۱۴) صحیح ابن خزیمة (۴۲۰)

② صحیح ابن خزیمة (۴۱۹) سنن ابی داؤد۔ کتاب الجهاد۔ باب الدعاء و عند اللقاء حدیث: ۲۵۴۰۔

”دو اوقات ایسے ہیں جن میں دعاء ردنیں کی جاتی یا بہت کم روکی جاتی ہے اذان کے وقت اور لڑائی (قتال و جہاد) کے وقت اور جب لوگوں میں گھسان کی جنگ ہو رہی ہو۔“

میں نے بہت زیادہ لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ کعبہ کے اندر دعا کرنے میں انتہائی کوشش کرتے ہیں لیکن اس وقت میں دعا کرنے سے غافل رہتے ہیں جس میں بہت کم دعا روکی جاتی ہے بلکہ اس وقت با تین کرتے ہوئے بہت زیادہ بھلائی کو ضائع کر لیتے ہیں۔

میری بہن! جب تجھے یہ معلوم ہو چکا تو اذان کے بعد یا اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنے کی کوشش کیا کرائی میں تیری دنیا و آخرت کی بھلائی و کامیابی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا يَرْدُ)) ①

”اذان اور اقامت کے درمیان دعا روکنی کی جاتی۔“



❶ سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب فی الدعاء بین الأذان والإقامة (حدیث ۲۵۱) سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ۔ باب ما جاء فی ان الدعاء لا يرد بین الأذان والإقامة (حدیث ۲۱۲) عمل الیوم واللیلة للنسائی (۶۹:۶۸)

مسنون وضو کی برکات

پھر اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے وضو کر۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيهِكُمْ
إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ط)

(المائدہ: ۶/۵)

”ایمان والو! جب تم نماز کے لیے انھو تو اپنے منہ اور ہاتھ کہنوں تک دھلوں سروں پر ہاتھ پھیرو اور پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرو۔“

رحمت باری سے گناہوں کا جسمانی اعضاء سے جھٹر جانا

وضو ہر لحاظ سے سنت کے مطابق مکمل اور بہترین انداز میں ہونا چاہیے کیونکہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَإِنَّ الْوُضُوءَ وَصَلَّى عُفْرَلَهُ مَابَيْنَهُ وَبَيْنَ
الصَّلَاةِ الْأُخْرَى)) ①

”جس نے بہترین صورت میں مکمل طور پر وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس کے دوسری نماز تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

وضو کا بہترین انداز وہی ہو سکتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ کے مطابق ہو۔

جو کہ حسب ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے:

((أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ دَعَا يَوْمًا بِوَضُوءٍ، فَغَسَلَ كَفَيْهِ ثَلَاثَ

① صحیح ابن خزیمة (۲) مسند احمد (۱/۵۷) صحیح مسلم۔ کتاب الطهارة۔ باب فضل الوضوء والصلوة عقبہ۔ (حدیث ۲۲۷)

مَرَّاتٍ وَاسْتَنْدَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ
الْيُمْنِي إِلَى الْمَرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ
ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنِي إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ تَعَالَى تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ
تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا
نَفْسَهُ عَغْرِلَةً مَاتَقْدَمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

”سیدنا عثمان بن عفان نے ایک دن وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کرنا شروع کیا۔ (سب سے پہلے) اپنے ہاتھ تین بار دھونے اور ناک میں پانی ڈال کر تین بار جھاڑا (صاف کیا) پھر اپنا چہرہ تین بار دھویا، پھر اپنا دایاں بازو تین بار کھنپنے تک دھویا اور پھر اسی طرح بایاں بازو، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پاؤں ٹھنڈوں تک تین بار دھویا اور پھر اسی طرح بایاں پاؤں۔ پھر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور پھر آپ نے فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور پھر دو رکعت نماز ادا کی اور ان دو رکعتوں میں دنیاوی خیالات و وساوس کو اپنے دل میں نہ لاما تو اس کے ساقہ سے گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔“⁸

میری بہن!..... سبحان اللہ! جب تو نے مذکورہ حدیث سے مسنون وضو اور اس کی اہمیت چان لی ہے تو اس پر کمر بستہ ہو جا اور اس دوران میں کسی طرح بھی دنیاوی باتیں

^١ صحيح ابن خزيمة: واللفظ له 'صحيح بخاري' كتاب الوضوء، باب الوضوء ثلثاً ثلثاً (الحديث ١٥٩) صحيح مسلم كتاب الطهارة - باب صفة الوضوء وكماله (الحديث ٤٢٦)

۲ اس حدیث مبارک میں ”لا یحدث فیہما نفسہ“ (یعنی: ان دو رکعات میں دنیاوی خیالات و وساوس کو اپنے دل میں نہ لایا۔۔۔ انتہائی اہم جملہ ہے!

نہ کی جائیں۔ ①

تو کہہ سکتی ہے کہ میں وضو میں بات کیے بغیر کیسے رہ سکتی ہوں، تو میں تجھے اس کا اعلان بتلاتی ہوں۔ ملاحظہ فرمایا:

جب تو وضو کرنے لگے تو ان اعمال میں مشغول ہو جو وضو کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے یعنی ”بسم الله“ پڑھ کر وضو شروع کر۔ پھر جس جس عضو کو دھونے کا اہتمام کرے تو اس سے سرزد ہونے والے گناہوں کے بارے میں سوچ۔ جب تو یہ اہتمام کرے گی تو تجھے یقین ہو جائے گا کہ وضو کا عمل گناہوں کو دور کر رہا ہے۔ اور وضو کرنے سے گناہ ہر عضو سے خارج ہو رہے ہیں۔

عمل وضو گناہوں کو دھونے کا سبب:

جب تو اپنے چہرے کو دھونے تو یاد رکھ ہروہ گناہ جس کی طرف تیری آنکھوں نے دیکھا تھا، وہ پانی کے ساتھ نکل رہے ہیں..... اور جب تو اپنے ہاتھ اور بازو دھونے تو اس بات کو مدنظر رکھ کر وہ گناہ جو تیرے ہاتھوں کے غیر شرعی طریقہ سے اور حرام اشیاء پکڑنے کی وجہ سے سرزد ہوئے تھے، پانی کے ساتھ نہیں جا رہے ہیں..... جب تو اپنے پاؤں دھونے تو یہ بات تیرے لمحظ خاطر رہے کہ جن گناہوں کی طرف تیرے پاؤں چل کر گئے وہ پانی کے ساتھ خارج ہو رہے ہیں..... لہذا تو وضو کرنے کے سبب گناہوں سے پاک صاف ہو جائے گی، جیسا کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ (أَوِ الْمُؤْمِنُ) فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بَعْيَنِيهِ مَعَ الْمَاءِ (أَوْ مَعَ اخْرِ قَطْرِ الْمَاءِ) فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ

① وضو کو عبادت سمجھنے کی وجہ سے اس میں باتیں نہ کرنے کا اجتہاد کیا گیا ہے لیکن مذکورہ حدیث میں سابقہ گناہوں کی بخشش کا جو ذکر ہے وہ صرف نماز کی دور کعتوں کے ساتھ مختص ہے۔ جن میں دنیاوی خیالات نہ سوچے جائیں کیونکہ ”فِيهِمَا“ میں جو ضمیر ہے وہ ”رکعتین“ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

بَطْسَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ (أوْ مَعَ اخْرِ قَطْرِ الْمَاءِ) فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيبَةٍ مَشْتَهَا رَجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ (أوْ مَعَ اخْرِ قَطْرِ الْمَاءِ) حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الدُّنُوبِ)) ①

”جب مسلمان بندہ (یا مومن بندہ) وضو کرتے ہوئے اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے تمام گناہ پانی کے ساتھ (یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ) خارج ہو جاتے ہیں، جن کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا تھا۔ پھر جب وہ اپنے ہاتھ اور بازو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے سارے گناہ پانی کے ساتھ (یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ) خارج ہو جاتے ہیں۔ جو اس کے ہاتھوں کے پکڑنے کی وجہ سے سرزد ہوئے تھے۔ جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے سارے گناہ پانی کے ساتھ (یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ) خارج ہو جاتے ہیں، جن (براہیوں) کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے حتیٰ کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے۔“

جب غسل خانہ (وضو کی جگہ) سے باہر نکلے تو لمحظ خاطر رکھ کر تو نے اجر عظیم، گناہوں کو معاف کروانے اور درجات کو بلند کروانے کے سلسلہ میں کیا کچھ حاصل کیا ہے؟..... اور رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی مد نظر رکھنا چاہیے:

((أَلَا أَدْلِكُمْ عَلَى مَا يَمْحُوا اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ الدَّرَجَاتِ؟
قَالُوا بَلَى يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ إِسْبَاعُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ
وَكَثْرَهُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَإِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ
فَذِلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذِلِكُمُ الرِّبَاطُ)) ②

❶ صحیح ابن خزیمة (۴) صحیح مسلم۔ کتاب الطهارة۔ باب خروج الخطایا مع ماء الوضو (حدیث ۲۴۴) ❷ صحیح ابن خزیمة (۵) صحیح مسلم۔ کتاب الطهارة۔ باب فضل اسباع الوضو على المكاره (حدیث ۲۵۱)

”کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مناثتا اور درجات کو بلند کرتا ہے؟“ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ضرور بتائیں، تب آپ نے فرمایا: دل کے نہ چانہ کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد میں زیادہ سے زیادہ قدم اٹھا کر جانا اور ایک نماز ادا کر لینے کے بعد دوسرا نماز کا انتظار کرنا پس یہی ربط ہے پس یہی ربط ہے (یعنی جہاد کی تیاری)۔“

اعضاء وضو قیامت کے دن پہچان کی علامت:

یہ بات بھی مذکور ہے کہ اعضاء وضو تیرے لیے قیامت کے دن تیری پہچان کا سب بنیں گے اور اپنے ان اعضاء کو جنمیں وضو کرتے وقت تو دھوتی رہی ہے، بڑی خوشی اور رشک کے ساتھ دیکھے گی کہ اللہ نے وضو کی بدولت تجھے یہ شان دی۔ حدیث میں آیا ہے کہ تو اپنے وضو کی وجہ سے قیامت کو پہچانی جائیگی اور یہ بھی مذکور ہے کہ جہاں جہاں تک وضو کے نشان ہوں گے وہاں تک زیورات پہنائے جائیں گے:

((خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلَهُ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِهَا وَقَالَ:
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ
لَا يَحِفُّونَ وَدَدْتُ أَنَا قَدْ رَأَيْنَا إِخْرَانَنَا قَالُوا أَوَلَسْنَا بِإِخْرَانِكَ
يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلَهُ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ وَإِخْرَانِيْ قَوْمٌ لَمْ يَأْتُوا
بَعْدُ وَأَنَا فَرَطْكُمْ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوا وَكَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ
بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلَهُ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلًا
خَيْلٌ غَيْرُ مَحَاجَلَةٍ بَيْنَ ظَهَرَى خَيْلٌ بَهْمٍ دُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟
قَالُوا بَلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلَهُ وَسَلَّمَ قَالَ: فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًا مُحَاجَلِينَ
مِنْ أَثْرِ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطْهُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَلَا لَيُدَادَنَ رِجَالٌ
عَنْ حَوْضِيْ كَمَا يُزَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ أَنَادِيهِمْ أَلَا هُلُمَ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ

فَدَّ أَحَدُ ثُوَابَكَ وَأَقْوَلُ سُحْقًا سُحْقًا ①

”رسول اللہ ﷺ (ایک بار) قبرستان کو نکلے تو قبرستان والوں کو سلام کہا اور کہا: اے مؤمن لوگوں کے گھروالو! تم پر سلامتی ہو اور یقیناً ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آملنے والے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: میرا دل چاہتا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے۔ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم میرے صحابی ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے اور میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کی امت کے جو لوگ ابھی تک نہیں آئے، آپ ان کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: مجھے یہ بتاؤ اگر کسی آدمی کے گھوڑے ہوں پانچ کلیان اور وہ انتہائی سیاہ گھوڑوں کے درمیان ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو پہچان نہیں لے گا؟ صحابہ کہنے لگے: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: میری امت کے لوگوں کے اعضا بھی وضو کے اثر سے چمکتے رکتے ہوں گے اور میں ان سے پہلے حوض کوثر پر موجود ہوں گا۔ پھر آپ نے فرمایا: کچھ لوگ میرے حوض سے دور ہی روک لیے جائیں گے جیسا کہ بھٹکا ہوا اونٹ روک دیا جاتا ہے۔ میں انہیں پکاروں گا کہ آنے دو لیکن مجھے کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں نئے نئے کام شروع کر دیئے تھے۔ تو پھر میں بھی کہوں گا: ایسے لوگوں پر لعنت ہو پھٹکار ہو۔“

یہ حدیث مبارک انتہائی قابل توجہ ہے۔ ہمیں اس سے درج ذیل علمی و عملی نکات حاصل ہوتے ہیں۔

✿ قبرستان کی زیارت کا مسنون ہونا کہ اس سے دل نرم ہوتے ہیں۔

❶ صحيح ابن خزيمة (٦) صحيح مسلم كتاب الطهارة۔ باب استحباب اطاعة الغرة (حدیث ۲۴۹)

• اہل قبور کو سلام کہنا۔

• آپ ﷺ نے اپنی امت کے اہل ایمان کو ”اپنے بھائی“ قرار دیا اور جن لوگوں نے آپ کی رفاقت کا شرف پایا وہ صحابی کہلائے۔

• آپ ﷺ اپنی امت کے لیے میدانِ محشر میں پیش رو ہیں۔

• رسول اللہ ﷺ کا اعزاز و شرف کہ آپ کو محشر میں ایک مبارک حوض دیا گیا ہے۔

• آثارِ وضو سے ایک صاحب ایمان کو محشر میں ایک شاندار امتیاز اور پہچان حاصل ہوگی۔

• بدعتی و فاسق لوگوں کو باوجود یہ کہ آثارِ وضو سے ان کے اعضا حیکتے ہوں گے، حوض کوثر سے دھنکار دیا جائے گا۔

• اور آپ ﷺ بھی ان کو لعنت کریں گے۔

جب اعضاء و ضوز یورات سے آراستہ کیے جائیں گے!

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((إِنَّ الْجِلْدَيْةَ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُضُوءِ)) ①

”بے شک (قیامت کے دن) وضو کے اعضاء زیور پہنائے جائیں گے جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا رہا۔“

وضو کے بعد کی مسنون دعائیں:

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبَلِّغُ أَوْ فَيُسَبِّغُ الْوُضُوءَ إِلَّا يَقُولُ أَشَهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشَهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً هَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتْحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ التَّمَانِيَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيْهَا شَاءَ)) ②

① صحیح ابن خزیمة (۷) صحیح مسلم۔ کتاب الطهارة باب تبلغ الحبلة حيث يبلغ الوضو (حدیث ۲۵۰)

② صحیح مسلم۔ کتاب الطهارة۔ باب الذکر المستحب عقب الوضو (حدیث ۲۳۴)

58

”تم میں سے جو بھی بنا سنوار کروضوکرے پھر یہ دعا پڑھے (میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جس میں سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔“

اے بہن! اگر تو اس دعا کا اضافہ بھی کر لے تو کیا ہی بہتر ہو!

((اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ)) ①

”اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں میں شامل فرم اور مجھے پاک صاف رہنے والوں میں سے کر دے۔“

اے میری بہن! جب تو اپنے وضو میں یہ سارے اعمال واذکار سرانجام دے گی تو شیطان تیرے قریب کیسے آسکتا ہے؟ اور تیرے دل میں وسو سے کیسے داخل کر سکتا ہے؟ کیوں کہ تیرا دل ہر لمحہ اللہ سبحانہ کی محبت کے ساتھ لگا رہے گا، اور اس کے پیارے نبی ﷺ کے فرماں پر کار بند رہنے کے لیے مستغق رہے گا۔ آپ پر ہر لحاظ سے افضل و اکمل درود و سلام ہو۔ ②



❶ سنن ترمذی۔ کتاب الطهارة۔ باب ما يقال عند الوضو (حدیث ۵۵) واستناده ضعیف۔ ابو اوریس نے عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سن۔ دیکھئے: مسند الفاروق لابن کثیر (۱۱۱/۱۱) کما فی انوار الصحیحة (ص ۱۳۸) لشیخنا حفظہ اللہ تعالیٰ بعض برگ فرماتے ہیں۔ ... باوضور ہنے سے اس پر جادوا شنہیں کرتا۔

نماز کے لیے تیاری

وضو کرنے کے بعد جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے اور اس میں خشوع کرنا چاہے تو درج ذیل چند امور کو ملاحظہ خاطر رکھو تاکہ تیرے خشوع میں اضافہ ہو۔

◆ مسوک کا اہتمام

مؤکدہ سنن مبارکہ میں سے منہ کی بدبو کو دور کرنا اور خوشبو لگانے کا اہتمام کرنا اور مسوک سے دانتوں کو صاف رکھنا شامل ہے اور یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْلَا آنَ أَشْقَى عَلَى أُمَّتِي لَأَمْرَتُهُم بِالسُّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ)) ①

”اگر میں اپنی امت کے لیے مشکل نہ سمجھتا تو انہیں ہر وضو کے وقت مسوک کرنے کا حکم دیتا..... اور ایک روایت میں ہے ”ہر نماز کے وقت۔“

اس عمل کا فائدہ یہ ہوگا کہ تو ہوشیار ہو جائیگی اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سامنے بڑی چستی بیدار مغزی اور ہوش مندی کے ساتھ کھڑا ہو سکے گی بالخصوص جب بندہ نیند سے جا گتا ہے تو مسوک سے نیند کا فور ہو جاتی ہے اور جو کچھ تو نماز میں اذکار پڑھے گی ان کو بیداری میں پڑھنے پر مدد ملے گی۔

◆ اچھے لباس اور خوشبو کا اہتمام اور بدبو دار اشیاء سے دور رہنا

اے میری پیاری بہن!..... اگر تو نماز کے لیے اپنی تیاری کے بارے ذرا سوچے تو وہ ایسی تیاری نہیں ہوگی جیسا کہ تو اپنی کسی سیکھی کو ملنے کے وقت کرتی ہے ماکسی ہمہن کے آنے

① صحیح بخاری کتاب الجمعة۔ باب السواك يوم الجمعة۔ (حدیث: ۸۸۷) صحیح مسلم، کتاب الطهارة باب السواك، (حدیث ۲۵۲)

کے موقع پر کرتی ہے۔ اگر تو نماز میں مشغول ہونے سے پہلے یہ بات مدنظر رکھ لے کہ تو بندوں کے رب اور بادشاہوں کے شہنشاہ کے سامنے حاضری دینے والی ہے، جس نے تجھے ہر نماز کے وقت زیب وزیباش (پاکیزگی اختیار کرنے) کا حکم دے رکھا ہے تو ضرور اس کا التزام کرے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿يَبْنِي أَدَمَ خُدُوا ذِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الاعراف: ۷۱)

”اے بنی آدم! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ ہو۔“

”مسجد“ ہر مکان کیلئے ایک عام لفظ ہے جس میں نمازی سجدہ کرتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔ اگر تو اس بات کو مدنظر رکھے گی تو نماز کی تیاری میں بہترین خوشبوگانے ① اور اچھے سے اچھے کپڑے پہننے کا اہتمام کرے گی اور تیرے اس اہتمام سے خشوع کھینچتا چلا آئے گا کیونکہ نیکی نیکی کو کھینچتی ہے۔

صاف سترالباس اور اچھی خوشبو آپ کے متعلق ساتھ بیٹھنے والے شخص پر اچھا تاثر قائم کرتی ہے۔ اس کے برعکس میلے اور لپیٹنے سے شرابور لباس اور ناگوار بدبو سے ساتھی دور ہو جاتا ہے۔ علی ہذا القياس راحت محسوس کرنے والا نمازی اور تنگ دل ہونے والا نمازی برابر نہیں ہو سکتے۔

تنگ لباس سے احتناب:

جس طرح لباس کا صاف سترہ ہونا ضروری ہے اسی طرح اس کا سکون بخش ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر لباس آرام دہ اور سکون بخش نہ ہو تو اس سے تنگی محسوس ہوتی ہے اور تو آزادانہ اور سہولت سے رکوع اور سجدہ نہ کر سکے گی اور نہ ہی دو سجدوں کے درمیان ”جلسہ“ اور ”تشہد“ کے لیے بیٹھنے میں آسانی ہوگی..... اگر آرام سے بیٹھنے سکے گی تو نماز ختم کرنے

① یہ اہتمام گھر میں نماز پڑھنے کی صورت میں ہے لیکن جب نماز کے لیے مسجد میں جانا ہو تو خوشبو سے پڑھیز کرنا چاہیے اور اس وقت تیری خوشبو صرف پانی کا استعمال ہے اور خوشبوگانہ آدمیوں کے لیے فتنہ ہے اور اس سے روکا بھی گیا ہے۔

میں جلدی کرے گی، اور جیسا کہ کما حقہ پوری دعائیں پڑھ کر تسلیم کو پورا کرنا چاہیے اتنی دیر تو بیٹھ ہی نہ سکے گی..... اگر تو جلدی جلدی دعائیں پڑھ کر مکمل کرنے کی کوشش کرے گی تو معافی نہ سمجھ سکے گی، اور خشوع و خضوع سے کوئی دعا نہ مانگ سکے گی، اور کسی قسم کی تنگی اور مجبوری سے خشوع حاصل ہی نہیں سکتا۔ اسی لیے نمازی کو اس وقت نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے جب اسے بول و برآنگ کر رہے ہوں یا بھوک وغیرہ ستارہ ہی ہو..... (بول و برآنگ کی رکاوٹ کا ذکر عنقریب آرہا ہے۔)

میں نے کچھ بہنوں کو دیکھا ہے کہ جب وہ شادی بیاہ یا کسی اور تقریب میں جانے کا ارادہ کرتی ہیں تو بڑے خوبصورت اور پُر تکلف لباس پہننے ہیں جو انہائی تنگ ہوتے ہیں پھر نماز کے وقت میں مجبور ہو کر جلد از جلد نماز ادا کرتی ہیں حالانکہ وہ تنگ کپڑوں میں جکڑی ہوئی ہوتی ہیں اور جلدی جلدی سلام پھیر کر اس مصیبت سے آزاد ہونا چاہتی ہیں۔

ایسے ہی جب عورت نے اپنے چہرے پر پاؤڈر وغیرہ (میک اپ کے دیگر لوازمات) لگائے ہوئے ہوں تو وہ نماز پڑھنے میں اس ڈر سے جلدی کرتی ہے کہ کہیں اس کا وضونہ ٹوٹ جائے۔ پھر وہ نماز پڑھنے میں اس قدر جلدی کرتی ہے گویا کہ ایک بہت وزنی بوجھ ہے جسے وہ اتار پھینک کر راحت محسوس کرنا چاہتی ہے۔

اے میری بہنو!..... ہمیں ڈرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ ہم کس ہستی کے سامنے کھڑی ہو رہی ہیں؟ اگر وہ ہمیں اچانک کپڑے لے تو ہم اپنی اس نماز کے بعد کوئی نماز بھی نہیں پڑھ سکتیں۔ اگر نماز کا وقت ہو جائے اور تو اپنی (بنا و سنگھار والی) پہلی حالت میں ہی ہوتا ان چیزوں کو اتارنے اور بدلنے میں سستی نہ کر جو تجھے تنگ کر رہی ہیں اور آرام دہ لباس پہن کر اللہ سے اجر کی امید رکھ شیطان تیرے لیے اس میک اپ اور ڈیکوریشن کو مزین نہ کر دے۔

یاد رکھیے جو چیزیں تجھے نماز میں سکون نہیں دے رہیں انہیں پس پشت پھینک کر اپنے نفس کو کچل ڈال اگرچہ تکلیف ہی ہو۔ اور اگر ایک دفعہ ایسا کرنا تجھے نصیب ہو گیا تو تو

جان لے گی کہ نماز تجھ سے کس قسم کی تیاری کا مطالبہ کرتی ہے۔

♦ عورت کے چھپائے جانے والے اعضا:

پوشیدہ حصوں کو چھپانا نماز کی صحت کی شرطوں میں سے ہے اور وہ چہرے کے علاوہ تیرا سارا جسم ہے۔ اے میری بہن! تم یہ کہہ سکتی ہو کہ اس بات کا خشوع کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے:

احکام دین کے مطابق خفیہ حصوں کو کما حقہ چھپانا ہی مکمل ستر (پردہ) ہے۔ اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ نماز کے دوران ہر عضو اپنی اپنی جگہ پر موزوں رہتا ہے۔ اگر تو ستر عورت کا سختی سے اہتمام نہیں کرے گی تو تیرا دوپٹہ گر جائے گا اور تو بار بار اس کو ٹھیک کرتی رہے گی۔

کبھی کبھی تجھ سے نماز میں کئی مسنون اعمال رہ جاتے ہیں جیسا کہ تکمیر تحریمہ اور رکوع سے سراہاتے وقت رفع الید دین نہ کرنا۔ یا تشهد کے وقت رانوں پر ہاتھ نہ رکھنا وغیرہ۔ اس کے ساتھ ساتھ تو وہ اطمینان و سکون بھی ضائع کر بیٹھتی ہے جس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی حالانکہ وہ تمام اركان میں مطلوب ہوتا ہے۔

یا تو نماز ختم کرنے میں جلدی کرے گی اس ڈر سے کہ تیرے کچھ بال نگے ہو رہے ہیں اور تو اپنا مقصد پورا کرنے سے پہلے ہی سلام پھیر دے گی تو پھر کون سا خشوع رہے گا اور کونی حضور قلبی!! جبکہ تو نماز میں جلد باز اور دوسری باتوں میں مشغول رہی۔

♦ نماز سے غافل کرنے والی چیزوں سے پرہیز اور دوری

نماز کے لیے ایسی پر سکون جگہ کا انتخاب کر، جس میں زیب وزینت کی پرکشش چیزیں بہت کم ہوں اور ایسی دیوار کے سامنے نماز نہ پڑھ جو رنگ برلنگی ڈیکوریشن سے بھی ہوئی ہو۔ اسی طرح وہ کپڑا اور مصلی جس پر تم نماز پڑھتی ہو، اگر خشوع مقصود ہے تو اس پر نہ تو نقش و نگار اور مختلف ڈیزائن ہوں اور نہ ہی رنگ برلنگ پھولوں ہوں جیسا کہ آج کل لوگوں

نے رنگ برلنگے مصلوں پر نماز پڑھنی شروع کر رکھی ہے، جن پر کعبہ وغیرہ کی تصویریں بنی ہوئی ہوتی ہیں جو کہ سنت مطہرہ کے خلاف ہیں۔ سنت یہی ہے کہ بغیر مصلی کے زمین کے جس حصہ پر چاہیں نماز پڑھ لیں۔ اور یہ بھی سنت ہے کہ ایسے مصلے پر نماز نہ پڑھی جائے جس پر مختلف رنگ، تصاویر، نقش و نگار وغیرہ ہوں، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں وارد ہے:

((إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي خَمِيْصَةٍ ① لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ فِي
أَعْلَامِهَا نَظَرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيْصَتِي هُذِهِ إِلَى
أَبِي جَهَنْمٍ وَأَتُوْنِي بِأَنِيجَانِيَّةٍ ② فَإِنَّهَا أَهْتَنِي أَنْفَأَ عَنْ
صَلَاتِي ③))

”بے شک نبی کریم ﷺ نے ایک (Printed) چادر میں نماز پڑھی تو آپ کی ایک نظر اس کے پرنٹ پر پڑی۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میری یہ چادر ابو جہنم کے پاس لے جاؤ اور اس سے انجانی صاف چادر لے آؤ کیونکہ اس چادر نے اب مجھے میری نماز میں مشغول کیے رکھا ہے۔“

لیکن اگر تجھے کسی مٹی اور غبار والی جگہ پر نماز پڑھنے کا اتفاق ہو تو اس پر کوئی چیز بچا کر نماز پڑھ لے چاہے جائے نماز ہو یا اور کوئی اور چیز، ایسا کرنا حدیث رسول سے ثابت ہے:

((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ ④))

❶ خمیصہ ریشمی یا اونی کپڑے کی پر نہ ڈال چادر کو کہتے ہیں اس کی جمع خمیص ہے۔ (النهایہ: ۲/۸۱)

❷ والابجانیہ انجانی چادر جو کہ مشہور شہر ”انج“ کی طرف منسوب ہے۔ اور یہ چادر اون کی بھی ہوتی تھی، اس کے جمالہ ہوتے تھے مگر پرنٹ نہ ہوتی تھی۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ۔ باب اذا صل فى ثوب له اعلام (حدیث: ۳۷۳)۔ صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب کراهة الصلاۃ فى ثوب له اعلام (حدیث: ۵۵۶)۔

❹ صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب جواز الجمعة فی النافلة (حدیث: ۵۱۳/۲۷)۔ صحیح بخاری۔ کتاب الصلاۃ۔ باب الصلاۃ علی الخمرة (حدیث: ۳۸۱)۔

”رسول اللہ ﷺ نے چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھی خیرہ چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں جس پر آدمی نماز پڑھ سکے۔ یہ کھجور وغیرہ کے پتوں کی بنی ہوئی ہوتی ہے۔“

(النہایہ: ۲۷/۲)

رسول اللہ ﷺ ہمیشہ اس پر نماز نہ پڑھا کرتے تھے بلکہ آپ نے فرمایا:
”سامری زمین ہی مالک کائنات کے سامنے سجدہ ریز ہونے کے لائق ہے۔“

رسول رحمت ﷺ نے فرمایا:

((أَيْنَمَا أَدْرَكَتْ الصَّلُوةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ)) ①

”جب تیری نماز کا وقت ہو جائے تو تم جہاں کہیں بھی ہو نماز پڑھ لو وہ جگہ مسجد ہی ہو گی۔“
آپ ﷺ سے بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھنا ثابت ہے اور ایسے قبرستان میں بھی جہاں سے قبریں صاف کر دی گئی ہوں۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
((لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ يُصَلِّيْ حَيْثُ أَدْرَكَهُ الصَّلُوةُ فَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ : فَارْسَلْ إِلَى مَلَائِمِ بَنِي النَّجَارِ فَجَاءُوا فَقَالَ يَا بَنَى النَّجَارِ تَأْمُنُونِي بِحَائِطُكُمْ هَذَا فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا نَطْلُبُ ثُمَّنَهُ إِلَّا مِنَ اللَّهِ۔ قَالَ أَنَسُ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ خَرِبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُشِّتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِّعَ قَالَ فَصَفَّوْا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ ارْجِعُلُوا عِضَادَتِيْ حِجَارَةً)) ②

❶ صحیح بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء باب (۱۰) (حدیث ۳۳۶۶)۔ صحیح مسلم۔

کتاب المساجد۔ باب المساجد و مواضع الصلاة (حدیث ۵۳۰)

❷ صحیح بخاری۔ کتاب الصلاة۔ باب هل تنبش قبور مشرکی الجahلیyah (حدیث: ۴۲۸)۔

صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب ابتناء مسجد النبی ﷺ (حدیث ۵۲۴)

”جب رسول اللہ ﷺ (مدینہ) تشریف لائے تو جہاں کہیں نماز کا وقت ہو جاتا دیں نماز پڑھ لیتے۔ چنانچہ آپ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم دے دیا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بنی نجار کے سر کردہ لوگوں کو بلا بھیجا۔ جب وہ آگئے تو آپ نے فرمایا: اے بنی نجار! مجھے یہ اپنا احاطہ قیتاً دے دو۔ وہ بولے: اللہ کی قسم! ہم تو اس کی قیمت اللہ سے چاہتے ہیں! انس کہتے ہیں کہ اس جگہ پر مشرکین کی قبریں تھیں۔ کھنڈر تھے اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ رسول اکرم ﷺ نے حکم دیا اور مشرکین کی قبریں اکھاڑ دی گئیں۔ کھنڈر برابر کر دیئے گئے اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: کھجور کے درخت قبلہ کی طرف کر دو اور دونوں اطراف پر پتھر جوڑ دو۔“

زمین کے ہر حصے پر نماز کے جائز ہونے کی احادیث عام ہیں مگر اس عوم سے قبرستان غسل خانے اور اوثنوں کے باڑے خاص ہیں کیونکہ وہاں پر نماز نہیں ہوتی۔

(ملاحظہ فرمائیے ابن خزیم / ۲۸۵)

اے میری بہن! تجھ پر لازم ہے کہ مذکورہ مقامات (قبرستان، غسل خانہ اور اوثنوں کا باڑہ) میں نماز پڑھنے سے ہوشیار ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کر اور ان باتوں سے باز رہ جن سے تجھے رسول اللہ ﷺ نے روک رکھا ہے۔ اسی میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔

جب تو کسی محل میں ہوا اور تیرے نماز پڑھنے کے لیے جائے نماز بچھایا جائے اور اس میں پرکشش نقش و نگار ہوں تو اس کو ہٹانے کے لیے تجھے کسی قسم کی شرم و حیامانع نہیں ہونی چاہیے اور نماز زمین پر ہر لحاظ سے بہتر ہے بشرطیکہ وہ پاک ہو۔ اور ایسا کر کے تم ایک سنت کو زندہ کرو گی اور ایک بدعت ختم کرو گی۔ ان شاء اللہ (اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ آپ ایسے مصلے کو والٹا کر لیں، یا اس پر کوئی صاف کپڑا بچھالیں۔)

۵ معتدل جگہ کو نماز کے لیے منتخب کرنا اور گرم جگہ سے اجتناب کرنا

اے میری چھوٹی بہن! جب تم سونے کھانے پینے یا مہماںوں کے استقبال کا اہتمام کرتی ہو تو کسی معتدل جگہ کا انتخاب کرتی ہو اور موسم گرم میں اسے ٹھنڈا کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتی ہو اور سردیوں میں اسے گرم کرنے کا خاص اہتمام کرتی ہو اور سب کچھ اس لیے ہے کہ سونے اور کھانے پینے کے وقت کا حقدہ راحت رہے۔

مگر جب نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتی ہے تو تجھے کبھی بھی یہ خیال تک نہیں آتا کہ تو ایسی جگہ پر نماز پڑھے گی گویا تو زبان حال سے کہہ رہی ہوتی ہے:

”پانچ تو منٹ ہیں، اس میں گرمی برداشت کی جاسکتی ہے اور اسے سی لگانے کی کوئی ضرورت نہیں اور ٹھنڈی جگہ کو گرم کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ میں نماز پڑھ سکتی ہوں۔“

تو یہ سب کچھ برداشت کر سکتی ہے لیکن اپنے خشوع کے بارے میں بھی سوچ کہ یہ تیرے روکع اور سجدوں کے لیے کیسے کافی ہو گایا قراءت کے لیے کیسے کافی ہو گا؟ گویا کہ تو نماز کو فقط چند حرکات خیال کرتی ہے جن کو انجام دینا تیرے اوپر فرض ہے یا نہیں! تو اسے دل کے اخلاص کے ساتھ ادا کر۔ تو اپنے رب تعالیٰ کی نماز پڑھ رہی ہے چاہیے کہ تو اس کی کما حقہ ادا نیگی سے راحت محسوس کرے اور پھر نماز پڑھ کر آرام کرے۔

میری پیاری بہن! آپ جانتی ہیں کہ ہم فی زمانہ ایسے گھروں میں رہ رہے ہیں جہاں گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اے سی استعمال کرنے کا زمانہ ہے اور قوت برداشت بہت گھٹ چکی ہے ہم گرمی برداشت کرنے کے عادی نہیں۔ جس سے ہمارا خشوع جاتا رہتا ہے۔ خیال تکیہ کے خیر القرون کے وہ لوگ جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں جو اسے سی کا اہتمام نہ کیا کرتے تھے اور سخت گرمی کے باوجود روزے رکھ لیتے تھے۔ اس کے باوجود بھی رسول اللہ ﷺ نے انہیں سخت گرمی میں نماز پڑھنے سے روک دیا کیونکہ آپ کو پتہ تھا کہ اس سے خشوع جاتا رہتا ہے اور اس حال میں حضور قلبی نہیں رہتی۔ لہذا آپ نے فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

((أَبْرِدُوا بِالظُّهُرِ))^١

”ظہر کو خنثاً کر لیا کرو۔“

اور اس رخصت کی حکمت امام ابن قیمؓ بیان فرماتے ہیں:

((إِنَّ الصَّلَاةَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ تَمَنَّعُ صَاحِبَهَا مِنَ الْخُشُوعِ وَالْحُضُورِ وَيَقْعُلُ الْعِبَادَةُ بِتَكْرِهٖ وَتَضَجُّرٌ فِيمِنْ حِكْمَةِ الشَّارِعِ مُلَبِّيًّا أَنْ أَمْرَهُمْ بِتَأْخِيرِهَا حَتَّى يَنْكِسِرَ الْحَرُّ فَيُصْلِي الْعَبْدَ بِقُلْبٍ حَاضِرٍ وَيَحْصُلُ لَهُ مَقْصُودُ الصَّلَاةِ مِنَ الْخُشُوعِ وَالْإِبْرَاجِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى))^٢

”بے شک سخت گرمی میں نماز پڑھنا خشوع اور حضور قبی سے مانع ہے اور نماز کو ناپسندیدہ اور مجبوری عمل بنادیتا ہے اور شارع علیہم کی حکمت یہ ہے کہ آپ نے صحابہ کو تاخیر ظہر کا حکم اس لیے دیا تاکہ گرمی کا زور ٹوٹ جائے اور بندہ حضوری دل کے ساتھ نماز پڑھ سکے اور نماز کا اصل مقصد خشوع اور توجہ الی اللہ حاصل ہو سکے۔“

◆ ایسی جگہ نماز پڑھنے کا اہتمام جوشور و غوغما سے دور ہو

بلاشہ جب نمازی کسی ایسی جگہ نماز پڑھے گا جہاں قریب میں دوسرے لوگ اپنی باتوں میں مشغول ہوں، اور اوپنجی اور پنجی آواز میں باتیں کر رہے ہوں، تو نمازی کا دل یقیناً حاضر نہ رہ سکے گا اور نہ ہی وہ اپنی نماز سمجھ سکے گا کیونکہ اس کا دل مشغول ہو جائے گا اور اسی طرح اس کی عقل بھی۔ کبھی وہ ایسی بات سنے گا جو اس کے متعلق ہو گی لہذا وہ اس کی طرف مائل ہو جائے گا اور پھر اسے یاد نہیں رہے گا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے اور اس میں کیا کچھ پڑھا ہے اور کیا دعا کی ہے۔ جب اس کی یہ کیفیت ہو گی تو لازماً نماز میں خشوع کا پیدا ہونا محال ہو جائے گا۔

① صحيح بخاری۔ کتاب موافقت الصلاة۔ (حدیث: ۵۳۸)

② الوابل الصیب ص-۱۶

سونات کی فحیثت بھری نماز

68

میری بہن!..... تو بھی نماز کے لیے کسی پر سکون اور شور و شغب سے دور جگہ کا انتخاب کرتا کہ خشوع کے لیے کوئی مناسب موقع حاصل ہو سکے۔

نماز میں خشوع پیدا کرنے کی غرض سے رسول اللہ ﷺ نے نمازی کو پریشان کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

((إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِيَ رَبَّهُ فَلَيْنَظُرْ بِمَا يُنَاجِيْهِ بِهِ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ الْقُرْآنَ)) ۱۰

” بلاشبہ نمازی اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے لہذا سے غور کرنا چاہیے کہ وہ کیا سرگوشی کر رہا ہے اور تم ایک دوسرے پر قرآن اونچی نہ پڑھا کرو۔“

رسول اللہ ﷺ نے اونچی قراءت سے اس لیے منع فرمایا ہے تاکہ نمازی پریشان نہ ہو اور اس کا خشوع محفوظ رہے۔

میری بہن!..... تو بھی اگر نماز میں خشوع اور حضور قلبی چاہتی ہے تو اپنے گھر میں کوئی ایسی جگہ تلاش کر جو شور و غل سے دور ہو یہ مقام دوسروں کی نظر وں اور پہنچ سے ہٹا ہوا ہو تو یہ سب سے افضل ہے۔

ام حمید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: لیکن یاد رکھ تھا میرے اپنے جمرے میں نماز پڑھنا صحن نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور گھر کے صحن میں نماز پڑھنا محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ چنانچہ ام حمید نے اپنے گھر والوں سے کہا تو ان کے لیے گھر کے ایک دور اور تاریک کونے میں نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی اور وہ مرتبے دم تک اسی جگہ نماز پڑھتی رہی۔ ۲

۱ موطا امام مالک ص ۵۷) کتاب الصلاة۔ باب العجل فی القراءة۔ سنن ابی داود۔ کتاب

التطوع بباب رفع الصوت بالقراءة فی صلاة المليل (حدیث: ۱۳۳۲)

۲ مسند احمد (۳۷۱ / ۶) صحیح ابن خزیمة (۱۶۸۹) صحیح ابن حبان (۲۲۱۷)

◆ اپنے دل کو ہر ایک شغل سے فارغ کر کے نماز کی تیاری کرنا:

میری بہن!..... آپ جانتی ہیں کہ دل تو طرح طرح خیالات و افکار کا مرکز اور مصدر ہے۔ لہذا جب تو نماز کی تیاری کر لے اللہ کی شیطان مردود سے پناہ مانگ۔ یہ پناہ دل کے دھیان سے مانگنی ہے نہ کہ زبانی طور پر۔ اور قرآن پاک کی کچھ مناسب آیات پڑھ لے اور یاد بھی کرو اور التزام کے ساتھ نماز میں ان کی تلاوت کرو۔ خواہ وہ چھوٹی چھوٹی آیات ہی کیوں نہ ہوں اور ہوں بھی صرف دو یا تین۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ تیرا دل جو غم و فکر میں ڈوبتا ہے، نماز سے پہلے ہی محفوظ ہو جائے گا اور آیات کریمہ کو یاد کرنے سے تیرا دل غم سے بے نیاز ہو جائیگا۔ اس تدبیر سے تو اپنے نفس کو نماز کے لیے آمادہ پائے گی اور تو نماز میں پوری طرح مشغول ہو جائے گی۔

اگر شدت غفلت، حافظہ کی کمزوری یا غم کے بوجھ سے تو ایسا نہ کر سکے تو ترغیب و ترہیب کی ایک دو حدیثیں پڑھ لیا کرو جیسا کہ موت کے بعد دوبارہ اٹھنے، حساب و کتاب، فتح صور وغیرہ کی احادیث۔ اس سے تو اللہ سے ڈرنے لگے گی اور ایک پر عظمت ہستی کے سامنے کھڑے ہونے کے خیال مجھ کو حاوی ہو جائے گا اور پھر تو خشوع بھرے دل سے نماز میں منہمک ہو جائے گی۔ اگر تو اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے تو صالحین کی سیرت کے واقعات کا مطالعہ جو اپنی نمازوں میں زیادہ سے زیادہ خشوع کیا کرتے تھے اس سے تیری ہمت بڑھ جائے گی اور ان کی اقتداء کی وجہ سے تو اپنا دفاع اور تحفظ کر سکے گی۔

تمہیں خوشی ہونی چاہیے کہ جب اللہ کے لیے خشوع اختیار کرے گی اور اس کے آگے جھک جائے گی اور شیطان مردود سے اپنے دفاع اور بچاؤ کی کوشش کرے گی تو اللہ تعالیٰ تجھے تیری دلی مراد عنایت فرمائے گا اور جس قدر تو اس سے قریب ہونا چاہتی ہے وہ اس سے زیادہ تیرے قریب ہو جائے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک حدیث قدسی میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((أَنَا عِنْدَ ظُنْنِ عَبْدٍ بِّيْنَ وَآنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيٌ فَإِنْ ذَكَرَنِيٌ فِي

نَفْسِهِ ذَكَرُتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأً ذَكَرُتُهُ فِي مَلَأً حَسِيرٍ
مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَبِرًا تَقْرَبَتُ إِلَيْهِ ذَرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ
ذَرَاعًا تَقْرَبَتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرَوْلَةً .) ①)

”میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے
اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے
دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی
محفل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس کی محفل سے بہتر لوگوں میں یاد کرتا ہوں۔
اگر وہ میری طرف ایک باش قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ
قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس
کی طرف ایک باع ② قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا
ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔“

سبحان اللہ! کیا قدر روانی ہے مالک کائنات کی طرف سے خشوع و خضوع کے ساتھ اس
کی طرف بڑھنے کی۔

♦ نماز کے انتظار میں تیار و بے قرار رہنا

اے میری بہن!..... مساجد میں جس طرح نماز کا انتظار کیا جاتا ہے تیرے لیے سہولت
ہے کہ تو اسی طرح اپنے گھر میں نماز کا انتظار کرے۔ جب تو اپنے کام سے فارغ ہو جائے
اور تیرے ذمے تیرے خاوند کی طرف سے کوئی ضروری کام نہ ہو تو اس وقت ضروری ہے کہ
نماز کا وقت قریب ہونے کی صورت میں تو وضو کر کے اپنی جائے نماز میں بیٹھ جائے، سبحان

❶ صحیح بخاری۔ کتاب التوحید۔ باب قوله تعالى (ويحذركم الله نفسه.....) (حدیث: ۰۰۵۱)۔ صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب سُجُّث عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى (حدیث: ۲۶۷۵)

❷ دونوں بازوؤں کے لمبے پھیلاؤ کو ”باع“ کہتے ہیں۔

اللہ پڑھ۔ استغفار کر۔ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَوْنَادُورُ اللَّهِ كَذَكْرُ كَرْ كَرْ کے دلی تسلیم حاصل کرتی رہے، یہاں تک کہ موزان اذان کہہ دے۔ جب وہ اذان کہے تو تو اذان کے کلمات کا جواب دیتی رہے۔ پھر اللہ کے نبی کے لیے ”وسیلہ“ کی دعاء پڑھ اور پھر اپنے لیے جو چاہیے اپنے رب سے مانگ۔ اس عمل سے تو بہت زیادہ بھائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی اور فرشتے تیرے لیے بخشش اور رحمت کی دعا کریں گے اور جب تک تو اس حالت پر رہے گی تیرے لیے نماز کا اجر لکھا جاتا رہے گا، یہاں تک کہ تو اس عمل کو مکمل کر لے یا بے وضو ہو جائے۔ اور عمل خشوع پیدا کرنے کا ذریعہ ہے کیونکہ دل اللہ کے ذکر سے منوس ہوتا ہے اور اس کے نور سے روشن ہو جاتا ہے اور تیرے اس کام کا بہت بڑا اجر ہے بلکہ یہ اللہ کے راستے میں جہاد کی تیاری کے برابر ہے۔

جب تو یہ کام کرنے لگ جائے تو انتظار نماز کے اوقات میں قرآن کریم کی آیات حفظ کرنے کی کوشش کرو تاکہ تیرے لیے نماز میں خشوع پیدا کرنے کا وسیلہ بن سکے کہ جس کو تو ادا کرنے ہی والی ہے۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جس کام کو چھوڑ کر تو نماز پڑھنے لگے گی تیرا دل اس سے ضرور متعلق رہے گا۔ اور جب تیرا آخری کام اللہ کا ذکر اور اس کے ساتھ تعلق ہوگا تو تیرا دل نماز میں بھی اللہ کے ساتھ جڑا رہے گا اور اللہ کے ساتھ متعلق دل میں خشوع کیسے پیدا نہیں ہوگا؟ جبکہ نمازی اللہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔

جب تیرا نفس تجھے روکے اور نماز کے لیے بیٹھنے سے انکار کرے اور تیرے ہاں کوئی اور مشغولیت بھی نہ ہو تو انتظار نماز کا عمل کر کے نفس کو خاک آلو دکر اور اس کی سرتوڑ کوشش کرو تاکہ نفس کا تکبر ٹوٹے اور اس خیر کے لیے آمادہ ہو جائے۔ پس جب یہ آج مجبوراً آمادہ ہوگا تو کل بخوبی آمادہ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهِيَنَّهُمْ سُبْلَنَا طَوَّرَنَا لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴾

(العنکبوت: ۶۹/۲۹)

”جو لوگ ہماری خاطر مجاہدہ کریں گے انہیں ہم اپنے رستے دکھائیں گے اور یقیناً اللہ نیکو کاروں ہی کے ساتھ ہے۔“

نماز کے لیے انتظار کے اوقات میں قرآن کریم کی آیات یاد کر کے اپنے نفس کو کچلنے سے مدد مانگ۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے:

((لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهٍ يَتَنَظَّرُ الصَّلَاةَ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ قِيلَ وَمَا يُحْدِثُ؟ قَالَ يَقُسُّوا أَوْ يَضْرِطُ)) ①

”بندہ اس وقت تک نماز میں ہی ہوتا ہے جب تک وہ اپنے مصلی پر بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو۔ اور فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں، اے اللہ! اس کو بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرم۔ یہاں تک کہ وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہو یا بے وضو ہو جائے۔ حدث سے مراد ہوا خارج ہونا ہے، بے آواز (پھر کی) ہو یا آواز سے)۔“

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((أَلَا أَدْلُكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيُكَفِّرُ بِهِ الذُّنُوبَ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكْرُوهَاتِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَإِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ)) ②

”میں تمہیں ایسے اعمال نہ بتاؤں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطائیں منادیتا ہے

① صحيح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب فضل الصلاة المكتوبة في جماعة (حدیث:

۶۴۹ / ۲۷۴ سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ۔ باب فضل القعود فی المسجد (حدیث: ۴۷۱)

② صحيح ابن حبان (۱۰۳۹) مسنـد البزار (۴۴۹) عن جابر بن عبد الله له۔ صحيح مسلم۔

کتاب الطهارة۔ باب فضل اسباغ الوضوء على المكاره (حدیث: ۳۵۱)

اور گناہ دور کر دیتا ہے۔ صحابہ نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: خوب اچھی طرح وضو کرنا، جب دل نہ چاہتا ہو اور مساجد کی طرف بار بار چل کر جانا اور ایک نماز کی ادائیگی کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ پھر فرمایا: یہی اعمال رباط اور جہاد کی تیاری ہیں۔“

❖ جسمانی ضرورت کا خیال رکھنا اور اس کو نماز سے پہلے پورا کرنا

جسم انسانی کے کچھ مطالبات ہیں جیسا کہ بھوک کھانا طلب کرتی ہے، پیاس پینے کی کوئی چیز طلب کرتی ہے، بول و براز (قضائے حاجت) کی ضرورت علیحدگی کا مطالبہ کرتی ہے اور تکلیف کو دور کرنا چاہتی ہے۔ نمازی کے لیے ان تمام باتوں کی انجام دہی سب سے زیادہ بے قرار کرنے والی چیز ہے۔ پس جب کوئی ایسی صورت ہو تو اس سے نمازی کا ذہن مشغول ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں بندہ یا تو اپنی نماز توڑ دیتا ہے یا جلدی جلدی بے قراری کی حالت میں پوری کرتا ہے۔ کیونکہ یہ بات اس کے لیے تکلیف دہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ نماز عمدگی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا۔ لہذا رسول اللہ ﷺ نے اس حال میں نماز پڑھنے کو نہ پڑھنے کے برابر قرار دیا ہے، جیسا کہ فرمایا:

((لَا صَلْوَةٌ بِحَضْرَةٍ طَعَامٍ وَلَا وَهْوَ يُدَافِعُ الْأَخْبَيْنِ)) ①

”کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی اور نہ ہی اس حال میں کہ بندہ دو پلید

چیزوں (بول و براز) کا مقابلہ کر رہا ہو۔“

یعنی سخت بھوک لگی ہو، کھانا تیار ہو یا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور آدمی نماز پڑھنی شروع کر دے۔ بالکل ایسے ہی پیشاب یا قضائے حاجت کی ضرورت نے آدمی کو پریشان کر کھا ہو اور آدمی یہ سمجھے کہ پہلے نماز پڑھلوں بعد میں اس کا ازالہ کروں گا تو یہ درست نہیں بلکہ اسی صورت میں نماز بعد میں ادا کی جائے اور پریشانی کو پہلے رفع کیا جائے۔

اے میری بہن!..... اس حال میں شیطان کے وار سے ہوشیار رہنا، وہ تیرے اس

① صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب کراهة الصلاة۔ بحضور الطعام (حدیث: ۵۶۰)

مدونات کی فہمت بھری نماز

74

وقت میں نماز پڑھنے کو کسی نہ کسی بہانے سے تیرے لیے مزین کر دے گا، تاکہ تیرا خشوع جاتا رہے اور کبھی تجھے وقت کے فوت ہونے کا خوف دلائے گا اور کبھی وضو دوبارہ کرنے کا اشکال پیش کرے گا اور تو یہ باتیں سوچ کر شیطان کی بات مان لے گی۔ اور ”اللہ اکبر“ کہنے سے پہلے تو خیال کرے گی کہ مجھے کوئی مجبوری تنگ نہیں کر رہی لیکن جب تو ”اللہ اکبر“ کہہ کر نماز شروع کر لے گی تو تیری ضرورت میں شدت پیدا ہو جائے گی، تو اس صورت میں تو اسے دفع کر سکے گی اور نہ ہی صبر کر سکے گی بلکہ نماز جلدی ادا کرے گی اور نماز میں اطمینان و سکون کو ضائع کر بیٹھے گی، جوار کان صلوٰۃ میں شامل ہے اور خشوع بھی ضائع ہو جائے گا جو نماز کا جوہر ہے اور اصل مقصد بھی۔

اگر کہیں تو واقعی نماز میں جلد بازی سے کام لے رہی تھی اور اطمینان غائب تھا تو اس کے ازالے کی ایک صورت یہ ہے کہ تو اپنی اس نماز کو دہرانے کی فکر کر تاکہ تو جان لے کے ایسی نماز درست نہیں اور پھر آئندہ تو اس طرح مجبوری کی حالت میں نماز پڑھنا ترک کر دے گی اور اپنی حاجت پوری کرنے کے بعد ہی نہایت خشوع و اطمینان سے نماز پڑھا کرے گی۔

۱) یاد رکھ جب تو ناساز گار حالت میں نماز پڑھے گی تو یہ ایسے ہو گی جیسے کہ تو نے نماز پڑھی ہی نہیں اور تجھ پر اس کا لوثانا ضروری ہے اور مذکورہ بالا حدیث میں بیان ہو چکا ہے:

((لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُ الْأَخْبَثَيْنَ))

”کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی اور نہ ہی جب اس وقت جبکہ انسان بول و برآز کو دبائے ہوئے ہو۔“

۲) ہر وضوئی پر اپنے نفس کو دوبارہ وضو کرنے کا عادی بنا۔ اس طرح ایک تو یہ عمل سنت کے مطابق ہو جائے گا اور دوسرا یہ کہ وضوئی پر حسرت اور افسوس نہ ہوا کرے گا۔ تجھے جب یہ علم ہو گا کہ میں نے وضوئی پر وضو کر ہی لینا ہے۔ چاہے تو نماز کا ارادہ رکھتی ہو یا نہ تو تجھے وضوئی کا غم ہو گا اور نہ افسوس بلکہ باوضو ہونے کی وجہ سے تیرا دل فرحت و سرت سے مالا مال رہے گا۔

باؤ صور ہنے کے بارے میں بہت زیادہ احادیث وارد ہیں اور وضو کو مکمل طور پر پورا کرنے کی احادیث بھی بہت ہیں۔

میں امید کرتی ہوں کہ تو اللہ سے یہ دعائیں نگے گی کہ وہ تجھے اپنے سامنے کھڑے ہو کر خشوع و خضوع کی دولت سے مالا مال کر دئے، کیونکہ یہ بہت بڑا انعام اور احسان ہے، جس نے اس کو پالیا اس نے سعادت، راحت اور سکون کو پالیا۔

پس جب بندہ ایسی نماز سے فارغ ہوتا ہے جس میں اس نے کامل خشوع کیا ہو تو گویا وہ ایسی نہر سے (نہادھوکر) باہر نکلتا ہے جس میں اس نے اپنے جسم اور روح کے تمام میل پکیل دھولیے ہوں۔ وَاللَّهُ الْمُسْتَعْنَ



نماز کے دوران

وضو مکمل کر لینے کے بعد جب نمازی قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے اور ”سُترة“ کے اس قدر قریب ہوتا ہے کہ قیام کی حالت میں اس کے اور سُترة کے درمیان تین ہاتھ سے زیادہ فاصلہ نہیں ہوتا اور سجدہ کی حالت میں صرف بکری کے گزرنے کی گنجائش ہوتی ہے (جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ثابت ہے) تو جس سے وہ اپنی نماز شروع کرتا ہے وہ تکبیر تحریمہ ہے۔

اے نماز پڑھنے والی بہن.....! تکبیر تحریمہ ① کے وقت خشوع کی کیفیت یہ ہونی چاہیے کہ تو اپنے ہاتھ اپنے کندھوں تک یا اپنے کانوں کے برابر تک اٹھائے اس طرح کہ ہتھیاریوں کی اندر ورنی جانب قبلہ کی طرف ہو انگلیاں قدرے ملی ہوئی اور سیدھی ہوں اور دل میں یہ شعور ہو کہ تو اپنے رب کے سامنے پوری طرح سرتسلیم خم کیے ہوئے ہے۔ اور یہاں ذرا یہ خیال بھی کرو کہ اگر یہاں کوئی ڈاکو ہوتا اور تمہیں کہتا کہ سیدھی کھڑی ہو جاؤ، ہاتھ اوپر کرلو۔ پھیلا لو، وغیرہ، تو یقیناً تمہیں اس کی بات مانے بغیر چارہ نہ ہوتا اور تمہارا انگ انگ کا نپ رہا ہوتا۔ یہ تو ایک انسان ہے مگر سوچو کہ تمہاری اس عالی ذات کے رو برو کیسی کیفیت ہونی چاہیے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور وہ پناہ دے سکتا ہے جبکہ اور کوئی پناہ دے سکتا، اور وہ ہر عیب سے پاک و منزہ ہے ساری کائنات جس کے قبضہ قدرت ہے اور قیامت کے دن یہ زمین اور سب آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے وہ ذات تجھے حکم دے رہی ہے کہ تو مطیع و فرمانبردار ہو جا اور اس کے حضور نہایت

① اس تکبیر کو ”تحریمہ“، اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کے بعد ادھر ادھر دیکھنے، بات چیت، کھانے پینے، چلنے پھرنے وغیرہ جیسی حرکات حرام ہو جاتی ہیں۔

عاجز، حقیر اور خضوع سے کھڑی ہو جا اور ہاتھ اٹھاتے ہوئے پوری فرمانبرداری کا اعلان اور خیال کر کہ جو چیز بھی تیرے ہاتھ میں ہے اور تیری ملکیت میں ہے تو اس سے بالکل خالی ہے۔ اور جب دنیاوی امور کا معاملہ بڑا کھٹھن ہے تو اللہ اور آخرت کا معاملہ تو اور بھی کڑا اور سخت ہے۔ بہر حال خوف و خشیت کے جذبات سے بھر پور انداز میں قیام ہونا چاہیے۔

خالق کائنات کی کبریائی کا اعلان:

جب ان معانی اور تصورات سے خیال روشن ہوگا اور تو تکبیر تحریم کے لیے ہاتھ اٹھا رہی ہوگی تو خشوع سے تیر ادل لبریز ہو جائے گا اور خضوع تیرے اعضاء پر حاوی و طاری ہو جائے گا۔ پھر لازماً تو تکبیر کو دل سے اس انداز سے ادا کرے گی کہ دنیا کی ہر چیز سے بیزاری کا اعلان کر رہی ہوگی اور اللہ کریم کی ذات تیرے ہاں ہر چیز سے بڑی ہوگی۔

تمہارا اللہ اکبر پکارنا اس بات کا اظہار اور اعلان ہوگا کہ تو ختم ہونے والی دنیا کا باقی رہنے والی آخرت کے بد لے خوشی سے سودا کر رہی ہے۔ پس اسی کے لیے تعریف ہے جو بڑی عظمت والا ہے اور اس کے لیے ہی حمد و شاہ ہے جو بڑی عزت والا ہے اور ہمیں چاہیے کہ ہم ہر حالت میں اطاعت گزار اور اس کی طرف رغبت کرنے والے ہوں۔

قیام میں محبت الہی کے ضابطے:

ان کیفیات میں عقل اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں گم ہو جائے گی تو اسی تصور میں بے ساختہ تمہاری زبان سے کلمہ تسبیح و تحمید نکلے گا، جس کا وہ سزاوار ہے اور تو کہے گی:

((سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا

إِلَهَ غَيْرُكَ)) ①

- ❶ سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب فی من رأی الاستفتاح بسبحانک اللهم (حدیث: ۷۷۵)۔ سنن ترمذی۔ کتاب الصلاۃ۔ باب ما يقول عند افتتاح الصلاۃ (حدیث: ۲۴۲)۔ سنن نسائی۔ کتاب الافتتاح باب نوع آخر من الذکر بین افتتاح الصلاۃ و بین القراءۃ (حدیث: ۹۰۰) سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٽ باب افتتاح الصلاۃ (حدیث: ۸۰۴)

”پاک ہے تو اے اللہ! ساتھ اپنی تعریف کے اور با برکت ہے نام تیرا، اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبد و سوائے تیرے۔“

اور تو اپنے اس قیام میں ایک کمزور اور نہایت عاجز کی طرح کھڑی ہو گی، اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھے گی، اس ذات سے ڈرتے ہوئے پوری ہمت کے ساتھ سینے پر ہاتھ رکھے گی جس نے تجھے اس جگہ کھڑا ہونے کی توفیق بخشی۔ اور قیامت کے دن وہ تجھے نہایت ڈراؤنے مقام پر کھڑا کرے گا..... لہذا تو اپنے سجدہ کی جگہ پر پوری طرح سرجھکائے نظر جمائے رکھ اور جو الفاظ تو بار بار دھرا رہی ہے ان میں غور و فکر کر۔ اور اپنے نبی کی اقتدا کرتے ہوئے ایسی حالت اختیار کر کیونکہ آپ ﷺ:

((إِذَا صَلَّى طَاطِرَأْسَةً وَرَمَى بَصَرَةً نَحْوَ الْأَرْضِ))^①

”جب آپ نماز پڑھتے تو اپنے سر کو جھکا لیتے اور زمین پر نظر گاڑ لیتے۔“

اس بات سے ڈر کہ کہیں اللہ تعالیٰ تجھ سے توجہ نہ ہٹائے اور آپ ﷺ کا یہ فرمان ملحوظ

خاطر رہے:

((فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ))^②

”جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر مت جھائکو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ اپنے بندے کے چہرے کی طرف اس وقت تک جمائے رکھتا ہے جب تک کہ وہ اپنی نماز میں ادھر ادھر نہ جھائکے۔“

اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

((لَا يَزَالُ اللَّهُ مُقْبِلاً عَلَى الْعَبْدِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا

^① مستدرک الحاکم (۱/۴۷۹) سنن کبریٰ بیہقی (۵/۱۵۸) صحیح ابن خزیمة (۳۰۱۲)

^② سنن ترمذی۔ کتاب الامثال۔ باب ما جاء فی مثل الصلاة والصيام والصدقة (۲۸۶۳)۔

مسند احمد (۴/۱۳۰) صحیح ابن خزیمة (۱۸۵۹)

صَرَفَ وَجْهَهُ أَنْصَرَفَ عَنْهُ ۝

”اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے بندے پر متوجہ رہتا ہے جب تک وہ اپنی نماز میں ادھر ادھر نہ جھائکے۔ پس جب وہ ادھر ادھر جھائکے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔“

خیال کر کر یہ کلمات تو اللہ کے سامنے دھرا رہی ہے، قیامت کے دن تو اس کے سامنے کھڑی ہوگی، اور سب لوگ تیری طرف دیکھ رہے ہوں گے کہ کس طرف تو پھرتی ہے اور کس گھر کی طرف تیراٹھ کانا ہوتا ہے۔.....

جب تو اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک سمجھتے ہوئے اس کی تسبیح بیان کرتی ہے اور ہرنعت پر اس کی تعریف کرتی ہے اور سب سے بڑی نعمت دولت ایمان ہے، جس نے تجھے اس اللہ کے سامنے کھڑا ہونے کی توفیق دی، تاکہ تو اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کر سکے اور اس کی جناب میں کامیاب ہو جائے اور تو یقین کر کہ جس قدر اللہ کا نام لیا گیا میں نے اس کا پورا اجر پالیا۔ واقعی بارکت ہے نام اس کا اور یہ اجر و ثواب اس کے نام کی برکت سے ہی ملا ہے۔
یہ تیری نماز ہے، جو اللہ کے ذکر سے شروع ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے ہی اس کا ثواب بارکت ہو جاتا ہے۔ لہذا نیکی دس گناہ بڑھ جاتی ہے اور ایک نماز دس نمازوں کے برابر ہو جاتی ہے۔ پس اس برکت کے بعد اور کون سی برکت ہو سکتی ہے۔

محبت و وحدت کے دلنواز ترانے:

جب تو کہتی ہے وَتَعَالَى جَدَّكُ تو یقین کر لے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے عالی مقام کا مالک ہے اور اپنی ذات میں اپنے بندوں اور مخلوق کی کسی بھی طرح شرکت سے بے نیاز ہے۔
پس اے بہن!..... جب تو یہ یاد کرے گی کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شرک کا انکار کرتا ہے اور شرکیوں سے بے نیاز ہے تو بے ساختہ تیری زبان سے نکلے گا:

❶ سنابی داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب الالتفات فی الصلاة (حدیث: ۹۰۹) سنن نسائی۔

كتاب السهو بباب التشديد في الالتفات في الصلاة (حدیث: ۱۱۹۶)

((وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ)) بھلا اور کون سے کلمات اس مقام پر ان کلمات سے زیادہ بلغہ ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحمت بھیجے اور سلامتی دے اس شخص کو جس نے یہ کلمات کہے:

((إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامَ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ)) ①

”اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب کلام یہ ہے کہ بندہ یوں کہے: اے اللہ! تو پاک ہے اور تیرانام با برکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبد (عبادت کے لائق) نہیں ہے۔“

اگر کہیں ایسا ہو کہ دل اس دعا پڑھنے کے سنبھالے کا عادی ہونے کی وجہ سے بھرجائے تو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت صرف یہی دعائیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اور بھی مختلف دعائیں پڑھا کرتے تھے جس سے طبیعت میں نشاط آ جاتی ہے۔ رحمتوں اور مغفرتوں کی التجا:

پس جب بھی تو اپنے آپ میں اس دعا کا عادی ہو جانے کی وجہ سے بے توجہی پائے اور اس کے معانی سوچے بغیر (اپنی قوت حافظہ کی بنا پر) سے جھٹ سے ختم کر دے اور نماز کا کچھ حصہ بلا خشوع ضائع ہونے لگے تو تجوہ پر لازم کہ اس کے علاوہ بدل کر اور کوئی دعا پڑھے، جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((اللَّهُمَّ يَا عَذْلَ بَيْنَيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا يَأْعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقْنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقِّي التَّوْبُ الْأَبِيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)) ②

① التوحيد لابن مندة (٢/١٢٣) بسنید صحيح) عمل اليوم والليلة نسائي (٥٨٠ - ٨٤٩)

② صحيح بخاری۔ کتاب الاذان باب ما يقول بعد التكبير۔ حدیث: ٧٤٤۔ صحیح مسلم۔

كتاب المساجد۔ باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والقراءة (حدیث: ۵۹۸)

”اے اللہ!..... تو میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس قدر دوری ڈال دے جیسی تو نے مشرق اور مغرب میں دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ..... مجھے میرے گناہوں سے ایسے صاف فرمادے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچلی سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ!..... میرے گناہ پانی برف اور الوں سے دھو ڈال۔“ ①

نوث: یہ دعا آپ ﷺ فرض نماز میں پڑھا کرتے تھے۔

ذر اخیال کر کہ یہ دعا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سامنے کھڑی ہو کر بار بار دہرا رہی ہے اور تو نے ہوش سننچانے سے لے کر مر نے تک خطائیں ہی جمع کی ہیں اور وہ سمندر کی جھاگ جتنی ہو چکی ہیں۔ اس وقت ہاتھ پاؤں، زبان، سبھی مل کر گواہی دے رہے ہوں گے تو ان اعضاء کے ساتھ دنیا میں کیا کرتی اور کماتی رہی۔ اور تو آگ کو دیکھ رہی ہوگی اور اپنی خطاؤں کو بھی دیکھ رہی ہوگی اور ڈر رہی ہوگی کہ وہ تجھے آگ میں دھکیل ہی دینے والی ہیں تو لازماً تو اللہ کے آگے فریاد کرے گی اور اس کی پناہ چاہے گی تو نی الواقع ڈر، خوف اور افسوس کے ملنے جلے جذبات کے تحت تمہاری زبان سے یہی نکلنا چاہیے:

((اللَّهُمَّ بَايِعْدْ بَيْنِ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَايَعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ))

”اے اللہ!..... میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے اس قدر جتنی کہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔“

اور تو جانتی ہے کہ یہ دوری کی انتہائی حد ہے۔ تو اسی پر کفایت و قناعت نہیں کرے گی بلکہ دعا میں الحاج و آہ و زاری کرتے ہوئے یوں کہے گی:

❶ دنیا کی میل کچلی اپنی طبیعت اور مزاج کے اعتبار سے مٹھنڈی ہوتی ہے اس لیے اسے گرم پانی سے دھوایا جاتا ہے جبکہ گناہوں کی میل اپنی طبیعت اور مزاج کے اعتبار سے گرم اور جہنم میں لے جانے والی ہوتی ہے اس لیے اسے ”برف اور الوں کے صاف اور مٹھنڈے پانی“ سے صاف کرنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ وَاللَّهُ أَعْلَم

((اللَّهُمَّ نَقِنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنقِي الشَّوْبُ إِلَّا بِيَضُّ مِنَ الدَّنَسِ))

”اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک صاف کر دے اس طرح جس طرح کہ سفید کپڑا میل کچیل سے پاک صاف کیا جاتا ہے۔“

یہ دعا اس لیے کر رہی ہے کہ تجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تجھے گناہوں کی دوری کفایت نہیں کرے گی بلکہ ڈر رہی ہو گی کہ کہیں کوئی گناہ باقی نہ رہ گئے ہوں کیونکہ تجھے علم ہے کہ وہ بہت زیادہ تھے۔

دعا میں سفید کپڑے کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ سفید کپڑے کی ظاہری صفائی اس وقت تک ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ اس کی باطنی حقیقی صفائی نہ ہو جائے۔ اس کے برعکس دوسرے رنگوں کی صفائی ویسے ہی محسوس ہونے لگتی ہے اگرچہ اس کے باطن میں میل کچیل باقی بھی رہ جائے۔

پھر تو اس پر بھی کفایت نہیں کرے گی بلکہ پوری صفائی کا مطالبہ کرے گی۔ اور اللہ سے یہ دعا مانگے گی کہ وہ تیرے گناہ پانی، برف اور اولوں سے دھو کر تجھے پاک و صاف کر دے۔ یہ دعا تو اس تصور سے بار بار دھرا کہ گویا تو اپنے رب کے روبرو کھڑی ہے تو جب تیری یہ کیفیت ہو گی اور تو نماز میں اس دعا کو پڑھ رہی ہو گی تو بلاشبہ خشوع پیدا ہو گا اور جب تو اپنے نفس کو اس دعا کا عادی بنالے گی تب اس دعائے استفتاح کے علاوہ کوئی اور دعا بھی پڑھنے کی کوشش کرے گی۔ جیسا کہ آپ ﷺ کہا کرتے تھے:

((اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بَعْدَهُ وَأَصْلِيلًا)) ①

”اللہ بہت ہی بڑا ہے اور اللہ بہت زیادہ تعریفوں کے لائق ہے اور میں صحیح و شام اللہ ہی کی تسبیح پیان کرتی ہوں۔“

① صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب ما یقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراءۃ (حدیث: ۶۰۱)۔

جب تو یہ دعا پڑھے گی تو یقین رکھنا چاہیے کہ اس کے پڑھنے والے کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جیسا حدیث میں وارد ہے کہ صحابہ کرام میں سے ایک آدمی نے ان الفاظ سے نماز شروع کی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((عَجِبَتْ لَهَا فُتْحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ)) (حوالہ مذکور)

”مجھے ان پر تعجب ہوا ہے کہ ان کے لیے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔“

آسمان کے جو دروازے صرف نیک فرشتوں کے لیے اور بہترین مومنوں کے لیے کھولے جاتے ہیں، وہ تیرے ان کلمات کو نماز میں کہنے کی وجہ سے کھولے جارہے ہیں۔ سبحان اللہ!..... آسمان کے دروازے اپنی عظمت کے باوجود ان کلمات کی وجہ سے کھول دیئے جاتے ہیں جنہیں بندہ اپنی نماز میں کہتا ہے۔

اور یوں تیرے لیے کامیابیوں و کامرانیوں کا بہت براخزانہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ شاید ہر کلمہ کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے اور نہ ہی ہر کسی کے لیے کھلتے ہیں۔

اللہ کے نادر شناس لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِأَيْتِنَا وَأَسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَنْدُخُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلْجَأُ الْجَمَلُ فِي سَوֹءِ الْخِيَاطِ﴾

(الاعراف: ۴۰/۷)

”یقین جانو! جن لوگوں نے ہماری آیات (نشانیوں) کو جھٹالا یا اور ان کے مقابلہ میں سرکشی کی۔ ان کے لیے آسمان کے دروازے ہرگز نہ کھولے جائیں گے، ان کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنा۔“

معاملہ آسمان نہیں ہے!!..... کتنے ہی بادشاہ ہیں جن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے، اور کتنے مالدار لوگ ہیں جن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور تیرے لیے ان کلمات کی بدولت کھول دیے جاتے ہیں۔ مگر ان کلمات کی تہہ میں

میں اخلاص کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اور ایک مومن کے سچ اور پاکیزہ دل سے ان کا صادر ہونا لازمی ہے۔

جب یہ کلمات تیری زبان پر بخوبی روایت ہو جائیں اور تیراول و دماغ انھیں اچھی طرح سمجھنے لگے تو اس کے علاوہ بھی دوسرے کلمات بدل لینے چاہئیں جو سنت صحیحہ میں وارد ہیں۔ میں تجھے ان کی طرف لے کر چلتی ہوں تاکہ تجھ پر نماز کے وقت ان کو ملحوظ خاطر رکھنا آسان ہو جائے۔

((إِنِّي وَجَهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيقًا (مُسْلِمًا) وَمَا آتَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحِيَّا وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذِلِّكَ أُمِرْتُ وَآتَانِي أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ (سُبْحَنَكَ وَبِحَمْدِكَ) أَنْتَ رَبِّي وَآتَانِي عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفتُ بِذَنِبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَعْفُرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنَّتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَخْسِنَهَا إِلَّا أَنَّتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنَّتَ لَيْكَ وَسَعْدِيَكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدِيَكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ (وَالْمَهْدُى مَنْ هَدَيْتَ) آتَانِيَكَ وَإِلَيْكَ (لَا مَنْجَأَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ) تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ)) ①

”میں نے یکسو ہو کر اپنارخ اس ہستی کی طرف کر لیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے اور میں ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میراجینا اور میرامرنا، سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

① صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين باب صلاة النبي ﷺ ودعاته بالليل (حدیث ۷۶۰) سنن ابن داؤد۔ (۳۴۲۱) صفة صلاة النبي ﷺ ص ۷۳

جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے (اس کے سامنے) سراط اعتماد جھکانے والی بندی ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔ (تو پاک ہے ساتھ اپنی حمد کے) تو میرا پروردگار ہے اور میں تیری عاجز بندی ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتی ہوں۔ میرے سب گناہ معاف فرمادے کیونکہ تیرے سوا کوئی اور گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا اور مجھے بہترین اخلاق و عادات کی ہدایت فرم۔ بہترین اخلاق و عادات کی توفیق تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا اور برے اخلاق سے مجھے دور رکھنا۔ برے اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچا سکتا۔ میں حاضر ہوں اور سب بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائی تیری طرف سے نہیں (اور ہدایت یافتہ وہ ہے جسے تو ہدایت دے) میں تیری رضا کے لیے نیکی کرتی ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کیے ہوئے ہوں۔ (نہ کوئی نجات کی جگہ ہے اور نہ کوئی پناہ گاہ ہے۔ مساواتیری ذات کے۔ الہی تو با برکت ہے اور بلند ہے۔ میں تمھ سے بخشش طلب کرتی ہوں اور تیری طرف رجوع کرتی ہوں۔)

بھلا غور کیا آپ نے کہ ان کلمات طیبات میں کس قدر بندگی و فروتنی کے ساتھ ساتھ التدریب العالمین کی عظمت و کبریائی کا اظہار و بیان اور اپنی حقیقی حاجات کی طلب ہے!

ایک دوسری دعا بھی ملاحظہ فرمائیں:

((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ
وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيْمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ (ولك
الحمد أنت ملک السماوات والأرض ومن فيهن) وَلَكَ الْحَمْدُ
أَنْتَ حَقٌّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَقُولُكَ حَقٌّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ
وَالنَّارُ حَقٌّ. وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ۔ اللَّهُمَّ

لَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكِّلْتُ وَبِكَ أَمْتُ وَإِلَيْكَ أَنْبَتُ وَبِكَ
خَاصَّمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ (أَنْتَ رَبُّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَاعْفُرْلَى
مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ (وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ
بِهِ مَنِّي) أَنْتَ الْمُقْدِمُ وَأَنْتَ الْمُؤْخِرُ أَنْتَ إِلَهٌ لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ)) ①

”اے اللہ..... سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، تو زمین و آسمان او جو کچھ ان
کے درمیان ہے سب کے لیے نور ہے۔ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے، تو
زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب کو قائم رکھنے والا ہے۔ تیرے لیے
سب تعریف ہے تو زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب کا بادشاہ ہے اور
تیرے ہی لیے سب تعریف ہے، تو بحق اور سچا ہے، اور تیرا وعدہ سچا ہے، اور تیری
بات بھی سچی ہے، اور تیری ملاقات بھی بحق ہے، قیامت بحق ہے، سب انبیاء
سچے ہیں، اور محمد بھی سچے ہیں، جنت اور دوزخ بحق ہیں۔ اے اللہ!..... میں
تیرے لیے فرمانبردار ہو گئی، تجھی پر میں نے بھروسہ کیا اور تجھ پر ایمان لائی ہوں
اور تیری طرف ہی میں نے رجوع کیا ہے اور تیری خاطر ہی میں (کافروں
مشرکوں سے) جھگڑتی ہوں اور تیری طرف میں فیصلہ لاتی ہوں (تو ہمارا
پور دگار ہے اور تیری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ پس مجھے بخش دے جو میں نے
پہلے گناہ کیے اور جو میں بعد میں کیے اور جو میں نے چھپ کر کیے اور جو میں نے
ظاہری طور پر کیے)۔ (اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے)۔ تو ہی
سب سے پہلے (قائم) اور تو ہی آخر (قیامت اور اس کے بعد تک قائم و دائم)
رہے گا (تو میرا معبود ہے) تیرے سوا کوئی عبادت کے لاائق نہیں۔“

❶ صحيح بخاري۔ كتاب التهجد۔ باب التهجد بالليل۔ (الحديث: ٦٣١٧ - ١١٢٠) صحيح

مسلم كتاب الصلاة المسافرين۔ باب صلاة النبي ﷺ ودعاته بالليل (الحديث: ٧٦٩)

چاہیے کہ یہ مبارک دعا خوب یاد ہو اور موقعہ بوقوعہ کثرت سے اسے پڑھا جائے اس کا ایک ایک کلمہ اللہ کی توحید و عظمت لیے ہوئے ہے۔ اپنے ایمان کا اظہار اور اس کی تجدید کا عہد ہے اور اپنی ہر طرح کی تفصیرات کا اقرار و اعتراض اور معانی و طلب ہے۔ یہی عقیدہ و ایمان اور عمل اگر بارگاہ صدائی میں قبول ہو گیا تو پھر وارے نیارے ہیں۔

(إن شاء اللہ)

اسی طرح ایک دعا یہ بھی ہے:

((اللَّهُمَّ رَبَّ جِبَرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَأَسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكِ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ)) ①

”اے اللہ!..... جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کو جانے والے تو اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ حق کے مقابلہ میں جو اختلاف کیا جائے مجھے اپنے حکم سے اس کی صحیح رہنمائی فرماء۔ بے شک تو ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے سید ہے راستے کی طرف۔“

پھر استعاذه کے معانی مدنظر رکھتے ہوئے شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کر اور ”استعاذه“ کے معانی ہیں اللہ کی طرف پناہ ڈھونڈنا اور اللہ کے احکام کو مضبوطی سے پکڑ لینا..... تو اپنی نماز میں خشوع چاہتی ہے اور شیطان اس انتظار میں ہوتا ہے کہ تجھے وہ سے دلاۓ اور جب تو شیطان اور اس کے وہ سوں سے بچنا چاہے تو اللہ کی پناہ طلب کر جو تجھے کفایت کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی کفایت کا یقین کر لے بشرطیکہ تو اس پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کی قدرت، غلبہ اور ملکیت کا یقین رکھتے ہوئے اس سے پناہ طلب کرے۔

① صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب صلاۃ النبی و دعائہ باللیل (حدیث: ۷۷۰)

جس جملہ سے تو مسنون طریقہ سے استعاذه کرے گی وہ ہے:

((أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزَةٍ وَنَفْخَةٍ وَنَفِيَّةٍ)) ①

اور کبھی کبھی آپ نے اس طرح استعاذه فرمایا کہ ہمیں اس کی تعلیم دی ہے:

((أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِعُ الْعَلِيمُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزَةٍ

وَنَفْخَةٍ وَنَفِيَّةٍ)) ②

”میں اس اللہ کی پناہ مانگتی ہوں جو بہت سننے والا ہے، شیطان مردود

سے، اس کے وسوسے سے، اس کے پھونک نارے سے اور اس کے دم سے“

پھر ان الفاظ میں تسمیہ پڑھو:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (اللہ کے نام سے شروع کرتی ہوں جو بڑا مہربان
نہایت رحم کرنے والا ہے)

اس کا مطلب یہ ہو گا کہ تو اپنی نماز کو اللہ کے نام سے شروع کر رہی ہے اور پھر اللہ
تعالیٰ کی ثانی صفات میں کرے گی جن کے لیے وہ اپنی بزرگی کے لحاظ سے لائق ہے۔



① سنن ابی داؤد۔ (۷۶۴) سنن ابن ماجہ (۸۰۷) مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۹۲) واللفظ له۔

② سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب من رای الاستفتاح بسبحانک اللهم (حدیث ۷۷۵)

سنن ترمذی۔ کتاب الصلاۃ۔ باب ما یقول عند افتتاح الصلاۃ (حدیث ۲۴۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سورۃ الفاتحہ میں رب کریم سے سرگوشیاں

یہ سب عمل (استفتاح، استعاذه اور تسبیہ) تو آہستہ آواز میں کہے گی۔ پھر تو بڑے اچھے انداز میں سورۃ الفاتحہ کی قراءت شروع کرے گی، اس میں آواز بھی اچھی ہو اور خشوع بھی پورا ہو۔

سورۃ الفاتحہ کی قراءت میں خشوع پیدا کرنے کے کچھ آداب ہیں جو یقیناً مسنون بھی ہیں!

ملاحظہ فرمائیے:

⊗ ہر ایک آیت کو جدا جدا کر کے پڑھ۔ یعنی ایک آیت پڑھ کر ختم ہر جا اور پھر اس کے بعد والی آیت کو پڑھتا کہ ہمارے رسول سیدنا محمد ﷺ کی اتباع و فرمانبرداری ہو جائے۔

⊗ ہر ایک آیت پڑھتے ہوئے تجھے یہ شعور ہونا چاہیے کہ تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے مخاطب ہے اور وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور تیری زبان پر جاری ہونے والی ہر آیت کا جواب دے رہا ہے۔

اللہذا جب تو کہے گی:

﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

”سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔“
تو اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتا ہے: ((حَمَدَنِي عَبْدِي)). (میرے بندے نے میری تعریف کی ہے)

جب تو کہے گی: ﴿الرَّحْمٰن الرَّحِيمٌ﴾ (اللہ کریم بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے)

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آئُنِی عَلَى عَبْدِی (میرے بندے نے مجھ پر شناکی)

جب تو کہے گی: ﴿مِلِكٌ يَوْمُ الدِّينِ ط﴾ (مالک ہے روز جزا کا)۔
 تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَجَدٌ نِيْعَبْدِيْ (میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی)۔
 جب کہتی ہے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ط﴾ (ہم خاص تیری ہی عبادت
 کرتے ہیں (اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے) اور خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں (اور
 ہمیشہ تجھ ہی سے چاہیں گے)

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور میرے
 بندے کو وہ ملے گا جو اس نے طلب کیا۔

جب تو کہتی ہے ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ط﴾ (اے اللہ! ہمیں سیدھا رستہ
 دکھا) ﴿صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ (راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا)
 ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (ذان کا جن پر تیرا غصب ہوا اور نہ گراہوں کا)
 تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو
 اس نے ماٹا۔ ①

جب تو سورہ فاتحہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے گی اور ہر آیت کا جواب مدنظر رکھے گی تو اس میں تیرا
 ذہن مشغول رہے گا اور تیرے خشوع اور اطمینان میں خوب اضافہ ہو جائے گا۔

سورہ فاتحہ پڑھ لینے کے بعد "آمین" کہنے کا شوق کے ساتھ التزام کر کیونکہ اس کا معنی
 ہے (اے اللہ بقول فرما) اور جب تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہی ہو تو امام کے "آمین"
 کہنے کے ساتھ مل کر آمین کہہ۔ پس اگر تیری آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی تو
 پیارے پیغمبر ﷺ کے فرمان کے مطابق: تیرے سابقہ سب گناہ معاف کر دیئے جائیں
 گے۔ کیونکہ یہ متفق علیہ صحیح حدیث میں وارد ہے ملاحظہ فرمائیں:

((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ أَمِينٌ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ أَمِينٌ

① صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ۔ میں کل رکعہ (حدیث: ۳۹۵)

فَوَافَقَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ غُفرَانَهُ مَا تَقدَّمَ مِنْ ذَرْبِهِ ①

”جب تم میں سے کوئی نماز میں ”آمین“ کہتا ہے تو فرشتے بھی آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ تو اگر ان دونوں میں سے جس کی آمین دوسرے کی آمین کے ساتھ موافق آگئی تو اس آدمی کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“



❶ صحيح بخاري۔ كتاب الاذان، باب فضل التامين (الحديث ٧٨١) - صحيح مسلم -
كتاب الصلاة باب التسميع والتحميد والتامين (الحديث : ٤١٠)

دوران نماز قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کے آداب

پھر سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا کچھ آیات جو تجھے آسان ہوں پڑھ۔ جب تو اپنی نماز میں خشوع کو قائم رکھنا چاہے اور اس میں اضافہ کرنا چاہے تو نماز میں اپنی قراءت کو (معانی و مفہوم کے ساتھ) سمجھ سمجھ کر پڑھ اور مندرجہ ذیل امور کو اختیار کرنے کی کوشش کر:

- ★ اگر تو اپنی نماز سے پہلے تلفرات میں ڈوبنے کی وجہ سے بے قرار ہے تو کچھ ایسی آیات پڑھ جو تمہارے مناسب احوال ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے صابر بندے کے لیے کشادگی کا وسیلہ پیدا کر دیا کرتا ہے۔

- ★ اگر تو اپنی دنیا کے ضائع ہونے کا غم کر رہی ہے تو ایسی آیات تلاوت کر جو تجھے دنیا سے بے رغبت کر دیں اور تیرے سامنے دینا کے جلد زائل ہو جانے کی تصویر کھیجنے دیں۔
- ★ اگر تجھے زندگی کے رنج و ملال نے پریشان کر رکھا ہے اور تجھے اپنے فرائض و واجبات کی ادائیگی میں کمی محسوس ہو رہی ہے تو ایسی آیات پڑھ جو تجھے کوشش اور کچھ کام کرنے کی ترغیب دیں۔

- ★ اگر تو اپنی کم مائیگی اور کم ہمتی کا خوف کیے بیٹھی ہے اور ماہی کی سی کیفیت سے دوچار ہے تو اللہ کریم کی رحمت کی آیات تلاوت کر کیونکہ اس کی رحمت بندے کو سب کچھ معاف کر کے گھیر لیتی ہے۔

- ★ اگر تو لاچاری میں دلجوئی کی محتاج ہے اور تیرے پاس کسی پیارے قربی رشتہ دار کی میت پڑی ہوئی ہے تو آخرت میں نعمتوں بھری جنت اور اس کی خوبیوں والی آیات تلاوت کر..... علی ہذا القیاس ہر طرح سے خشوع کو قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کر۔ خشوع کے حصول کے لیے قراءت کو ترتیل کے ساتھ (ٹھہر ٹھہر کر) پڑھنے کا شوق پیدا

کر اور ہر آیت پر کچھ دیر کے لیے تھہر۔ اگر رحمت بھری آیات ہیں اور ان میں نعمتوں کا ذکر ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت کا سوال کر اور اگر عذاب والی آیات ہیں تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کر۔ اگر اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر ہے تو اس کی سُبْحَانَهُ اور كَبِيرَيَّاً بیان کر۔ (سبحان اللہ، اللہ اکبر پڑھ) اور اگر کسی آیت میں اللہ کی نعمتوں کا ذکر ہے جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر احسان کرتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر (الحمد للہ) پڑھ۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی قراءت ہوا کرتی تھی۔ ①

((كَانَ إِذَا قَرَأَ آلَيْسَ ذَلِيلَ بِقَادِيرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ قَالَ سُبْحَانَكَ فَبَلَىٰ)) ②

جب آپ سورہ القیمة میں یہ آیت پڑھتے جس کے معانی ہیں (کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کر سکے) تو آپ اس کے جواب میں فرماتے سُبْحَانَكَ فَبَلَىٰ (کیوں نہیں اے اللہ! تو ہر عیب سے پاک ہے) اور جب ﴿سَبِّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھتے تو فرماتے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (پاک ہے میرا رب جو بہت بلند ہے)۔

آپ ﷺ کی قراءت ترتیل کے انداز میں ہوا کرتی تھی، نہ تو آپ جھٹکا دے کر پڑھتے اور نہ جلدی جلدی تیزی سے پڑھتے بلکہ ایک ایک حرف بالکل واضح ہوتا تھا۔ ③

((كَانَ يُرِتَّلُ السُّورَةَ حَتَّىٰ تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلِ مِنْهَا)) ④

”آپ سورت کو اس ترتیل سے پڑھتے کہ سورت اس کے مقابلے میں کسی لمبی

❶ صحيح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل (حدیث: ۷۷۲)

❷ سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب الدعاء في الصلاة (حدیث: ۸۸۴)

❸ سنن ابی داؤد۔ کتاب الحروف والقراءات (حدیث: ۴۱۰) سنن ترمذی۔ کتاب القراءات باب فاتحة الكتاب (حدیث: ۲۹۲۷)

❹ صحيح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب جواز النافلة قائماً وقاعدًا (حدیث: ۷۳۳)۔
موطا امام مالک (ص: ۱۰۷) کتاب صلاة الجمعة باب ما جاء في صلاة القاعد في النافلة
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سورہ سے بھی زیادہ لمبی ہو جاتی۔“

اس کے ساتھ ساتھ قرآن پڑھتے وقت اچھی آواز نکالنی چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((رَبِّنَا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ (فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا)) ①

”اپنی آوازوں سے قرآن کو مزین کیا کرو کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن میں اور اضافہ کر دیتی ہے۔“

یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنے سے وہ سریں اور جن مراد نہیں ہیں جن کی وجہ سے قرآن کے معانی فوت ہو جائیں جیسے بلاوجہ کسی لفظ کو لمبا کر دینا یا کسی حرف پر حد سے زیادہ غنہ کرنا وغیرہ۔ ”اچھی آواز“ سے مراد یہ ہے کہ روٹے اور خوف کے مقام پر آواز کو دھیما کر لینا اور آیات کے معانی اس انداز میں ظاہر کرنا کہ سامع کو یوں محسوس ہو کہ قرآن اس کے ساتھ مخاطب ہو رہا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتاً بِالْقُرْآنِ الَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ يَقْرَأُ حَسِيبُتُمُوهُ يَخْشَى اللَّهَ)) ②

”لوگوں میں سب سے بہترین قرآن کو اچھی آواز میں پڑھنے والا وہ شخص ہے کہ جب تم اس کو قراءت کرتے ہوئے سن تو تم خیال کرو (اندازہ لگاؤ) کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔“

① سنن ابی داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب استحباب الترتیل فی القراءة (حدیث ۱۴۶۸) سنن نسائی۔ کتاب الافتتاح باب تزیین القرآن بالصوت (حدیث: ۱۰۱۴) سنن ابن ماجہ۔ کتاب اقامۃ الصلوٰات باب فی حسن الصوت بالقرآن (حدیث ۱۳۴۲)

② سنن ابن ماجہ۔ کتاب اقامۃ الصلوٰات۔ باب فی حسن الصوت بالقرآن (حدیث ۱۳۳۹) الزهد لابن المبارک (۳۸)

اصل مقامات پر الفاظ و حروف کو کھینچنا قراءت میں حسن پیدا کر دیتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی قراءت ایسی ہی ہوا کرتی تھی۔ (صفة الصلوة ص ۱۰۵)

اور قراءت جس قدر زیادہ دیر تک پڑھ سکتی ہے شوق سے پڑھا کر، کیونکہ اس سے تیرا دل روشن ہوگا اور خشوع میں اضافہ ہوگا۔ نیز قراءت اور قیام کو لمبا کرنا نماز کی افضلیت میں شامل ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقِيَامِ)) ①

”بہترین نماز لمبے قیام والی ہوتی ہے۔“

جو کچھ تو نماز میں پڑھتی ہے اس کو سمجھنے کی بھی کوشش کر کیونکہ اللہ نے تجھے ایسا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ لہذا تو ایسا کرنے کا عزم کرو اور جلد از جلد اس کا اہتمام بھی کرو (اور یہ چیز ترجمہ و تفسیر میں درک حاصل کیے بغیر ممکن نہیں) اور جن کاموں کو چھوڑنے کا حکم دیتا اور منع کرتا ہے ان کو چھوڑنے اور ان سے دور رہنے کا عزم کر لے اور یہی وہ مذہب ہے جس کا اللہ نے یوں حکم دیا ہے:

((أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا)) ②

(محمد: ۴۷ / ۴۷)

”کیا ان لوگوں نے قرآن پر غور نہیں کیا یا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں۔“

مزید فرمایا:

((أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ طَوْلَهُ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ

اخْتِلَافًا كَثِيرًا)) ③ (النساء: ۴ / ۸۲)

”کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف پاتے۔“

① صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين باب افضل الصلاة طول القنوت (حدیث: ۷۵۶)

غفلت کے تالے توڑنے اور دلوں کا زنگ اتارنے کا طریقہ

یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ اگر تو نماز میں خشوع کا ارادہ رکھتی ہے تو تجھے غفلت کے ان تالوں کو توڑنا بھی ضروری ہے جو تیرے دل پر پڑے ہوئے ہیں اور تو اس کے لیے قرآن پاک کی آیات میں تذبراً اور غور و فکر کرنا انتہائی ضروری ہے۔“
اللّٰهُ تَعَالٰی الْحَارِثُ الْحَاسِبِيُّ پَرِّ حَمْرَمَاءَ - وَهُكْبَتِيْ ہیں:

”اصل چیز جس کا تجھ سے فہم قرآن کے بارے میں مطالبہ کیا جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی کا تیرے دل میں جاگزیں ہونا ہے۔ لہذا جب تو ایسی آیت پڑھے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور پاکیزگی مذکور ہو یا اس پر جھوٹ بولنے والے کا انعام بیان ہو تو تجھ سے اگر مراجعاً ہے تو مرجب۔“

ابراہیم نخنی سے بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ اس جیسی آیات سے گزرتے:

﴿مَا أَتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَلِيٰ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلٰهٖ إِذَا ذَهَبَ كُلُّ إِلٰهٖ﴾

(المؤمنون ۹۱/۲۳)

”اللہ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا ہے اور کوئی دوسرا اللہ اس کے ساتھ نہیں ہے۔“
تو وہ اپنی آواز کو پست کر لیتے، اللہ تعالیٰ کی عظمت و تقدیس کو منظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکتے کیونکہ نمازی کا دل نماز سے روشن ہوتا ہے اور اس کی بصیرت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اللہ کی مخلص بندی نماز پڑھتی ہے تو قراءت کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے تاکہ اپنی خطائیں اور عیوب کو اور اپنے درست اعمال کو پہچان سکے اور اللہ کی نعمتوں کو جان سکے اور یہ بھی معلوم کرے کہ اس سے کس طرح ڈرنا چاہیے اور اس کا شکر کیسے ادا کرنا چاہیے؟ اور اپنی دینی

حالت کی فکر کریں تاکہ اس کی خاطر کچھ مطالعہ کرنے کا موقع ملے اور ڈرنا چاہیے ایسی کیفیت سے کہ اللہ تعالیٰ نے نافرمان پائے اور پھر ناراض ہو جائے اور یہ ضروری ہے کہ فرمانبرداری کے عمل پر اگر اللہ نے احسان فرمایا ہے تو اس کا شکر ادا کرے۔ الغرض قرآن کی تلاوت خواہ نماز میں ہو یا نماز کے علاوہ خوب غور و تدبر سے کرنی چاہیے۔
حسن ”کہتے ہیں:

”جس کو پسند ہو کہ وہ اپنا جائزہ لے کے وہ کس قسم کا ہے؟ تو اسے اپنے آپ کو قرآن پر پیش کرنا چاہیے۔ اپنی نماز میں ترتیل سے پڑھنے والا رقت کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے اور اس کے دل کی اصلاح ہوتی ہے۔ لہذا وہ اپنی تلاوت کے فائدہ سے محروم نہیں رہتا۔ یا تو اس کی عقل اس کو متنبہ کرے گی یا علم اس کو فائدہ دے گا یا اسے دین میں بصیرت حاصل ہوگی اور وہ اس بات سے بھی خالی نہیں رہے گا کہ قرآن یا تو اس کے حق میں جھٹ ہو گا یا اس کے خلاف جھٹ بن جائے گا۔“

نماز میں قرآن کی تلاوت، حفظ کرنے کے لیے ایک بہترین موقع ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی ہمیں ترغیب دیتے ہوئے فرمایا ہے:
 ((تَعْلَمُوا كِتَابَ اللَّهِ وَتَعَااهُدُوهُ وَاقْتُنُوهُ وَتَغْنُوا بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُ تَفَلُّتًا مِنَ الْمَخَاضِ فِي الْعَقْلِ)) ①
 ”اللہ کی کتاب کو سیکھو اور اس کی حفاظت کرو اور اسے یاد رکھو اور اس کو ستوار کر پڑھو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ بہت سخت ہے چھوٹ جانے میں اس اونٹ سے جس کو رسی سے باندھا ہوا ہو۔“

اے میری بہن! آئیے میں تمہیں نماز میں خشوع کو محفوظ رکھنے کی کچھ تدبیر بتاتی ہوں:
 ہمیشہ چھوٹی سورتیں اور چھوٹی چھوٹی آیات کو اپنی تراوت کے لیے مخصوص نہ کریں۔

① مسند احمد (۱۴۶/۴) سنن الدارمی (۳۳۴۸) صحیح ابن حبان (۹:۱)

جبکہ آپ حفظ کرنے کی سکتی ہیں اور حفظ اس قدر خشوع پیدا کرتا ہے جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا اور یہ ایسی صورت میں ممکن ہے جب تمہیں اپنی نماز میں اپنے حفظ کردہ قرآن سے نئی قراءت کرنے کا شوق ہو۔ اس سے تمہیں اپنی نماز میں ایک خاص اور عجیب لذت آئے گی۔ جبکہ معمول کی چھوٹی چھوٹی سورتیں جو ہر روز ہی تم پڑھتی ہو، اور زبان ان کی عادی ہو چکی ہوتی ہے، ان سے بالعموم خشوع حاصل نہیں ہوتا۔ اس لیے نئی نئی سورتیں اور آیات تلاوت کرنے کا شوق اور اہتمام کریں۔

قرآن کریم حفظ کرنے کا عزم کیجیے اس کا ایک آسان اور بہترین طریقہ یہ ہے کہ تو اپنے مصلیٰ پر دس منٹ بیٹھی رہ اور دو یا تین آیتیں حفظ کر لے جو کہ دو یا تین چار سطروں کے برابر ہوں گی، اور جب تو یہ آیات یاد کر لے تو پھر انھیں اپنی نماز میں تلاوت کر۔ اس سے انتظارِ صلوٰۃ کا اجر بھی حاصل ہوگا۔ حفظ کا اجر بھی، اور خشوع کا اجر بھی کیونکہ تو اپنے نئے حفظ کیے ہوئے قرآن کو پڑھنے سے زیادہ خشوع پائے گی جو تو نے چھوٹی سورتیں پہلے سے یاد کر کھلی ہیں اور تو ان کی عادی ہو چکی ہے۔

اس سے پہلے کہ تو اس عمل کو شروع کرے میں تجھے یاد کراتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تلاوت کے ہر ایک حرفاً کے بد لے دس نیکیاں ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ ﷺ ایک حرفاً ہے بلکہ الف جدا حرفاً ہے لام جدا اور میم جدا حرفاً ہے۔ تو اس احساس کی خوشی اور لائق سے یقیناً اس کی زیادہ سے زیادہ تلاوت پر آمادہ ہو گی۔

اگر آپ اس کا اہتمام کر لیں (لوگوں کا تجربہ ہے کہ آپ) دو سال میں قرآن حفظ کر سکتی ہیں۔ جب قرآن یاد ہو جائے گا قراءت کے معاملہ میں اتباع سنت کا شوق رکھتے ہوئے مغرب کی نماز میں آپ کو سورہ اعراف کی قراءت کرنا آسان ہو جائے گا اور سورہ سجدہ اور الدھر، جمہ کے دن فجر کی نماز میں اور سودہ مہمنوں بھی فجر کی نماز میں۔ ①

① تجدید الكلام على القراءة مفصل بالادله الثابتة في صفة الصلاة للالبانى ص ۸۹ - ۱۰۴.

رکوع میں خشوع:

قراءت ختم ہونے پر جب آپ رکوع کا ارادہ کریں تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر یا کانوں کے برابر اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کے آگے بھکتے ہوئے اللہ اکبر کہیں، جیسا کہ اس نے تمہیں حکم دیا ہے۔ اس وقت سوچیں اللہ تعالیٰ نے اپنے سامنے کس طرح کھڑا ہونے کا حکم فرمایا ہے لہذا تو بھکتی ہوئی اور سرتسلیم خم کیے ہوئے آگے بڑھ۔ اس نے تجھے اپنی عظمت کے لیے بھکنے اور رکوع کرنے کا حکم دیا ہے اور توفیق بھی۔ لہذا تو خصوص کے ساتھ بھکتی ہوئی رکوع کر۔

جب اللہ سبحانہ تعالیٰ دنیا جہان میں پائی جانے والی ہر چیز سے بڑا ہے، تجھ سے بھی بڑا ہے تو اللہ اکبر کہتے ہوئے سوچ کہ اس نے تجھے اپنی بندگی کے لیے جھکایا ہے۔ وہ ہر ایک عظیم و کبیر ہستی سے بھی بڑا ہے، لہذا ہر ایک کے لیے ضروری ہے کہ اس کے آگے بھکے اور ذلیل ہو کر اس کی ربو بیت والوہ بیت کا اعتراف کرے۔ رکوع کی تکمیر کے بعد اور کسی قسم کی تلاوت نہیں صرف یہ کہہ سکتی ہے (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمُ) یعنی پاک ہے میرا رب عظمت والا۔ جب تو یہ جملہ کہے گی تو خیال کر لے کہ جو فرشتہ تیرے اعمال کے لیے مقرر کیا گیا ہے وہ اندازہ لگائے گا کہ تو نے کس قدر اللہ کی عظمت کا حق ادا کیا ہے؟ جب تین بار اللہ کی عظمت بیان کرے گی اور سمجھ رہی ہوگی کہ کوئی اس کو لکھ رہا ہے اور تیری دائیں جانب اس کو شمار کر رہا ہے تو رکوع سے ہرگز سر نہ اٹھا بلکہ اپنے اندر اور زیادہ حرص پیدا کر۔ کیونکہ فرشتہ مالک قدوس کے ہاں خوشی سے کہے گا کہ اس بندی نے تیری بہت زیادہ تعظیم کی۔ پھر جب تو چوچی بار اللہ کریم کی عظمت بیان کرے گی اور سر اٹھانے کا ارادہ کرے گی تو تیرا نفس تجھے پانچویں بار کے لیے روک لے گا حتیٰ کہ فرشتہ اس کو لکھ لے۔ لہذا عظمت بیان کرتی چل جس قدر اللہ چاہے اور کتنی عظمت والا وہ رکوع ہوگا جس کی یہ حالت ہوگی۔

اللہ کی نعمتوں اپنے اوپر یاد کرتے ہوئے اس کی تسبیح بیان کیے جا اور اس کا شکر یہ ادا کر۔ پھر اس سے بخشش طلب کر کیونکہ تیرے اعمال اس کی نعمتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے، اس کے

ساتھ ساتھ تیرے گناہ بھی ہیں۔ لہذا اس کیلئے رکوع میں بخشش والی دعا پڑھ جو کہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے:

((سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لِنِيٌّ .)) ①

”اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تمام حمد و تعریف کے ساتھ۔ الہی مجھے بخش دے اور معاف فرمادے۔“

تو رکوع کے اندر اللہ تعالیٰ کی تمام قسم کی تعظیم کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ کی عظمت بیان کرنے کی سرتوڑ کو شکش کر۔ کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((فَامَّا الرَّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ)) ②

”رکوع میں تم رب کریم کی خوب عظمت بیان کیا کرو۔“



❶ صحیح بخاری۔ کتاب الاذان۔ باب الدعاء فی الرکوع۔ (حدیث: ۷۹۴)۔ صحیح مسلم۔

كتاب الصلاة۔ باب ما يقال في الرکوع والسجود۔ (حدیث ۴۸۴)

❷ صحیح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب ما يقال في الرکوع والسجود (حدیث ۴۸۷)

رکوع کی دعائیں

تعظیم کی وہ دعائیں جن سے رسول اللہ ﷺ رکوع میں اللہ کی عظمت بیان کیا کرتے تھے۔ درج ذیل ہیں۔ ان کو یاد کرنے کی غرض سے میں پیش کیے دیتی ہوں تاکہ تجھے ان کا بار بار دہرانا آسان ہو جائے:

◆ ”سُبُّوحٌ قَدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ“ ①

”انہائی پاک بے اور مقدس ہے فرشتوں اور جبریل کا رب۔“

◆ نیز فرمایا:

((اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمْنَتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ (أَنْتَ رَبِّيْ))

خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخْيَ وَعَظِيمٍ (وفی روایة

عِظَامِيْ) وَعَصَبِيْ وَمَا اسْتَقْلَلْتُ بِهِ قَدَمِيْ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . ۲))

”اے اللہ!..... میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لائی اور تیری

فرمابندرار ہوئی (تو ہی میرا رب ہے) تیرے لیے خشوع کیا میرے کانوں اور

آنکھوں نے، میرے دماغ اور میری ہڈیوں نے اور میرے اعصاب نے.....“

◆ ((اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمْنَتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ

تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ

وَعَظِيمِيْ وَعَصَبِيْ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . ۳))

❶ صحيح مسلم۔ کتاب الصلاة المسافرين۔ باب صلاة النبي ودعاته بالليل (حدیث: ۷۷۱)

❷ سنن ترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب (۳۲) (حدیث: ۳۴۲۳۳۴۲۲) صحیح ابن ابی

عونہ (۲/۱۰۰) شرح معانی الانوار طبعہ دی (۱۱/۲۲۲)

❸ سنن نسائي۔ کتاب الہدایہ۔ جلد اول نویں احمد۔ (حدیث: ۱۰۵۲)

ہدیت کی فحیث بھری نماز

”اے اللہ!..... میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لائی اور تیرے لیے فرمانبردار ہوئی اور تجھ پر میں نے بھروسہ کیا، تو ہی میرا رب ہے سرپا خشوع ہیں میرے کان، میری آنکھیں، میرا خون، میرا گوشت، میری ہڈیاں اور میرے اعصاب اس اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔“

۱ ((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظِيمَةِ .))

”پاک ہے وہ اللہ دبدبے والا با دشہست والا اور عظمت والا۔“

رکوع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت:

اے میری بہن!..... اس بات سے بچنا کہ تو اپنے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے لگے کیونکہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے:

((كَانَ يَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ .))

”آپ ﷺ رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔“

قومہ:

جب تو رکوع میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تنزیہ بیان کر لے تو اپنا سرا اٹھا اس حال میں کہ تو ڈر رہی ہو کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا حق ادا کرنے میں کوئی کمی نہ رہ گئی ہو اور شاید کہ میرا رکوع قبول نہ ہوا ہو۔

پھر تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ..... (اللہ نے اس کی آواز سن لی جس نے اس کی تعریف کی) کہہ اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھا۔ اب تیرا دل مطمئن ہونا چاہیے کہ اللہ نے تیری حمد کو سن لیا ہے (اور تو نے کسی قسم کی کمی نہیں کی)۔

۱ سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده (حدیث ۸۷۳)
سنن نسائی۔ کتاب التطییق باب نوع آخر من الذکر في الرکوع (حدیث ۱۰۵۰)

۲ صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب النهي عن قراءة القرآن في الرکوع والسجود (حدیث ۴۸۰، ۴۷۹)

قومہ کی دعائیں

اللہذا اس بات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ دعا پڑھو:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے پورا دگار! تیرے لیے ہی سب تعریف ہے)۔
تیری حمد بیان کرنے کی توفیق پر بھی اس کا شکریہ اور اس حمد کے سن لینے جانے پر بھی اس کا
شکریہ۔ کیونکہ اس نعمت کے حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ ہی عظیم تعریف کے لائق ہے جس کے
بعد اور کسی تعریف کی ضرورت باقی نہ رہتی۔ اللہ اتو ان الفاظ بھی ادا کر سکتی ہے:
((وَمِنَ السَّمَوَاتِ وَمِنَ الْأَرْضِ وَمِنْ مَا بَيْنَهُمَا وَمِنْ مَا
بَيْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))

”(تعریف اللہ تعالیٰ کی) آسمانوں کی وسعت کے برابر، زمین کی وسعت کے
برابر اور ان دونوں کی درمیانی وسعت کے مطابق اور پھر اس کے بعد اتنی
تعریف جس قدر رب کریم تو چاہے۔“

اتنی عظیم حمد بذات خود خیر المرسلین میکا کرتے تھے۔ اللہ اتحہ سے یہ چیز نوت نہ ہو جائے
تو اللہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے یہ بات ذہن نشین رکھے کہ یہ حمد و شکر اس کی نعمت کا نہ تو
مقابلہ کر سکتا ہے نہ ہی ان کے برابر ہو سکتا ہے۔ اور یہ حمد و تعریف بیان کرنا اللہ کا حق ہے
کیونکہ وہی اس کا اہل ہے۔ اللہ اتو ان الفاظ میں بھی اس با بر کت ذات کو پکار سکتی ہے:
((أَهْلَ النَّاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ
لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ
الْجَدُّ)) ①

① صحیح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب ما يقول اذا رفع راسه من الرکوع (حدیث: ۴۷۶، ۴۷۷)

”اے بزرگی اور تعریف کے لائق، تو اس تعریف سے بھی زیادہ تعریف کا حقدار ہے جو کوئی بندہ موسمن اپنی زبان سے کرتا ہے اور ہم بھی تیرے بندے ہیں۔ الہی! جو چیز تو دینا چاہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگی والے کے کو اس کی بزرگی تجھ سے بچانہ میں سکتی۔“

یہی ربویت ہے جو عبودیت کا مستحق ہے اس اللہ کا مقام اور جس کے ساتھ کوئی اللہ نہیں اور نہ ہی کوئی اس کا شریک ہے۔ یہ دینے ہی نہیں بتائی گئیں بلکہ یہ دعائیں نبی ﷺ سے ثابت ہیں۔

یاد رکھ کہ فرشتے تیری اس بہترین حمد کو سننے کے لیے آپس میں چناو کرتے ہیں اور جلدی کرتے ہیں کہ کون اس کو لکھے؟ صحابہ کرام میں سے ایک آدمی نے جو کہ رسول اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، رسول اکرم کے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ کہنے کے بعد یہ دعا پڑھ دی:

((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ))

”اے ہمارے پروردگار! تیرے لیے ہی سب تعریف ہے۔ بہت زیادہ تعریف، پاکیزہ، برکت والی۔“

جب رسول اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ نے فرمایا: یہ دعا پڑھنے والا کون تھا؟ تو وہ آدمی کہنے لگا، یا رسول اللہ ﷺ! میں تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمیں سے کچھ اوپر فرشتوں کو دیکھا ہے کہ وہ اس بات میں جلدی کر رہے تھے کہ ان میں سے کون پہلے اس کو لکھے؟



مسجدہ ریزیوں میں خشوع کے نظارے

اس جبار و ستار اور قہار رب کے سامنے کھڑا ہونے کے بعد..... اور اس کے آگے جھکنے میں خضوع کو مد نظر رکھنے کے بعد..... جب کہ تو زمین کی طرف دیکھ رہی تھی..... اور تیری نگاہ سجدہ کی جگہ پر گڑی ہوئی تھی اور تو دائیں بانیں کسی طرف متوجہ نہ تھی۔ لہذا اس کے بعد تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بڑائی و عظمت بیان کرتے ہوئے اور اپنے آپ کو اللہ کے لیے انہاتی طور پر مطیع کرتے ہوئے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ سجدہ کرنے کے لیے زمین کی طرف جھکے گی اور یہ حالت پہلی دونوں حالتوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔

پھر تو اپنی نیکیوں کے جمع ہونے کے احساس سے اس حال میں کہ تو اطاعت کرنے والی اور اس کا حکم ماننے والی ہو اور اس کے آگے خضوع کرنے والی اور اپنے آپ کو ذلیل خیال کرنے والی ہو، کیونکہ تو جانتی ہے اس کی نعمتیں بڑی عظیم اور اس کے احسانات بے حد و شمار ہیں۔ اور تو ان کا شکر ادنیں کر سکتی۔ کیا تو اس کی رحمت اور مدد کے بغیر اپنے نفس کو اس (شیطان) کا مقابلہ کرنے کا اہل پاتی ہے؟ جو کہ ہم و قوت برائی کا حکم دیتا ہے۔ تو سجدہ کے سوا کوئی ایسی چیز نہ پائے گی جو تجھے اللہ کے قریب کر دے اور جس کے ذریعے تو اس کی بارگاہ میں معذرت کر سکے۔ پس تیرا زمین پر گرنا اور دوران سجدہ میں اپنے اعضاء کو درست کرنا ایسا ہو جیسا کہ کوئی اپنے رب کریم سے ڈر رہا ہے اور جو انعامات اس کے پاس ہیں اس کی رضا حاصل کر کے ان میں رغبت کیے بیٹھا ہے اور اس کی رحمت و غفوکی طمع کیے ہوئے ہے۔ اسی لیے سجدہ کے سوا کوئی چیز اللہ کے قریب نہیں کر سکتی اور نہ ہی کوئی ایسا مقام ہے جس میں سجدہ سے زیادہ دعا قبول ہوتی ہو اور نہ ہی کوئی عمل سجدہ سے بڑھ کر ہے کہ جس سے گناہ معاف ہوتے ہوں، نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہو اور درجات بلند ہوتے ہوں۔ اسی لیے تو اللہ

تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ سے فرمایا ہے:
وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (سجدہ کرو اور اپنے رب کریم کا قرب حاصل کرو)۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاكْثِرُوا فِيهِ الدُّعَاءَ)) ①

”بندہ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے لہذا تم اس میں خوب دعا کیا کرو۔“

سجدہ، قیامت کے دن پیچان کی علامت:

تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ تیرا سجدہ قیامت کے دن تیرے لیے ایک علامت بن جائے گا یعنی اس کا اثر باقی رہے گا (حتیٰ کہ اگر کوئی آگ میں بھی داخل ہو جائے) لہذا سجدہ کی ادائیگی میں تیری حرص مزید بڑھ جانی چاہیے اور نہایت رغبت سے سجدہ کرنا چاہیے۔ اس ذات کا احسان مانتے ہوئے جس کے لیے تو سجدہ کر رہی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ أُمَّتٍ مِنْ أَحِيدُ إِلَّا وَآتَاهَا أَعْرِفُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا وَكَيْفَ تَعْرِفُهُمْ يَارَسُولَ اللَّهِ فِي كُثْرَةِ الْخَلَائِقِ قَالَ أَرَأَيْتُ لَوْ دَخَلْتَ صَبَرَةً فِيهَا خَيْلٌ دُهُمٌ بُهْمٌ وَفِيهَا فَرَسٌ أَغْرُ مُحَاجِلٌ أَمَا كُنْتَ تَعْرِفُهُ مِنْهَا؟ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ أُمَّتَيْ يَوْمَئِذٍ عُرِّيَ مِنَ السُّجُودِ مُحَاجِلُونَ مِنَ الْوُضُوءِ)) ②

”میری امت کا کوئی فرد ایسا نہیں ہو گا جسے میں قیامت کے دن پیچانتا نہ ہوں گا۔ صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اتنی زیادہ مخلوق میں سے آپ کس طرح

① صحيح مسلم۔ باب الصلاة۔ باب ما يقال في الركوع والسجود (حديث: ٤٨٢)

② مسنـد احمد (٤/١٨٩) واللفظ له۔ معجمـ کبـیر طبرـانـی (٩٩٥) سنـن ترمـذـی۔ کتابـ الجمعة۔ بـاب ما ذـکـرـ منـ سـیـمـاـ هـذـهـ الـاـمـةـ مـنـ آـثـارـ السـجـودـ حـدـیـثـ (٦٠٧) مـخـتـصـراـ

اپنے امتوں کو پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: اگر تو کسی اصطبل میں داخل ہو جہاں نہایت ہی سیاہ رنگ کے گھوڑے کھڑے ہوں اور ایک گھوڑا ان میں سفید پیشانی والا پانچ کلیاں ہو تو کیا تو اس کو پہچان نہ سکے گا؟ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ تب آپ نے فرمایا: میری امت اس دن سجدوں کی وجہ سے سفید پیشانی والی اور وضو کی وجہ سے پانچ کلیاں (روشن) ہو گی۔ (یعنی ان کی وضو کا پانی لگنے والی جگہیں روشن ہوں گی)

سجدہ کے نشان کو جہنم کی آگ بھی نہ مٹا سکے گی:

امام کائنات نے یہ بھی فرمایا:

((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ رَحْمَةً مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيُعْرِفُونَهُمْ بِأَثَارِ السُّجُودِ وَحَرَمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ فَكُلُّ أَبْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ)) ①

”جب اللہ تعالیٰ اہل دوزخ پر رحمت کا ارادہ فرمائے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو بھی دنیا میں صرف میری ہی عبادت کرتے تھے ان کو آگ سے باہر نکال دو۔ لہذا فرشتے ان کو سجدوں کے نشان سے پہچان کر آگ سے باہر نکال دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آگ پر سجدہ کے نشان کو جلانا حرام کر دیا ہے۔ لہذا وہ سب آگ سے باہر نکال دیئے جائیں گے۔ دوزخ کی آگ نے سجدے کے نشان کے علاوہ ابن آدم کے تمام جسم کو جلا دیا ہو گا۔“

سجدہ میں دعا کی قبولیت:

یہ تجوہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے نماز میں سجدے کی تعداد رکوع سے زیادہ رکھی

① صحیح بخاری۔ کتاب الاذان۔ باب فضل السجود۔ (حدیث: ۸۰۶)۔ صحیح مسلم۔
کتاب الایمان۔ باب معرفة طریق الرؤیۃ۔ (حدیث ۱۸۲)

ہے کیونکہ بندے کا حال اور اس کی ضروریات اس با برکت ذات کے علم میں تھیں۔ بندہ بحمدہ میں جو چاہے اللہ سے مانگے اور دعا کرے۔ لہذا تو بھی (اے میری بہن!) اپنے سجدے میں زیادہ سے زیادہ مانگنے کی کوشش کرو اور ہر وہ چیز اپنے سامنے لا جس کی تجھے دنیا اور آخرت کے امور کے سلسلہ میں ضرورت درپیش ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

((وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهَدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِّنْ أَنْ يُسْتَجَابَ لِكُمْ)) ①

”سجدے کی حالت میں تم زیادہ سے زیادہ دعا کی کوشش کیا کرو کیونکہ اس میں قبولیت کا بہت زیادہ امکان ہے۔“

بلاشبہ بحمدہ میں دعا کی فضیلت انہی الفاظ میں مضر ہے کہ جن الفاظ سے یا جس طرح رسول کریم ﷺ خود فرمایا کرتے تھے۔ لہذا آپ اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف و ثناء اس انداز میں بیان کرتے جو سجدہ کرنے والے کے لائق ہے کیونکہ بندہ ادنیٰ مقام رکھتا ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلیٰ مقام کا مالک ہے لہذا آپ فرمایا کرتے ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى))۔ (پاک ہے میرا رب بہت بلند) اس کو بار بار دھراتے۔ پھر بخشش کی دعا کرتے ہوئے یوں فرماتے:

((سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي))

”اے اللہ!..... تو پاک ہے ساتھ اپنی تعریف کے۔ الہی! مجھے بخش دے۔“

آپ یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

((اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمْنَتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ (وَأَنْتَ رَبِّيْ))
سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَرَهُ (فَاحْسِنْ صُورَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ (فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ))

① صحیح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب النهي من قراءة القرآن في الرکوع والسجود (حدث

(479)

”اے اللہ!..... میں نے تیری رضا کے لیے سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لائی اور تیری فرمانبردار ہوئی (اور تو ہی میرا رب ہے) سجدہ کیا میرے چہرے نے اس ذات کے لیے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی (اور بہترین صورت بنائی) اور اس کے کان بنائے اور آنکھیں بنائیں (پس) با برکت ہے وہ اللہ جو سب سے زیادہ خوبصورت بنانے والا ہے۔“

اور یہ بھی پڑھتے تھے:

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ وَدَفَعْ وَجْلَهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ)) ①

”اے اللہ! میرے تمام گناہ بخش دے چھوٹے، بڑے، پہلے، پچھلے، خفیہ اور ظاہر۔“ اور یوں بھی فرمایا کرتے:

((سَاجِدًا لَكَ سَوَادِي وَخَيَالِي وَأَمَنَ بِكَ فُوَادِي۔ أَبُوءُ بِنْعَمَتِكَ عَلَى هَذِي يَدِي وَمَا جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي)) ②

”سجدہ ریز ہوا میرا جسم حتیٰ کہ میرے خیالات بھی، اور ایمان لایا تجھ پر میرا دل۔ میں شکر گزار ہوں تیری ہر اس نعمت کا جو مجھے حاصل ہے۔ یہ رہے (تیرے حضور) میرے ہاتھ اور وہ کچھ جو میں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔“

اور یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ)) ③

❶ صحيح بخاري۔ كتاب الاذان۔ باب الدعاء في الركوع ص الحديث: ٨١٧-٧٩٤). صحيح مسلم۔ كتاب الصلاة۔ باب ما يقال في الركوع والسجود (حديث ٤٨٤)

❷ مستدرک الحاکم۔ مستند البزار (الكشف ٥٤٣) مستند ابی یعلی (٤٦٦١) اخلاق النبي ﷺ لابی الشیخ (ص ١٨٧) صفة صلاة النبي ﷺ (ص ١٢٨)

❸ سنن ابی داؤد۔ كتاب الصلاة۔ باب ما يقول الرجل في رکوعه وسجود (حدیث ٨٧٣) سنن نسائی۔ كتاب التطیق باب (٧٣) نوع آخر (حدیث: ١١٣٣)

”پاک ہے صاحب اختیار، باوشاہت کا مالک، کبریائی اور عظمت کے لائق“
اور فرمایا کرتے:

((سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) ①

”پاک ہے تو اے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“

((اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ)) ②

”اے اللہ! مجھے معاف فرمادے جو میں نے چھپ کر کیا اور جو ظاہری طور پر کیا۔“

اور کسی بھی یوں پکارتے:

((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا (وَفِي لِسَانِي نُورًا) وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَاجْعَلْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا (وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَاعْظِمْ لِي نُورًا)) ③

”اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرمادے (اور میری زبان میں) اور میرے کانوں میں اور میری آنکھوں میں اور میرے دائیں اور باائیں نور پیدا فرمادے اور میرے آگے اور پیچھے نور ہی نور کر دے۔ اور میرے نفس میں نور پیدا فرمادے اور میرے لیے نور کو بہت بڑا کر دے۔“ [مراد ہے نور ایمان و نور استقامت]

اور فرمایا کرتے:

((اللَّهُمَّ (إِنِّي) أَعُوذُ بِرِضاكَ مِنْ سَخْطِكَ وَ (أَعُوذُ) بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقوَبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِنْ شَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا

❶ صحيح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب ما يقال في الركوع والسجود (حدیث: ۴۸۵)

❷ سنن نسائی۔ کتاب التطبیق باب (۶۶) نوع آخر (حدیث: ۱۱۲۵)

❸ صحيح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين باب صلاة النبي ودعائه بالليل (حدیث: ۷۶۳)

اُنیٰ نَفْسِكَ)) ۱

”اے اللہ!..... میں تیری رضا طلب کرتے ہوئے تیری ناراضی سے پناہ چاہتی ہوں اور تیرے معاف کر دینے سے تیری سزا سے پناہ مانگتی ہوں اور میں تجھ سے تیری پکڑ کی پناہ مانگتی ہوں۔ میں تیری ثنا و تعریف کو شمار نہیں کر سکتی تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔“

اے میری معزز بہن!..... اگر تو خشوع چاہتی ہے تو ان اذکار مسنونہ کو لازماً حفظ کر لے اور اپنے سجدے میں کبھی کوئی دعا پڑھ لی اور کبھی کوئی اور اس میں سستی بالکل نہ ہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے اپنی ہر حاجت و ضرورت کا سوال کر، حتیٰ کہ اگر تجھے اپنے کھانے میں نمک کی ضرورت ہو تو بھی اپنے خالق و مالک پروردگار اور رحیم و کریم رب سے ہی مانگ۔

پھر جب تو سجدہ سے سراٹھانا چاہے تو یاد کر لے کہ تو اس مقام اور جگہ سے جدا ہو رہی ہے جو اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور تیرے احوال کو اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قریب کر دینے والا ہے۔ تو اس مقام سے سراٹھا رہی ہے جس پر تو اپنی فریاد اور اپنا غم اللہ کے ہاں بیان کر رہی تھی اور وہ تیری آرزوئیں بڑے دھیان سے سن رہا تھا۔ وہ ذرا برابر تجوہ سے غافل نہیں ہو سکتا جب تک تو اس کی طرف متوجہ رہے۔

جلسہ:

اس کیف و سرور میں سجدہ سے تیرا سراٹھانا بوجھل سا ہو گا گویا کہ تو اس سے مجبوراً کچھی جارہی ہے کیونکہ تجھے دعا کرنے میں بڑی رغبت تھی اور سجدہ کی حالت میں اس ذات کے سامنے زمین پر عاجزی سے سر رکھتے ہوئے اس کے سامنے دعائیں اور التجائیں کرتے ہوئے روتے گزراتے ہوئے اور اس سے مانگتے ہوئے بہت لطف و سرور اور مزہ آرہا تھا، تیرا دل مضطرب نہیں چاہتا تھا کہ تو اس وجد آفرین کیفیت سے نکلے بلکہ اسی حالت میں اس کے سامنے سجدہ میں پڑی رہے اور گزرگرائی رہے۔ پھر تو سراٹھا تھا تے ہوئے اس یقین سے

❶ صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب ما یقال فی الرکوع والسجود (حدیث ۴۸۶)

”اللہ اکبر“ کہے گی کہ واقعی اللہ تعالیٰ دنیا جہان کی ہر چیز اور ذات سے بڑا ہے اور وہ تیری دعا کی قبولیت پر بھی قادر ہے۔ پھر تو جلسہ میں اس طرح بیٹھے گی کہ تیرابایاں قدم بچھا ہوا ہوگا اور دایاں قدم کھڑا ہوگا۔ اپنی ایڑیوں اور اپنے قدموں کے تلوؤں پر گری ہوئی ہوگی اور یہ الفاظ کہتے ہوئے اپنے رب سے بخشنش مانگے گی۔ ((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ)) ① (اے رب مجھے بخش دے، اے میرے رب مجھے بخش دے) اور تو اپنے گناہوں کی نسبت سے اس دعا کو بار بار پڑھتی رہے گی، یہاں تک تیرا جلسہ سجدے کے برابر لمبا ہو جائے۔

جلسہ کی دعا:

یا تو یہ دعا پڑھے گی:

((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَاعْافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) ②

”اے میرے رب! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرم اور میری کی کوتاہی پوری کر دے اور مجھے رفت عنایت فرم، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت سے نواز اور مجھے رزق دے۔“

اور تو اپنی اس دعا میں یہ بات مدنظر رکھے گی کہ تو گناہ گار ہے اور تو بخشنش کی محتاج ہے مسکین ہونے کی وجہ سے رحمت کی محتاج ہے۔ ضروریات کی بنا پر ثوٹی پڑی ہے اور نقصان پورے ہونے کی محتاج ہے، گری پڑی ہے لہذا بلندی کی محتاج ہے۔ بھٹکی ہونے کی وجہ سے ہدایت و رہنمائی کی محتاج ہے۔ بیمار و لاچار ہے لہذا عافیت کی محتاج ہے اور فقیر و محتاج ہے چنانچہ رزق کی ضرورت مند ہے۔

پھر تو دوسرے سجدے کے لیے زمین پر سر رکھے گی تاکہ تسبیح و دعا کو دوبارہ پڑھ سکے اور پہلے سجدے کی طرح دعا میں الحاج کرئے اس بات کو جانتے ہوئے کہ رب قدوس دعا میں

① سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب ما یقول الرجل في رکوع وسجوده (حدیث: ۸۷۴)۔

سنن نسائی کتاب التطبيق۔ باب الدعاء بين السجدين (حدیث: ۱۱۴۶)

اللّاح کرنے (آہ وزاری) والوں کو پسند کرتا ہے۔

پھر تو اپنے سجدہ سے سراٹھائے گی اور چھوٹا سا جلسہ کرے گی تاکہ کھڑا ہونے سے پہلے تیرے جسم کے اعضاء کچھ آرام و راحت حاصل کر لیں۔ پھر تو دوسری رکعت کے لیے کھڑی ہو گی اور اس میں خشوع و خضوع کا اسی طرح اہتمام کرے گی جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا تھا۔



تشہد میں خشوع

جب تک شہد پر پہنچے گی اور اس کے لیے (دو زانو) بینٹھے گی تو تجوہ پر لازم ہے کہ اس بات کو مدنظر رکھے کہ تو اللہ تعالیٰ کے سامنے بڑے عظیم کلمات پیش کر رہی ہے، جو اللہ کے پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو سکھائے ہیں، اور تو التحیات کو اس کی تمام اچھی انواع کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو پیش کر رہی ہے، کیونکہ وہی ان کا مستحق ہے جیسا کہ تو جانتی ہے کہ دنیا و آخرت کی بادشاہت کا وہ اکیلا مالک ہے۔ لہذا التحیات بھی درحقیقت بادشاہوں ہی کا حق ہے۔ پس اللہ سبحانہ و تعالیٰ بادشاہوں کا بادشاہ ہے، لہذا تمام التحیات بھی اسی کے لاائق ہیں۔

جب التحیات پیش کر رہی ہو تو تیرا پورا دھیان اس میں ہوتا چاہیے کیونکہ وہ اللہ بزرگی والا اور بلند ہے بلکہ تو اپنے نفس سے پورا مقابلہ کرنے کی کوشش کر کہ کہیں وہ اس سے غافل نہ جائے اور نہ ہی اعراض کرے۔

اس بات کا بھی اندیشہ رہنا چاہیے کہ کہیں اللہ اس پر ناراض نہ ہو جائے اور اس تحیہ کو قبول نہ کرے اور تو یہ بھی اعتراف کرتی ہے کہ تمام عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور کوئی دوسرا ان کا مستحق نہیں ہے خواہ وہ عبادتیں فعلی ہوں یا قولی۔

اسی طرح تمام قسم کی طیبات (مالي عبادتیں) بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے ہیں خواہ صدقات ہوں یا اعمال۔ وہی ان کا مستحق ہے اور اسی کے لیے ان کو صرف کرنا چاہیے۔

پھر تو نہایت محبت سے اپنے رسول ﷺ کے لیے درود پڑھے گی اور پھر تو اللہ کے تمام نیک بندوں کے لیے بھی سلام پیش کرے گی خواہ فرشتے ہوں، جن یا انسان۔

اللہ تجوہ پر کرم کرے تو یہ بھی مدنظر رکھ کہ اللہ تجوہے تیرے ہر سلام کا اجر دے گا۔ پھر تو

تشہد کے کلمات کو ختم کرتے ہوئے اپنے اخلاص کا اعادہ کرتے ہوئے اور اس بات کی گواہی دے گی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ بھی گواہی دے گی کہ محمد رسول اللہ ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ پس تو نے عملی طور پر اس کی الوہیت کی گواہی دی کیونکہ تو نے اس کے حکم کو مانا ہے اور زبانی طور پر بھی اس کی الوہیت کی شہادت دی اور تو نے فعلی طور پر محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی دی، تو نے سنت پر عمل کرتے ہوئے اس کی تابعداری کی وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

پھر تو نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے گی کیونکہ اللہ نے تجھے اس کا حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا:

فَإِنَّ اللَّهَ وَمَلَكِتَةَ يُصْلُوْنَ عَلَى النَّبِيِّ طَيَّاْتُهَا لَذِينَ آمَنُوا صَلَوَّا عَلَيْهِ وَسَلَّمُوا تَسْلِيْمًا ﴿٦﴾ (الاحزاب: ٣٣)

”یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر رحمتیں بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو“

تشہد میں ہی دعا کرنی چاہیے:

اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کرے گی اور یہ سب کچھ سلام پھیرنے سے پہلے ہوگا، جیسا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ سے ثابت ہے لیکن سلام پھیرنے کے بعد (باقاعدہ اور اجتماعی طور پر) دعا کا اہتمام کرنا خلاف سنت ہے۔
چنانچہ امام شمس الدین ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”نماز سے متعلقہ دعائیں نماز میں ہی کرنی چاہیں اور آپ ﷺ نے اس کے اندر ہی کرنے کا حکم فرمایا ہے اور یہی نمازی کے حال کے لائق ہے کیونکہ وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب تک نماز میں ہوتا ہے اس سے سرگوشی کرتا رہتا ہے لیکن جب وہ سلام پھیر لیتا ہے تو یہ مناجات منقطع ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے قرب اور اس کے سامنے کھڑا ہونا ختم ہو جاتا ہے۔ نمازی حالتِ مناجات اور اس سے قریب ہونے کی صورت میں دعا مانگنا کیسے ترک کر سکتا ہے

کہ جب سلام پھیر لے تو اس سے مانگنا شروع کر دے اس میں کوئی شک نہیں
کہ اس کے برکت نماز کے دوران میں ہی دعا کرنا زیادہ بہتر ہے۔“

یہاں ایک لطیف نکتہ یہ بھی ہے کہ نمازی جب نماز سے فارغ ہو جاتا ہے، اللہ کا ذکر کرتا
ہے۔ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے سبحان اللہ کہتا ہے۔ الحمد لله پڑھتا ہے اور نماز
کے بعد اذکار مشروعہ سے اس کی بڑائی بیان کرتا ہے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ اس کے
بعد نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے اور پھر جو چاہے دعا کرے۔ تو اس کی یہ دعا اس کی دوسری
عبادت ہوگی اور ”دبر الصلاۃ“ میں شامل نہیں ہوگی۔



آخری تشریف میں التجاَمیں دعائیں

جس نے اللہ کا ذکر کیا، اس کی تعریف کی اور ثناء کی اور رسول اکرم ﷺ پر درود پڑھا تو اس کے لیے بعد میں دعا کرنا مستحب ہے جیسا کہ سیدنا فضالہ بن عبید کی حدیث میں ہے:

((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدأْ بِحَمْدِ اللَّهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بِمَا شَاءَ))^①

”جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ اللہ کی حمد و شنا کرے اور نبی کریم ﷺ کے لیے درود پڑھے اور پھر تو جو چاہے دعا کرے۔“

جب آپ نے یہ معلوم کر لیا کہ سلام پھیرنے سے پہلے نماز کے مکمل ہونے کے بعد دعا کرنا سنت ہے تو پھر تو جو چاہے دعا کیا سکیجے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ آپ کی دعا کے الفاظ رسول اللہ ﷺ کے دعائیے الفاظ سے بالکل مطابقت رکھتے ہوں۔ میں آپ کے لیے کچھ دعائیں تحریر کیے دیتی ہوں تاکہ آپ انہیں یاد کر لیں اور نما میں آسانی پڑھ سکیں۔

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))^②

”اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتی ہوں ان اعمال کی برائی (اور نحوست) سے جو میں نے کیے ہیں اور جو میں نے ابھی نہیں کیے۔“ (آمین)

^① سنن ابی داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب الدعاء۔ (حدیث: ۱۴۸۱) سنن ترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب (۶۵) حدیث: ۳۴۷۷۔ سنن النسائی۔ کتاب السهو۔ باب التمجید والصلوة على النبی ﷺ فی الصلاة (حدیث: ۱۲۸۵)

^② صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فی الادعیة (حدیث ۲۷۱۶)۔ سنن نسائی کتاب السهو۔ باب التوعذ فی الصلاة (حدیث ۱۳۰۸)

((اللَّهُمَّ حَاسِبِنِي حِسَابًا يَسِيرًا)) ①

”اے اللہ! میرا محاسبہ بالکل آسان فرمانا۔“ آمین

((اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْبَبْنَا مَا عَلِمْتَ
الْحَيَاةَ خَيْرًا إِلَيْهِ وَتَوَفَّنَا إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاءَ خَيْرًا إِلَيْهِ۔ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي
الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغُنْيِ وَأَسْأَلُكَ
نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ فُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضا بَعْدَ
الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرَدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَدَّةَ النَّظَرِ
إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضَرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ
مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زِينَنَا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهَتَّدِينَ)) ②

”اے اللہ!..... اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے واسطے سے مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک کہ میری زندگی تیرے علم کے مطابق میرے لیے بہتر ہو اور مجھے نعمت کر دینا جب کہ موت تیرے علم کے مطابق میرے لیے بہتر ہو۔ الہی! میں پوشیدہ اور ظاہری حالت میں تیری خشیت کا سوال کرتی ہوں اور خوشی اور غصہ کی حالت میں حق بات کہنے کی توفیق مانگتی ہوں اور فقر و غنی میں میانہ روی کا سوال کرتی ہوں اور تجھ سے ایسی نعمت مانگتی ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور وہ آنکھوں کی ٹھنڈک چاہتی ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو ③ اور تیری قضا (فیصلہ) پر رضا چاہتی ہوں اور موت کے بعد ٹھنڈک اور راحت والی زندگی کی طلب گار ہوں، اور تیرے مبارک چہرے کو دیکھنے کی لذت کی امید رکھتی ہوں

① مسند احمد (۶/۴۸) مستدرک الحاکم (۱/۵۷۰۵) (۲۵۵)

② سنن نسائی۔ کتاب السهو۔ باب (۶۲) نوع آخر، (حدیث ۱۳۰۶) مسند احمد (۴/۲۶۴)

③ اس میں اشارہ ہے جنت میں دیدارِ الہی کی طرف۔

اور تیری ملاقات کا شوق رکھتی ہوں جس میں کوئی نقصان دینے والی بات نقصان نہ دے سکے اور نہ ہی کوئی گمراہ کر دینے والا قتنہ حائل ہو سکے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زیست سے مزین کر دے اور خوب بہادت یافتہ بنادے۔” (آمین ثم آمین)

((اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ۖ ظُلْمًا كَثِيرًا ۖ وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ۖ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ ۖ وَارْحَمْنِي ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)) ①

”اے اللہ!..... میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کر لیے ہیں اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا، لہذا مجھے اپنے فضل سے بخش دے اور مجھ پر حم فرما کیونکہ توبہ سے زیادہ بخشنے والا ہے۔“

اور یہ مذکورہ بالا وہ عظیم دعا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے صدیق اکبر ﷺ کو سکھائی تھی۔

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ (عَاجِلِهِ وَأَجِلِهِ) مَا عِلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ (عَاجِلِهِ وَأَجِلِهِ) مَا عِلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ (مُحَمَّدُ ﷺ) وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ مُحَمَّدُ ﷺ وَأَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِي مِنْ أَمْرٍ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ لِي رُشْدًا)) ②

”اے اللہ!..... میں تمھے سے ہر طرح کی بھلائی کا سوال کرتی ہوں جلد ملنے والی

① صحیح بخاری۔ کتاب الاذان۔ باب الدعاء قبل السلام (حدیث: ۸۳۴)۔ صحیح مسلم

كتاب الذكر الدعاء بباب استحباب خفض الصوت بالذكر (حدیث ۲۷۰۵)

② مسند احمد (۱۴۷/۶) سنن ابن ماجہ۔ کتاب الداعاء۔ باب الجواب من الدعاء (حدیث

(۳۸۴۶) مستدرک الحاکم (۱/۵۲۱)

ہو یا دری سے اور جسے میں جانتی ہوں یا نہیں جانتی اور میں تیری مدد کے ساتھ ہر قسم کی برائی سے پناہ مانگتی ہوں، جلد وارد ہونے والی ہو یا بدیر۔ جسے میں جانتی ہوں یا نہیں جانتی، اور میں تجھ سے جنت مانگتی ہوں اور وہ قول و عمل بھی جو اس کے قریب کر دیں، اور آگ سے پناہ مانگتی ہوں اور اس قول و عمل سے بھی جو اس کے قریب کر دے اور میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتی ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور رسول محمد ﷺ نے مانگی اور اس برائی سے پناہ مانگتی ہوں جس سے تیرے بندے اور محمد رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی، اور میں تجھ سے اس بات کا بھی سوال کرتی ہوں کہ تو نے میرے لیے جو فیصلہ بھی کیا ہے، تو اس کا انجام میرے لیے بہتر بنادے۔“

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ
وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْيَ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤْخِرُ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) ①

”اللہ.....! میرے گناہ بخش دے جو میں نے پہلے کر لیے یا بعد میں کروں گی اور جو چھپ کر کیے اور جو ظاہری کیے اور جو کچھ میں نے زیادتی کی وہ بھی بخش دے اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی (خیر میں) آگے بڑھانے والا اور پیچھے چھوڑنے والا ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“ اے میری بہن!..... تیرے لیے یہ بات سنت ہے کہ تو تشهید میں اپنی شہادت والی انگلی سے اشارہ کرے۔

پھر جب تو دعا ختم کرے تو اپنی دائیں جانب اس خیال سے سلام پھیر کر اس طرف والے سلام کا جواب دیں گے اور پھر اسی طرح باعیں جانب سلام پھیر اس خیال سے کہ باعیں جانب والے فرشتے، جن اور انسان ہر ایک کو ترا سلام پہنچ گا اور وہ تیرے سلام کا

① صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب لاة النبي ﷺ ودعاته بالليل (حدیث ۷۷۱)

جواب دیں گے۔

جب تو نے یہ سارے کام کر لیے تو تو نے نماز کو پُرخشوع اور نہایت اطمینان سے ختم کیا، جس کا بہت بڑا اجر ہے۔

سلام پھیرنے کے بعد اذکار مسنونہ:

سلام پھیرنے کے بعد اللہ سے استغفار کر (بخشش مانگ) اس اندیشے سے کہ نماز کی کماحقة ادا یگی میں کوئی کوتاہی ہو گئی ہو تو معاف کردی جائے۔ پھر سلام کے بعد والے مشروع اذکار کر جو درج ذیل ہیں:

۱: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْأَكْرَامِ)) ①

”اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھے ہی سے سلامتی نصیب ہوتی ہے۔ اے بزرگی اور عزت والے تیری ذات با برکت ہے۔“

۲: ((لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا
مُعْطَىٰ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدَدِ مِنْكَ الْجَدُّ)) ②

”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لا ائم نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو دینا چاہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روک لے وہ کوئی دے نہیں سکتا اور کسی بزرگی والے کو تیرے سامنے اس کی بزرگی نفع نہیں دے سکتی۔“

① صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب استحباب الذکر بعد الصلاة۔ (حدیث ۵۹۱)

② صحیح بخاری۔ کتاب الاذان۔ باب الذکر بعد الصلاة۔ (حدیث: ۸۴۴)۔ صحیح مسلم۔

كتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاة۔ (حدیث ۵۹۳)

۳: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّنَاءُ الْحَسْنَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ)) ①

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہ برائی سے پھر اجا سکتا ہے اور نہ نیکی کی جا سکتی ہے مگر اللہ کی توفیق سے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ اسی کے اختیار میں ہر نعمت ہے اور اس کے لیے ہر قسم کی فضیلت ہے اور اس کے لیے ہی ہر قسم کی اچھی تعریف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہم اس کے لیے خالص عبادت کرتے ہیں اگرچہ کافر ناپسند ہی کریں۔“

فضیلت آیۃ الکرسی:

تیرے لیے یہ مسنون ہے کہ تو ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھئے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

۴: ((مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ)) ②

”جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اس کو جنت میں داخل ہونے سے صرف موت روکے ہوئے ہے۔“

۵: ایسے ہی تیرے لیے یہ بھی مسنون ہے کہ تو نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور اللہ اکبر کہئے اور سو پورا کرنے کے لیے یہ کہے ((لَا إِلَهَ إِلَّا

① صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب استحباب الذکر بعد الصلاة (حدیث: ۵۹۴)

② عمل اليوم والليلة للنسائي (۱۰۰) عمل اليوم والليلة لابن السنی (۱۴۶)

اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَ
قَدِيرٌ۔ ۱ یا سوکو ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہنا پورا کرے گا اور یوں ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ ۳۳ بار ہو جائے گا۔
اس طرح تو نے نماز کو خشوع قائم کرتے ہوئے نہایت اطمینان سے پورا کر لیا اور
رسول اکرم ﷺ کے تمام مسنون طریقے جان لیے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
(صلوا کمار آیتُمُونِي أصلی)

”تم اسی طرح نماز پڑھا کرو جیسا کہ تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔“

جیسا کہ میں نے تیرے لیے گز شستہ صفحات میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ سلف
صالحین کے خشوع کے واقعات کا پڑھنا سننا نفس کی ہمت کو بڑھاتا ہے اور خشوع میں مدد
دیتا ہے۔



۱ صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب استحباب الذکر بعد الصلاة۔ (حدیث ۵۹۷)

سلف صالحین کا خشوع

: ۱ سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے اپنے وضو سے فارغ ہوتے تو ان پر کچکی طاری ہو جاتی اور ریگ فقیر پڑ جاتا، آپ سے جب اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمائے گئے کہ تم جانتے ہو کہ میں کس ذات کے سامنے کھڑا ہونے والا ہوں اور کس ہستی سے مناجات کرنے والا ہوں! (حلیۃ الاولیاء/۳۲/۱۳۳)

: ۲ محمد بن الحنبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک رات وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک رونے لگے اور ان کا رونا شدت اختیار کر گیا یہاں تک کہ ان کے گھر والوں نے ان سے پوچھا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ مگر آپ شدت گھبراہٹ سے خاموش رہے اور مسلسل روتے رہے لہذا انہوں نے امام ابی حازم کو پیغام بھیجا اور ان کو آپ کے معاملہ کی خبر دی گئی۔ جب امام ابو حازم آئے تو آپ ابھی رو ہی رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: بھی تجھے کون سی چیز رلا رہی ہے؟ تمہارے گھر والے گھبرائے ہوئے ہیں۔ کیا کوئی تکلیف ہے؟ یا پھر کوئی اور وجہ ہے؟ وہ بولے کہ اللہ عزوجل کی کتاب میں سے ایک آیت دورانِ تلاوت میری زبان سے گزری ہے۔ انہوں نے پوچھا، کون سی آیت؟ فرمائے گئے: اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد:

﴿وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْسِبُونَ﴾ (الزمر: ۴۷/۳۹)

”اور وہاں ان کے سامنے اللہ کی طرف سے وہ کچھ آئے گا جس کا انہوں نے کبھی اندازہ ہی نہیں کیا ہوگا۔“

تو ابو حازم بھی ان کے ساتھ رونے لگے اور دونوں کا رونا شدت اختیار کر گیا۔ گھر والوں میں سے کسی نے ابو حازم سے کہا، ہم تو آپ کو اس لیے لائے تھے کہ آپ ان کی

پریشانی دور کریں گے لیکن آپ نے تو انہیں مزید پریشان کر دیا ہے۔ تو انہوں نے رونے کا سبب بیان کیا۔

۳: عطاء بن ابی رباح رض بوڑھے اور ضعیف ہونے کے باوجود نماز کھڑے ہو کر پڑھتے اور سورہ بقرہ کی دو سو آیتیں تلاوت کرتے تھے۔ قیام میں ذرا برابر فرق نہ پڑتا اور نہ ہی آپ کسی قسم کی حرکت کرتے۔ (حلیۃ الاولیاء ۳/۳۱۰)

۴: میمون بن مهران رض کہتے ہیں کہ مہاجرین میں سے ایک آدمی کی طرف دیکھا جو بالکل ہلکی پھلکی نماز پڑھ رہا تھا، تو انہوں نے اس کو اس کوڈائنا..... وہ کہنے لگا کہ مجھے اپنی ایک گم شدہ چیز یاد آگئی تھی۔ تو اس نے کہا کہ تو نے توبہ سے بڑی عظیم نعمت کو ضائع کر دیا۔ (حلیۃ الاولیاء ۴/۸۴)

۵: ابو واکل رض جب اپنے گھر میں نماز پڑھتے تو اتنا روتے کہیکی بندھ جاتی اور اگر ان کے لیے ساری دنیا ڈھیر کر دی جاتی کہ آپ اس طرح ایک بار کر کے دکھائیں تو وہ نہ کر سکتے۔ (حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ۴/۱۰۱)

اور وہ اپنے سجدے میں کہا کرتے:

((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ، رَبِّ اعْفُ عَنِّيْ ، إِنْ تَعْفُ عَنِّيْ فَطَوْلًا مِنْ فَضْلِكَ وَإِنْ تُعَذِّبْنِيْ غَيْرَ ظَالِمٍ لَّيْ وَلَا مَسْبُوقٍ))

”اے میرے رب!..... مجھے بخش دے اور مجھے معاف فرمادے اگر تو مجھے معاف فرمادے تو یہ تیرا انتہائی فضل ہوگا اور اگر تو مجھے عذاب دے گا تو مجھ پر ظلم نہیں کرے گا اور نہ ہی میں تمھ سے آگے نکل سکتا ہوں (یعنی نج سکتا ہوں)۔
پھر اتنا روتے کہ آپ کے رونے کی آواز مسجد کے باہر سے سنی جاتی۔

(حلیۃ الاولیاء ۴/۱۰۳)

۶: اور ابراہیم تھی رض جب سجدہ کرتے تو چڑیاں آکر ان کی کمر پر مسلسل بیٹھی رہتیں گویا کہ آپ ایک پختہ دیوار ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء ۴/۲۱۲)

۷۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو سنا گیا کہ آپ درج ذیل آیت نماز میں بیس سے کچھ اور مرتبہ بار بار پڑھتے تھے:

﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ۝﴾ (البقرہ: ۲/ ۲۸۱)

”اور ڈروں دن سے جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔“

اور جب اس آیت پر آتے:

﴿فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ إِذَا الْأَكْعَلُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلِيلُ طِيسْجُونَ ۝ فِي الْحَيْثِيْمِ ۝﴾ (المومن: ۴۰ / ۷۰ - ۷۲)

”عنقریب وہ (کافر) جان لیں گے جب کہ طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں پڑی ہوں گی اور وہ ہوتے ہوئے پانی کی طرف کھینچے جائیں گے۔

اس میں وہ محبوہ ہو جاتے اور اسے دو یا تین بار دہراتے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں اور اپنے اقوال و اعمال میں غیب اور حاضر میں اس سے ڈرتے ہیں ان تمام باتوں میں اللہ ہی سے مدد حاصل کی جاسکتی ہے اور اسی پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے اور اس کی توفیق ہی سے اطمینان حاصل ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ رحمتیں بھیجے ہمارے نبی مکرم محمد ﷺ پر، آپ کی آل و اولاد پر آپ کے صحابہ کرام پر بہت زیادہ سلامتی فرمائے۔



الْمَكْتَبَةُ الْحَمَانِيَّةُ

۹۹ .. بے ناول ناون - ۱۹۷۶ء



فَإِنْعَالُ الْأَذْقَانِ
لِمَنْ يَرْجُو حُكْمَ الْعَالَمِ



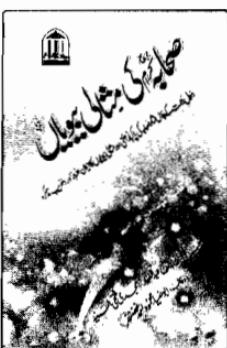
مومنات خواں پرانا اور رہول کی طرف سے حرم کتے گئے نور
کتاب و سنت کی روشنی میں

خالد عبدالرحمٰن العائی فضیلۃ الشیخ سلیمان الدین رضا خیثہ

دارالابلاغ پبلیشرز زینۃ طسٹری سیوٹر ز پاکستان
0300-4453358

بہنوں اور بیٹیوں کے لیے بے مثال تحفہ

- اپنی بیٹیوں، بہنوں اور بیویوں کو مسلم معاشرے کی مثالی خواتین بنانے کے لیے
- بچیوں کو کسی مفروضہ و خیالی آئینڈیل کوتلاش کر کے اس کی تقلید کرنے اس کا طرز حیات عملی طور پر اپنانے کے گھن چکروں سے نکالنے کے لیے
- اپنی بیٹیوں، بہنوں اور بیویوں کو بادقار، تابع دار، فرمانبردار، مفسار، جانشیرو و فادار محبت و عزت کرنے والی، کامیاب، باکردار، حسن سیرت و کردار کی حامل خواتین اسلام بنانے کے لیے
- شرم و حیا کی خونگر عرفت و عصمت کے تحفظ کی متواں جنتوں کی متلاشی، والدین کی قدردان و قدرشناس و نگہبان مثالی بیٹیاں بنانے کے لیے
- معاشرے کی مثالی آئینڈیل، ہر دل عزیز، دین کی ترب رکھنے والی پاکیزہ و پاکباز، ایمان افروز سیرت و کردار کی ماکن بنا نے کے لیے ... آج ہی مداح صحابہ مولانا محمود احمد غفران اللہ کی دو انمول ستائیں خود پڑھیں اور رسول کو بھی پڑھائیں:



① **رسول اللہ کی پاک بیانیوں کا بیان**

② **صحابہؓ کی مثالی بیانیوں کا بیان**

تو آپ دیکھیں گے کہ ان کی زندگیوں میں کیسے ایمان کی بہار آتی ہے وہ کیسے جلد ہی آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈگ اور دل کا سرور بن جاتی ہیں
یہ گراں قدر کتاب میں اپنے پیاروں کو لگھ دے کر ان کے دل میں اپنی جگہ بنائیں اور دنیا میں اجر و ثواب اور آخرت میں کامیابیوں کے خزانے پائیں۔

دالا البداع پیاسنر اینڈ سٹری بیویٹر ٹمن مارکیٹ، غزنی نہر یت اردو بازار لاہور
0300-4453358, 042-37361428

مومنات کی حِجَّت بھری نماز

ہم عادی مسلمان بن پکھے ہیں۔ ہم نماز سوچ کر تینس پڑھتے بلکہ ہمیں یہ عادت اپنے باب دادا سے درٹے میں ملی ہے۔ ہمنسل درسل اس عادت کو دھراتے چلے آ رہے ہیں۔ اگر کبھی عادت سے مجبور اس عادت کو نہ دھرا تو ہمیں کچھ کمی کی، قلتگی کی رہ جانے کا احساس ہوتا ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے ہم نے کچھ کیا نہیں یا معمولات کے امور میں سے کچھ کرنے سے روگئے ہیں..... آخر یاد آتا ہے نماز پڑھنی ہے، لہذا ہم جلد از جلد نماز پڑھنے ہیں اور پھر اپنے کام میں لگ جاتے ہیں، گویا ہم مکمل طور پر عادی مسلمان بن پکھے ہیں۔ آج کل امت کو عادی و رواجی مسلمانوں کی نہیں بلکہ حقیقی مسلمانوں کی ضرورت ہے جو تکاروں کی چھاؤں میں بھی پوری محبت کے ساتھ آنسوؤں و آہوں کے ساتھ اللہ کریم سے محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نماز پڑھیں۔

مسلمان عورتوں یا تو اپنے گھر بلو بھیلوں اور بچوں کو سنبھالنے کے چکروں میں بہانہ بنائے کر نماز چھوڑ بیٹھی ہیں یا پھر اگر دا بھی کریں تو ایسے جیسے کپڑے دھونے والی مشین چلتی ہے، نہ ان کو علم ہوتا ہے کہ ہم نے نماز میں کیا پڑھا ہے۔ کتنی دیر میں، کتنی دفعہ پڑھا ہے اور ان کو نماز کے معانی و مفہوم کا علم بھی نہیں ہوتا ہے۔ نماز مذہن کی صرفاً ہے، اللہ کی رضا کے حصول کی کنجی ہے۔ اس لیے یہ کتاب خواتین کو یہ بتاتی ہے کہ انہوں نے نماز کس طرح ادا کرنی ہے کہ جو ان کی اللہ کریم کے ساتھ محبت میں اضافہ کا باعث بن سکے اور مقبولیت کا درجہ حاصل کر کے جنتوں میں داخلہ کا ذریعہ بن سکے۔

عورتوں کے لیے محبت بھری نماز ادا کرنے کا طریقہ جانا اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ وہ اس کی تعلیم آنے والی شیل یعنی اپنی اولاد کو دے سکیں۔

یہ کتاب مومنات طیبات عابدات وزہدات کو ایسی محبت بھری نماز پڑھنے کی تعلیم دیتی ہے جو انہیں دنیا میں بھی کامیاب کرے اور آخرت میں جنتوں کا وارث بن سکے۔

مختصر طاہری نقاش



دارالبلاغ

کتاب و سُنّت کی اشاعت کا مثالی ادارہ